از قلم عظمیٰ ضیاء

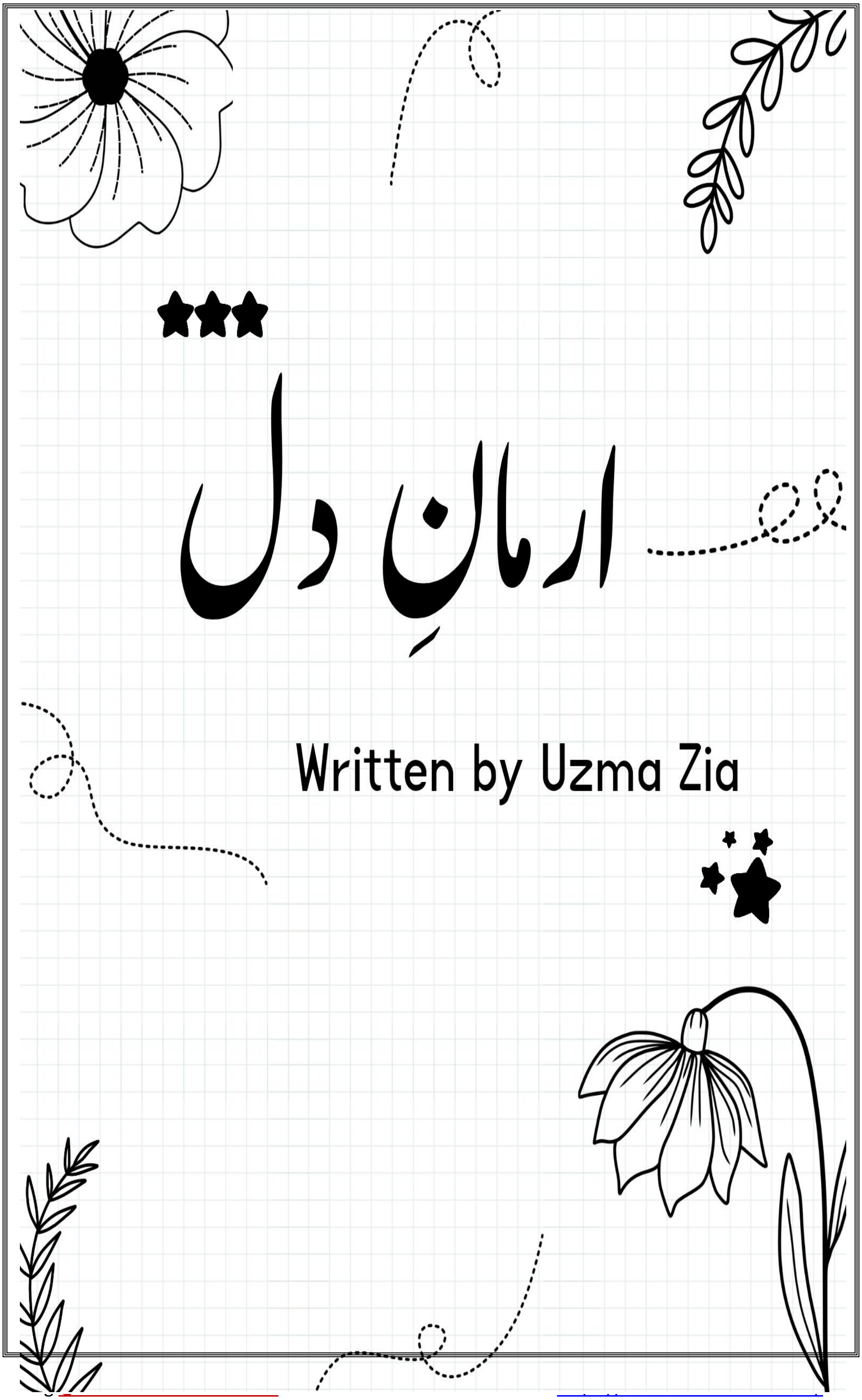

از قلم عظمیٰ ضیاء

اہم بات:

ارمانِ دل جیسے کہ کتابی شکل میں شائع ہو چکا ہے۔ لیکن اب یہ کتاب آؤٹ آف اسٹاک ہے۔ سیکنڈ ایڈیشن کا فی الحال کوئی پلین نہیں۔۔ جیسے ہی سیکنڈ ایڈیشن کا پلین بنے گا ہم آپکو انفارم کر دیں گے۔۔ یہ مکمل کتاب (ای۔بک) پیڈ ہے۔
فی الحال ہم اس کی اقساط ریڈرز کے بے انتہاء اصرار پہ رائٹر کی اجازت سے اپلوڈ کر رہے ہیں۔
امید ہے آپ کو ہماری یہ کاوش ضرور پسند آئے گی۔

نوٹ:

صرف ایستھیٹکس ناولز کو ہی اس کتاب کو آن لائن شائع کی اجازت دی گئی ہے۔ کوئی بھی سوشل میڈیا یا ویب کو اس ناول کو اپلوڈ کرنے کی اجازت نہیں۔۔

بحکم : مصنفہ عظمیٰ ضیاء

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

اہم اعلان!

"اس تحریر کے تمام جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ رائٹر کی اجازت کے بغیر کاپی کرنے والے کے خلاف قانونی قارہ جوئی کی جائے گی۔"

از قلم عظمیٰ ضیاء

ارمانِ دل

قسط نمبر16-15-14

عشق پہ زور نہیں

مجھے اب تم سے محبت نہیں
یہ انکشاف مجھے آج کرنا ہے
اپنے دل سے بغاوت کر کے
سرِ عام یہ اعلان کرنا ہے کہ
مجھے اب تم سے محبت نہیں

اسکی ساری رات سوچتے اور روتے ہوئے گزر گئی مگر وہ یہ سمجھ نہ پائی کہ ایسا کیوں ہو گیا؟؟ نہ چاہتے ہوئے بھی وہ اس منظر کو ذہن سے نکال نہ پائی۔

"ارے کون؟ بولو بھئی۔۔ افففف ہو۔۔ اماں۔۔" گڑیا دروازے کے پاس جا کر بولی مگر کسی کا جواب نہ پا کر جلدی سے ثریا سے بولی جو گملوں میں پانی ڈال رہی تھی۔ " آپ ہی دیکھئیے۔۔ " اسے کہتے ہوئے وہ تیزی سے کچن میں بھاگی۔

"چائے ابل جائے گی۔ کل سے بارش ہو رہی ہے۔۔۔ اللہ کرے کچھ منٹ کے لئے ہی تھم ہی جائے۔ " وہ کپوں کو کپ بورڈ میں سے نکالتے ہوئے ٹرے میں رکھنے لگی۔ بات تو وہ مسکان سے ہی کر رہی تھی مگر وہ خاموشی سے اس کی بات سنتے ہوئے برتنوں کو دھونے میں مصروف تھی۔

"آپی۔۔ آج نہ جاؤنہ۔ دیکھو آج موسم کتنا خراب ہے۔۔"

"نہیں آج جانا ضروری ہے۔۔۔ آج کے بعد کبھی نہیں جاؤں گی۔۔ "وہ پلیٹوں کو رومال کی مدد سے خشک کر کے رکھتے ہوئے سنجیدگی سے بولی۔

"کیا مطلب؟؟ کچھ ہوا ہے؟"اس نے چائے کپوں میں ڈالتے ہوئے استفسار کیا۔

"کچھ نہیں۔۔ کچھ نہیں ہوا۔۔ "اس نے بات کا موضوع تبدیل کیا۔"جلدی لے جاؤ چائے۔۔ دادی کے بلانے سے پہلے۔"

"ہاں۔۔۔ بس جانے لگی ہوں۔۔ "اس نے ٹرے اٹھایا اور باہر صحن میں آئی۔

"یہ کیا ہے امی؟؟ "اس نے ٹرے میز پہ رکھی اور اسکے ہاتھ میں موجود لفافے کو دیکھ کر سوالیہ بولی۔

"پتہ نہیں۔۔ کوئی لڑکا دے کر گیا ہے۔ "اس نے لفافے کو میز پر رکھا اور چائے کا کپ پکڑتے ہوئے لاپرواہی سے بولی۔

"اچھا۔۔ آپی آجاؤ۔۔ "اس نے مسکان کو آواز دی اور دادا دادی کو چائے کا کپ باری باری اٹھا کر دینے لگی۔

"بہت تیز بارش ہے۔۔ مسکان بیٹا آج نہ جاؤ۔ "وہ اسے کچن سے باہر آتا دیکھ کر کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولے۔

"نہیں بابا۔۔۔ آج ضروری کام سے جانا ہے۔۔۔ "وہ سنجیدہ مزاجی سے بولی۔

"مگر بیٹا۔۔ "وہ ادھوری بات کرتے کرتے رکے۔

"کچھ نہیں ہو گا بابا۔۔۔ اور ہاں آج کے بعد میں کبھی نہیں جاؤں گی جاب پہ۔۔۔ "وہ انہیں اطلاع دیتے ہوئے بولی۔

"اممم۔۔۔ چلو اچھا کیا بیٹا۔۔ "وہ خوش ہوئے۔

"آئے۔۔ ہائے۔۔"وہ چائے کا گھونٹ حلق سے اتارتے ہوئے یک دم سے چونکی۔"جاب نہیں ہو گی تو گھر کیسے چلے گا؟؟"

"امی۔۔ سب ہو جائے گا مینیج۔۔ "وہ سرد آہ بھرتے ہوئے ایک ٹک بھرتے ہوئے اسے دیکھ کر بولی

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

اور پھر تیار ہونے کے لئے چلی گئی جبکہ وہ اس کے جاتے ہی منہ میں بڑبڑانے لگی۔

****

"ارمان !بہت غلط کیا ہے تم نے اس کے ساتھ۔۔۔بہت غلط۔۔" ثناء اس کے کمرے میں آتے ہی بولی۔

اس نے چائے سائیڈ ٹیبل پر رکھی۔

"کیا کیا میں نے؟؟ "وہ بیڈ پر سے بمشکل ہی اٹھا تھا اور آنکھیں ملتے ہوئے بولا۔

"کیا کیا؟؟ "اسکا جی چاہا کہ وہ اونچا اونچا بولے۔

"آپی۔۔۔پلیز۔۔۔ "وہ زچ ہوا۔

"کیا پلیز؟؟ "اب کے وہ اس پہ دھاڑی تھی۔ "تم نے بھری محفل میں اس کے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش کی۔۔اور شراب۔۔شراب بھی پی رکھی تھی تم نے؟ "وہ بات کرتے کرتے رکی اور پھر بات مکمل کرتے ہوئے سوالیہ انداز میں بولی۔

"شراب؟؟ "وہ خود کو سنبھالتے ہوئے پریشانی سے بولا۔ "نہیں آپی۔۔نہیں۔۔"

"مجھے تو حیرانگی اس بات کی ہے کہ۔۔۔تم اور شراب۔۔تم ایسے تو نہ تھے ارمان۔۔۔ "وہ لب بھینچ کر بولی۔

"تمہاری پسند سب کو پسند آئی مگر اس سے پہلے وہ ہم سے ملتی۔۔تم نے اسے اس قابل ہی نہیں چھوڑا کہ وہ کسی سے نظریں بھی ملا پاتی۔۔میرا بھائی ایسا ہو سکتا ہے۔۔مجھے اندازہ نہیں تھا۔یہ سب تو نہیں سکھایا تھا میں نے تمہیں۔۔"

"نہیں۔۔۔نہیں۔۔۔یہ سب غلط ہے۔۔ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔ "وہ اپنا سر پکڑے خود کے ساتھ الجھ رہا تھا، تبھی ثناء فوراً آگے بڑھی۔

"ارمان۔۔۔پلیز۔۔۔سنبھالو خود کو۔"

AESTHETICNOVELS.ONLINE

از قلم عظمیٰ ضیاء

"آپی۔۔۔ کہہ دیجئے کہ یہ سب جھوٹ ہے۔۔ جھوٹ ہے یہ سب۔۔" وہ اپنا سر اسکی گود میں رکھے بلک بلک کر رو رہا تھا۔

"کاش۔۔ کاش یہ جھوٹ ہوتا۔۔۔ مگر میں تمہیں تسلی دینے کی خاطر جھوٹ نہیں کہہ سکتی۔۔۔ نہیں کہہ سکتی میں کہ یہ جھوٹ ہے۔۔۔ "

****

"دیکھیئے ذرا۔" وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر لفافے میں موجود تصویروں کو دیکھتے ہوئے بولی۔"میں کہتی تھی ناں کہ لگام ڈال کر رکھوا سے۔۔ پر مجال ہے کہ میری ایک بات بھی مانی ہو آپ سب نے۔۔ "وہ لفافے کو پکڑ کر لہراتے ہوئے سب سے بولی۔"اوہو۔ کیا ہوا ہے؟؟ "عابد صاحب کرسی سے اٹھتے ہوئے بولے۔

"دیکھیں آپ خود۔۔ "وہ لفافہ ان کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے بولی۔

"اچھا گڑیا۔۔ میں جلدی آجاؤں گی۔۔ کچھ لانا ہے تو بتا دو ابھی۔۔ "وہ بیگ کے اندر چیزیں رکھتے ہوئے کمرے سے باہر آکر بولی۔

"کیا ہے اس میں بابا؟" وہ اس کی بات کو لاپرواہی سے سنتے ہوئے،ان سے حیرت زدہ ہو کر سوالیہ بولی۔

"ساری دنیا کی لڑکیاں نوکریاں کرتی ہیں۔۔ یہ کوئی الگ ہے؟؟ یہ تو اسکے اپنے ہاتھ میں تھا ناکہ اپنی عزت سنبھال کر رکھتی۔۔۔"

اسکی بات پہ اس نے بھنویں سکیڑ کر اسے دیکھا اور سمجھنا چاہا کہ وہ کیا کہنا چاہتی ہے؟

"بابا۔ "مسکان ایک نظر سب پر ڈالتے ہوئے چونکی اور پھر گڑیا کی طرف دیکھ کر بابا کے پاس جاتے ہوئے پریشانی سے بولی۔

"ساری عزت خاک میں ملادی۔۔ میرا یقین میرا اعتماد سب ختم کر دیا۔۔ "وہ کرسی کو مضبوطی سے پکڑتے ہوئے غصے سے دانت پیستے ہوئے بولے۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE

وہ اب بھی ان کی بات سمجھ نہ پائی تھی۔"کیوں کیا ایسا تم نے؟؟ کیوں کیا؟؟ "اب کی بار وہ اسکے چہرے پر نظر ڈالتے ہوئے گہرے تاثر سے بولے۔

"بابا؟؟ کیا کیا ہے میں نے؟؟ کیوں کہہ رہے ہیں آپ ایسا؟؟ "وہ روتے ہوئے بے حد دکھ سے بولی۔

"اری او کمبخت۔۔اب بھی پوچھ رہی ہو کہ کیا کیا تم نے؟" وہ اس پہ چیخی۔

"اوہو۔۔ایسا کیا ہو گیا ہے؟ کیا ہے اس لفافے میں۔ "دادا جان عاجز آکر خود آگے بڑھے اور لفافہ اسکے ہاتھ سے لیتے ہوئے بولے۔

انہوں نے ایک نظر مسکان کی طرف دیکھا پھر دادی کی طرف اور پھر اپنے ہاتھ میں موجود تصاویر کو۔ ان کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

سارے گھر والے اسے معنی خیز انداز میں گھور رہے تھے وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ آخر کیا ہوا ہے؟

"حد ہے بھئی۔۔ایسا کیا ہے یہ؟ آپ سب آپی کو۔۔۔"گڑیا نے تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے دادی کے ہاتھ سے تصاویر لیں جو کہ دادا جان نے ان کے ہاتھ میں دی تھیں۔وہ سب تصاویر دیکھ کر ششدر رہ گئی۔

مسکان نے ان سب کی طرف دیکھا اور پھر بابا سے بولی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"بابا جان؟؟ پلیز۔۔کچھ تو بولیے؟؟ "وہ بالکل ساکت حالت میں بیٹھے تھے اور وہ ان کے قدموں کو جھنجوڑتے ہوئے رو رہی تھی۔

"اب بھولی نہ بنو بی۔۔پہلے حیدر آباد میں رات کے مزے لوٹتی رہی ہو۔اور اب یہ نجانے کس رات کی تصاویر۔ "وہ اس سے پہلے بات مکمل کرتی دادا جان گرجدار آواز میں بولے۔

"بہو۔۔۔کوئی شرم حیا باقی ہے کیا؟؟ جو منہ میں آئے بول رہی ہو؟ گھر کے بزرگوں کا بھی لحاظ نہیں تمہیں؟"

مسکان نے دادا جان کی طرف دیکھا اور فوراً اُٹھتے ہوئے گڑیا کے ہاتھ سے لفافہ پکڑا۔

اسکی آنکھوں کے سامنے قیامت سے بڑھ کر بھی قیامت تھی جسے دیکھ کر وہ خود بھی ہکا بکا رہ گئی۔ اسے ایسا لگا جیسے کسی نے اس کے سر سے آسمان اور پیروں تلے سے زمین کھینچ لی۔ قہر کیسے برستا ہے؟؟ پہاڑ کیسے ٹوٹتے ہیں؟؟ بجلی کی کڑک کیسی ہوتی ہے؟ یہ سب آج اسے اپنے اندر محسوس ہو رہا تھا۔ بادل اتنی زور سے گرجا کہ تصاویر اسکے ہاتھ سے گرتی گرتی رہ گئیں۔

"بابا۔۔۔ یہ سب۔۔ یہ سب محض ایک۔۔ "اسکی آنکھوں سے آنسوؤں کا نہ ختم ہونے والا سیلاب جاری ہوا۔

اس سے پہلے وہ بات مکمل کرتی ثریا نے اسے ٹوک دیا۔

"اسے چاہیئے تو یہ تھا کہ حیدر آباد والے قصے کے بعد کہیں اور نوکری کر لیتی۔۔۔ لیکن نہیں۔۔ اب سمجھ آیا کہ اب یہ نوکری کیوں چھوڑ رہی ہو تم؟" وہ طنزیہ مگر تحقیری انداز میں بولی۔

"ثریا۔۔۔ جاؤ یہاں سے۔۔۔ "دادی نے اسے حکمیہ انداز میں کہا۔

"یہ اچھا نہیں کر رہے آپ سب۔۔ دیکھ لینا یہ عزت نیلام کروا کے ہی دم لے گی۔"

وہ دادا دادی دونوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی جبکہ گڑیا اسے وہاں سے لے کر جانے کی کوشش کرنے لگی مگر بے سود۔

"بس۔۔ "عابد صاحب کرسی سے اٹھے اور ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے بولے۔ "یہ بات یہیں دفن کر دو۔۔"

"بات تو ابھی زندہ ہوئی ہے۔ بڑا شریف لڑکا لگا تھا آپکو یہ۔۔۔ اور ذرا دیکھو کیسے پکڑ رکھا ہے اس نے تصویروں میں آپکی بیٹی کو۔ اور یہ۔۔ یہ دیکھیئے۔ اس دن ڈرپ جو لگی تھی اسے۔۔ تب بھی اسی کے ساتھ تھی ہسپتال۔۔ آگے آپ سمجھدار ہیں۔۔۔ میں کچھ کہوں گی تو برا لگے گا۔" اس نے گویا خود ساختہ انداز میں طنز کے تیر برسائے۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

اسکی ایک ایک بات اسکے دل و دماغ میں چبھنے والے کانٹے سے کم نہیں تھی۔

"آپی۔۔۔کچھ تو بولیں نا! دیکھو کتنا غلط سمجھ رہے ہیں سب۔ "گڑیا نے اسکی صفائی میں کچھ بولنا چاہا۔

"یہ کیا کہے گی اب؟؟کچھ ہے ہی نہیں کہنے کے لئے اس کے پاس۔ "اس نے مکرر تحقیر آمیز لہجہ استعمال کیا تو وہ دھڑم سے زمین پر گر گئی اور رونے لگی مگر اس کی بات کا یقین کرنے والا کوئی نہیں تھا۔

"ثریا چپ ہو جاؤ۔۔جاؤ یہاں سے۔۔۔ "دادی زچ ہوئیں۔

دوسری طرف ساری حقیقت جاننے کے بعد وہ یکدم اپنی جگہ سے اٹھا۔اس نے تھوڑا بہت اپنا حلیہ درست کیا اور گاڑی کی چابیاں دراز میں سے نکالتے ہوئے کمرے سے باہر آیا۔

"کہاں جا رہے ہو؟؟ "ثناء اسے تیزی سے ٹی وی لاؤنج میں سے گزرتے ہوئے دیکھ کر اسکے پیچھے آئی۔

وہ پورچ تک آیا۔چابی کی مدد سے اس نے گاڑی کا دروازہ کھولا۔

"آپی۔۔۔پلیز۔۔مت روکیئے۔۔پلیز۔۔۔ "وہ گاڑی کے اندر بیٹھتے ہوئے بولا۔

"مگر۔۔۔تم اپنی حالت تو دیکھو۔۔۔ "وہ پریشان ہوئی۔

چوکیدار نے فوراً گیٹ کھولا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"ٹھیک ہوں میں۔۔۔ "اس نے اتنا کہا اور گاڑی ریورس کرتے ہوئے گیٹ سے باہر لے آیا۔

****

"یہ سب آپ کی ہی کی ڈھیل کا نتیجہ ہے۔"اس سے پہلے ثریا اپنی بات مکمل کرتی عابد صاحب غصہ سے اٹھے اور باہر چلے گئے۔

"آپ کہاں جا رہے ہیں؟؟دیکھیئے بارش کتنی تیز ہے؟ارے رکیئے تو۔۔ناشتہ تو کرتے جائیے۔۔ "اس نے انہیں بارہا بلایا مگر وہ بارش کی پرواہ کیے بغیر ہی وہاں سے چلے گئے۔ایک بھی لقمہ بھلا کیسے ان کے حلق سے نیچے اترتا؟کیونکہ اب اسکی ایک بات بھی برداشت کرنا انکے بس میں نہیں تھا۔

اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ جاری تھا کہ اچانک وہ اپنی پوری قوت وطاقت سے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے اٹھی اور لفافے کو ہاتھ میں تھامے ہوئے بیگ لے کر تیزی سے گھر سے باہر چلی گئی۔

"آپی۔۔۔رکو۔۔۔کہاں جارہی ہو؟؟" گڑیا اس کے پیچھے پیچھے بھاگی۔

"جارہی ہو گی اسی عاشق کے پاس۔۔ "وہ تیکھے انداز میں بولی اور وہاں سے جانے لگی۔

"امی۔۔۔بس کردیں۔۔۔خدا کیلیئے بس کردیں۔۔۔ "وہ عاجز آکر بولی تو ثریا نے پلٹ کر اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا اور واپس مڑ کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔

"اففف امی۔۔یہ کیا کردیا آپ نے۔۔ آگ اگر لگ ہی گئی تھی تو کیا یہ ضروری تھا کہ آپ پٹرول کا کام کرتیں۔۔ "وہ اسکے پیچھے پیچھے آئی تو ثریا نے اسے قدرے ناگواری سے دیکھا۔

"ماں ہوں تمہاری۔۔ سگی ماں۔۔ سگی ماں کے لیئے کیسے الفاظ استعمال کررہی ہو تم؟"

"چلیں شکر ہے۔۔ آپ کو یاد ہے۔۔ کہ آپ میری ماں ہیں۔۔ لیکن کیا آپ صرف ماں بن کر نہیں سوچ سکتیں؟ سگی یا سوتیلی سے بالاتر ہو کر؟؟" گڑیا کے لفظ اسے حد درجہ چبھ رہے تھے، مگر پھر بھی وہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔

"مائیں تو اپنی بیٹیوں کا ہر عیب چھپا لیتی ہیں۔۔مانا کہ آپ آپی کے لیئے کچھ نہیں کرسکتیں۔۔ لیکن کیا یہ ضروری تھا کہ آپ بابا کی دل آزاری کرتیں؟ آپی کے لیئے نازیبا الفاظ استعمال کرتیں؟ اگر آپی کی جگہ میں ہوتی تو کیا کرتیں آپ؟؟ " وہ بے ضبط بولتی چلی جارہی تھی کہ اسکی آواز حلق میں دب کررہ گئی تو اس نے رونا شروع کردیا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"گڑیا۔۔ باہر آجاؤ دادی کی جان! کہاں دماغ کھپا رہی ہو؟ تمہاری ماں کو بھلا کب کسی کی پرواہ رہی ہے؟"

"وہ ذرا اونچا بولیں تو گڑیا نے اپنی ماں کو ترس کھا کر دیکھا اور وہاں سے باہر صحن میں آکر دادی کی گود میں سر رکھ کر رونے لگی۔

"دادو۔۔ میری آپی غلط نہیں ہیں۔۔ میری آپی ایسی نہیں ہیں۔۔" دادی اسکے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اسے چپ کروا رہی تھیں مگر وہ تھی کہ جیسے جیسے بارش تیز ہو رہی تھی، وہ اور روئے جا رہی تھی۔ بلاشبہ وہ اسکی سوتیلی بہن تھی مگر اسکے دل میں اسکے لیئے احساس سگے رشتے سے بھی کہیں زیادہ تھا۔ اور یہی وجہ تھی کہ مسکان کا ہر درد اسے اپنے اندر محسوس ہوتا تھا۔

****

اسکے آفس میں داخل ہوتے ہی سب لوگوں نے حیرت سے اسے دیکھا۔ اسکی ایک وجہ تو اسکے بارش میں گیلے کپڑے اور ان پہ اوڑھی گئی بڑی مگر بارش کے پانی سے تر چادر تھی تو دوسری وجہ کل اسکے ساتھ پیش آنے والا واقعہ تھا۔

اسے سب کی سوالیہ نگاہیں خود پہ چبھتی ہوئی محسوس ہوئیں تو اس نے انہیں لاپرواہی سے دیکھا اور تیزی سے وہاں سے گزرتے ہوئے جواد کے آفس میں چلی آئی۔

"زہے نصیب۔۔۔" وہ اسے داخل ہوتا ہوا دیکھ کر جھٹ سے کرسی سے اٹھا۔

وہ اسکی غیر متوقع آمد پہ حیران تھا۔ "مجھے تو لگا تھا کہ تم یہاں اب کبھی نہیں آؤ گی۔ مگر یہ کیا تم۔۔" اس نے ہاتھ میں پکڑا چیک اسکے میز پر رکھا تو وہ بات کرتے کرتے رکا۔ "کیا ہے یہ؟؟" وہ گہرے تاثر سے بولا۔

"یہ رہی تمہارے احسان کی قیمت۔۔ اور آج کے بعد مجھ پہ دھونس جمانے کی ضرورت نہیں۔ رہی بات

یہاں آنے کی۔۔۔تو یہی حساب برابر کرنے آئی ہوں۔۔۔ سمجھے تم۔۔۔گھٹیا انسان۔۔"وہ پر اعتمادی سے بولی۔

وہ اسکے یوں بات کرنے پر بس اسے دیکھتا ہی رہ گیا۔لیکن اسکے منہ سے گھٹیا کا لفظ سن کر اسکے تن من میں جیسے آگ ہی لگ گئی تھی۔اس نے فوراً سے گلاس میں پانی ڈالا اور پیتے ہوئے کرسی پہ بیٹھ کر مسکرا دیا۔

"جو میں چاہتا تھا۔۔وہ تو ہو گیا نا۔۔"وہ ہنسا۔" سمجھو۔۔یہ سب تمہارے تھپڑ کا جواب ہے۔۔جو قسمت نے تمہیں دیا۔۔رہی بات مجھے گھٹیا کہنے کی تو۔۔دوں گا جواب تمہیں اس بات کا بھی مس مسکان عابد۔۔ ڈونٹ وری۔۔ "وہ قہقہہ لگا کر بے حسی سے ہنسا۔" جواد کبھی حساب نہیں رکھتا۔۔یہ حساب بھی چکتا کروں گا۔۔لیٹس ویٹ اینڈ واچ۔۔ہا۔۔ہا۔۔ہا۔۔"

"تم پہ تو صرف ترس ہی کھایا جا سکتا ہے۔۔۔" اس نے اتنا کہا اور آناً فاناً اسکی نظروں کے سامنے او جھل ہو گئی۔

وہ اپنے کیبن کی جانب بڑھی تو انشراح فوراً سے اسکے پیچھے پیچھے آئی۔"کیسی ہو تم؟؟" وہ اس کے کمرے میں آتے ہی سوالیہ بولی۔

"کیسی ہو سکتی ہوں؟؟ "وہ کمپیوٹر پر کچھ ٹائپ کرتے کرتے رکی اور طنزیہ بولی۔

"مسکان۔جو ہوا بھول جاؤ۔۔ "وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی۔

"بھول جاؤں؟؟ "وہ زخمی مسکراہٹ لئے ہوئے ہولے سے مسکرائی۔

"مسکان۔۔تم جانتی بھی ہو کہ وہ شراب۔۔"

"کیا؟؟؟" اس نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا۔"کیا؟؟بولو؟؟ تمہیں لگتا ہے کہ کوئی ہمیں شراب زبردستی پلا سکتا ہے؟؟ارے اسکی سمیل سے ہی ہمیں اندازہ ہو جاتا ہے کہ یہ کیا ہے؟"

"لیکن۔۔مسکان۔۔۔میری پوری بات۔۔تو۔۔سنو۔۔۔" اس نے اسے کچھ بتانا چاہا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"بس۔۔۔ختم کرو اس قصے کو۔۔ "اس نے اسے ٹوکا اور پھر آہ بھر کر بولی۔ "خیر۔۔۔تم نہیں سمجھو گی ۔۔"

"میں نے تمھیں ریزیگنیشن میل کیا ہے مجھے پرنٹ بجھوا دو۔یہ پرنٹر کام نہیں کر رہا۔۔ "اس نے گویا موضوع بدلا اور پرنٹر کی طرف اشارہ کیا۔

"ریزیگنیشن ؟؟ مگر کیوں ؟؟ "

اسکی بے جالا علمی اور حیرانگی پہ اس نے اسے معنی خیز انداز سے دیکھا اور کچھ دیر توقف کے بعد دوبارہ بولی۔

"تم جاسکتی ہو یہاں سے۔۔ "وہ گستاخانہ لہجے میں بولی اور ارد گرد موجود فائلز کو چیک کرتے ہوئے ترتیب دینے لگی۔

وہ سمجھ چکی تھی کہ وہ اس سے بات نہیں کرنا چاہتی۔اس نے قدرے دکھ سے اسکی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھا اور نہ چاہتے ہوئے بھی،اسکے سامنے سے آناً فاناً غائب ہو گئی۔

"میرا کام تو ہو ہی گیا ہے تقریباً۔ان پیسوں کی بھلا کیا ضرورت ہے ؟؟ "وہ اسکے کمرے میں آتے ہی فوراً بولا اور اسکے دیئے ہوئے پیسوں کو میز پر رکھتے ہوئے فاتحانہ انداز میں مسکرایا۔

اس نے نظر اٹھا کر اسکی طرف دیکھا اور پھر اسکی بات کو ان سنا کرتے ہوئے خاموش رہی۔

"کہا تھا نا میں نے۔۔جس پر تمھیں یقین ہے وہ تو یقین کے قابل ہی نہیں۔۔ "وہ تحقیری انداز میں ہولے سے مسکرایا۔ "لیکن حیرت ہے۔۔۔تم اتنا بے عزت ہونے کے بعد بھی آ گئی یہاں۔۔۔ "وہ پھر سے ہنسا مگر وہ پھر بھی خاموش رہی۔

اسکا خاموش رہنا اسکے اندر کے غصہ کو ابال دینے کے لیئے کافی تھا۔

"میم۔۔۔ "اسپاٹ بوائے نے اندر آنے کی اجازت چاہی، جس پہ اس نے گردن ہلاتے ہوئے اسے اندر

آنے کے لیئے اجازت دی۔

"یہ لیجیے۔۔۔ مس انشراح نے بھجوایا ہے۔" وہ اس سے لیٹر لیتے ہوئے سائن کر کے اسے واپس دیتے ہوئے بولی۔ "مس انشراح سے کہیئے گا کہ سر کو بھیج دیں۔ "

اس نے مودبانہ انداز میں " جی " کہا اور لیٹر لے کر وہاں سے باہر آ گیا۔

اسکے اس قدم پہ تو وہ ہڑبڑا سا گیا۔ "یہ کیا ہے؟؟؟ استعفٰی کیوں دے رہی ہو تم؟؟" اب کی بار وہ سنجیدہ ہوا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ مسکان جاب چھوڑ دے۔

"آپ نے جو کہنا تھا کہہ چکے۔۔ اب میں نہ تو آپ کی ملازم ہوں۔۔ اور نہ ہی آپ یوں مجھ سے سوال وجواب کر سکتے ہیں۔ آپ کا شکریہ بہت بہت۔۔۔ اب آپ جا سکتے ہیں یہاں سے۔ " وہ لاپرواہی سے بولی اور فائلز پہ اپنا کام مکمل کرنے میں مصروف ہوئی۔

"تم نے مجھے اتنی باتیں سنائیں۔۔۔ گھٹیا بھی کہا۔۔ لیکن پھر بھی میں تمہارے پاس آیا ہوں۔۔۔ ان پیسوں کی مجھے ضرورت نہیں۔۔ " اب کی بار وہ قدرے نرمی سے بولا۔

"پیسوں کی ہی تو ضرورت ہے تمہیں۔۔۔ " وہ طنزیہ ہنسی۔ "اور رہی گھٹیا کی بات۔۔ تو تم ہو گھٹیا انسان۔۔"

"ٹھیک۔۔۔ " اس نے اپنے ہاتھ کی مٹھی کو مضبوطی سے بند کرتے ہوئے اپنا غصہ ضبط کیا۔ "تم جانتی نہیں کہ یہ گھٹیا انسان کیا کر سکتا ہے۔"

وہ اسکی بات سن کر مسکرا دی۔ "یہ مجھ سے بہتر کون جان سکتا ہے۔۔ لیکن مجھے اب ڈر نہیں تمہارا۔۔ کیونکہ میرے پاس اب کھونے کو کچھ نہیں۔۔ اور ایک بات یاد رکھنا جس کے پاس کھونے کو کچھ نہ ہو، اسے کسی کی کسی بھی چال سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔ بہتر یہی ہو گا کہ تم چلے جاؤ یہاں سے۔"

"تم۔۔ "اس نے بہت کچھ کہنا چاہا مگر اسکے ہاتھ کا اشارہ سمجھ کر وہ دانت پیستا ہوا وہاں سے چلا گیا۔

****

"بیٹا! تم ٹھیک تو ہو؟؟ "حسن صاحب اسے گیراج میں دیکھ کر بولے۔

"جی۔۔۔ "وہ روہانسا ہوا۔

"کل جو بھی تم نے کیا۔۔۔ بہت افسوس ہے مجھے۔۔ بہت افسوس۔۔ "وہ گہرے دکھ سے بولے۔

"پاپا۔۔ "وہ دکھی ہوا۔

"میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔ یقین مانیے میرا ڈرنک کیسے شراب میں بدلا میں نہیں جانتا۔"

"مجھے تو یہ لفظ بولتے ہوئے بھی شرم آرہی ہے اور تم میری اولاد ہو کے، اسے پی گئے؟؟ کیسے؟؟ "وہ اسے گہری نظر سے دیکھتے ہوئے بولے۔

دونوں گیراج سے باہر آئے۔

"پاپا۔۔ پلیز۔۔۔ "اس نے ان سے نظریں چرائیں مگر اسکی سوجھی آنکھوں کو دیکھ کر وہ خاصے دکھی تھے۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"بہت غلط کیا تم نے۔۔۔ بہت غلط۔۔ "وہ آفس میں داخل ہوئے۔

تمام اسٹاف نے کھڑے ہو کر حسب معمول دونوں کو گڈ مارننگ کہا اور بیٹھ گئے۔

انکے پاس پڑے میز پہ موجود کاغذ کو دیکھ کر وہ کرسی پہ تھوڑا سا آگے کو جھک کر بیٹھے اور کاغذ کو ہاتھ میں لیتے ہوئے بغور دیکھ کر بولے۔ "تمھارا انتخاب دیکھ کے مجھے بہت خوشی ہوئی مگر اب دکھ ہو رہا ہے کہ اب کبھی نہیں آئے گی وہ یہاں۔۔ "

"کیا مطلب؟؟ کیا مطلب ہے آپکا؟؟ "وہ الجھا۔

"ہاں۔۔۔ یہ دیکھو۔۔ "وہ کاغذ اسے دکھاتے ہوئے بولے۔

"یہ ؟؟ ریزیگنیشن ؟؟ "وہ دکھ سے بولا۔ "مسکان۔۔۔ "اس نے زیرِ لب اسکا نام لیا۔

اسکے استعفیٰ پر اس کے دو آنسو گر پڑے جسے دیکھ کر حسن صاحب دکھ سے لب بھینچ کر رہ گئے کیونکہ ارمان ایسا ہرگز نہیں تھا مگر اس چاہت نے سب کچھ بدل ڈالا تھا جس کا انہیں آج اندازہ ہو رہا تھا۔

وہ یکدم بوکھلا سا گیا۔ ہاتھ میں پکڑا ہوا کاغذ اسکی موت کا پروانہ ثابت ہوا کہ اچانک اسے اس نے آؤ دیکھا نہ تاؤ نہایت عجلت میں وہاں سے آناً فاناً غائب ہو گیا۔

"بیٹھو۔۔۔ کہاں جا۔۔ "ان کے الفاظ انکے منہ میں ہی رہ گئے تھے۔ اس سے پہلے وہ کچھ سنتا، وہ ان کی آنکھوں سے یکدم اوجھل ہو چکا تھا۔ اس کی تیزی انہیں مشکوک لگی، جس پہ وہ فوراً اٹھے اور اس کے پیچھے پیچھے گئے۔

جتنی تیزی سے وہ اسکے روم میں گیا سب اسٹاف حیران کن نگاہوں سے بس اسے دیکھتے ہی رہ گئے۔ انشراح بھی پریشانی سے کام کرتے کرتے رکی اور کھڑی ہوئی۔

اس سے پہلے وہ دونوں (حسن صاحب اور انشراح) اندر جاتے، شکیل نے انہیں پیچھے سے پکارا۔

"رکیے۔۔ میرا خیال ہے اس غلط فہمی کو ان دونوں کو خود ختم کرنا چاہیے۔۔ آپ پلیز۔۔ "وہ ادھوری بات کرتے کرتے انہیں آنکھوں کے اشارے سے پوری بات سمجھا چکا تھا۔

وہ اسکی غیر متوقع آمد پر چونکی اور تیزی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"کیا ہے یہ سب ؟؟ "وہ انتہائی غصے سے بولا اور ہاتھ میں پکڑے ہوئے کاغذ کو لہراتے ہوئے بڑے حق سے آگے بڑھا۔

اس نے لہراتے ہوئے کاغذ کو ایک نظر دیکھا اور اسے انتہائی کرب سے دیکھنے کے بعد بنا کچھ کہے ہی وہاں سے جانے لگی۔

"یہ ریزیگنیشن لیٹر کیوں ؟؟ "وہ بمشکل ہی خود پہ ضبط کر پایا تھا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

وہ ذرا سائیڈ پر ہوئی اور بناء جواب دیئے ہی وہاں سے جانے لگی، جس پہ اس نے مڑ کر اسے جانے سے روکا

۔"رکیے۔۔۔ میں کچھ پوچھ رہا ہوں۔ "اسکا ہاتھ اسکے مضبوط ہاتھوں کی گرفت میں تھا۔

"میرا ہاتھ چھوڑیئے۔ "وہ اذیت ناک لہجے میں بولی تھی۔

"مسکان۔۔۔ "اس نے التجائیہ انداز میں کہا۔

"میں نے کہا۔۔! ہاتھ چھوڑیئے۔۔۔ "وہ غصے سے تیکھا لہجہ اختیار کرتے ہوئے بولی۔

"میں نے آپکا ہاتھ چھوڑنے کے لے نہیں پکڑا۔۔ "اس نے اپنی آنکھیں موند کر دو آنسو گرائے اور پھر تیزی سے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ سے پیچھے کرتے ہوئے پلٹی۔

"کیا چاہتے ہیں آپ؟ اور کتنا بے عزت کرنا چاہتے ہیں آپ؟؟ جان چکی ہوں آپکی اصلیت۔۔۔ اب بس ۔۔"وہ کانپتے ہوئے بمشکل ہی یہ الفاظ ادا کر رہی تھی۔

"مسکان۔۔۔پلیز۔۔ "وہ سرد آہ بھر کر بولا۔"جو کچھ بھی ہوا محض غلط فہمی تھی۔۔"

"غلط فہمی۔۔۔آپکی اس غلط فہمی میں میری تو عزت ختم ہوگئی ہے نا ! اب کیوں سنوں میں آپکی بات! کیوں؟؟ اور اب پلیز میرے راستے میں مت آئیں۔۔پلیز۔۔ "اس سے پہلے وہ وہاں سے جانے کے لیے دروازہ کھولتی کہ اس نے اسکا ہاتھ مضبوطی سے اپنی گرفت میں لیا۔

"میرا حق ہے آپ پر۔۔۔ آپ صرف میری ہیں۔۔۔ آپ ایسا نہیں کر سکتی میرے ساتھ۔۔۔ "وہ بڑے حق سے بولا جس پہ وہ طنزیہ مسکرائی۔

"حق؟؟ "وہ اپنا ہاتھ بمشکل ہی اسکے ہاتھ سے چھڑوا پائی تھی۔"واہ۔ شراب کے نشے میں زبردستی کرنے کو حق کہتے ہیں آپ؟ حد ہوتی ہے۔۔میں اور لڑکیوں جیسی نہیں ہوں۔۔۔ سمجھے آپ۔۔"

اسکی بات پہ اس نے تیوری چڑھاتے ہوئے اسے دیکھا اور اسکی بات کو سمجھنا چاہا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"میں نے کب کہا کہ آپ اور لڑکیوں جیسی ہیں؟ اور لڑکیوں کی طرح سمجھنا تو دور کی بات۔۔ میں نے تو کبھی آپکا مقابلہ تک ان سے نہیں کیا۔۔"

"خیر۔۔ اب کیا چاہتے ہیں آپ مجھ سے؟؟" اس نے اپنا سانس بحال کیا اور دوٹوک لفظوں میں پوچھا۔

"پلیز میں معافی چاہتا ہوں آپ سے۔۔" اس نے اسکی بات پہ کسی قسم کے ردِ عمل کا اظہار نہ کیا بلکہ چپ چاپ وہاں سے جانے کے لیئے آگے بڑھی۔

"پلیز مجھے چھوڑ کر مت جائیں۔ پلیز۔۔ "وہ منت ساجت کرتے ہوئے بولا جس پہ وہ جاتے جاتے رکی اور آنکھوں میں آئے ہوئے آنسوؤں کو ضبط کرتے ہوئے بولی۔

"میں کیسے معاف کر دوں آپکو۔۔۔ کیسے؟؟ "وہ کانپتے ہوئے بولی۔ "حیدر آباد سے آنے کے بعد بہت مشکل سے مجھے بابا کا اعتبار۔۔۔ ساتھ اور بھروسہ ملا۔۔۔ لیکن اس بار پھر۔۔۔ "وہ بات کرتے کرتے رکی۔ "اور وجہ صرف آپ ہیں۔۔ صرف آپ۔۔ "اسکی آنکھیں بھر آئیں۔

"میں؟؟ اب کی بار؟؟ بابا کو کیسے یہ سب؟؟ "وہ بوکھلایا۔

"جی۔۔ آپ۔ "وہ زخمی انداز میں مسکرائی۔ " اب معصوم بننے کی ضرورت نہیں۔۔ "وہ اسکے حیران چہرے کو دیکھتے ہوئے بولی۔ "کتنی لڑکیوں کی تصاویر لے کر ان کو بھی بلیک میل کر چکے ہیں آپ؟؟ بتائیے۔ "وہ سوالیہ بولی۔

"تصاویر؟؟ بلیک میل؟؟ کیا کہہ رہی ہیں آپ؟ جھوٹ ہے یہ۔۔۔ الزام ہے مجھ پر۔۔ "وہ بے ضبط بولا۔

"الزام؟؟ "وہ طنزیہ زخمی مسکراہٹ لیے بولی۔ "کاش یہ الزام ہوتا۔۔ مگر الزام نہیں ہے یہ۔۔۔ " اس نے اپنے بیگ میں سے تصاویر کو نکالا اور غصے سے اسکے ہاتھ پر رکھتے ہوئے بولی۔

"اب بھی کہیے الزام ہے یہ سب؟؟"

"مسکان۔۔ "وہ تصاویر دیکھتے ہوئے ششدر رہ گیا۔اسکی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

"یہ۔۔۔یہ سب۔۔۔الزام ہے مجھ پر۔۔۔۔ "اسکا دماغ ماؤف ہو چکا تھا۔

"کاش یہ الزام ہوتا۔۔ "وہ ٹوٹ سی گئی اور رونے لگی۔

"کل کے واقعے کو میں اگر غلط فہمی یا ایک بری یاد سمجھ کر بھلا بھی دوں تو یہ سب کیسے بھلاؤں؟ بتایئے؟؟ "اسکا دل اسے آڑی کی تیز دھاڑ سے کٹتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

"ابھی بھی مجھے یقین نہیں آرہا کہ یہ سب آپ میرے ساتھ کر سکتے ہیں۔۔ ہسپتال والے دن کی تصویر تک اس میں موجود ہے۔۔ سمجھتے ہیں اس بات کا مطلب؟؟ "وہ ذومعنی انداز میں بولی۔" کتنا یقین کیا تھا آپکا۔۔۔حد کر دی تھی میں نے اعتبار کی۔مگر آپ نے کیا کیا؟؟ " وہ زاروقطار روئے جارہی تھی اور وہ بے بس ہوتے ہوئے چاہ کر بھی خود کو بے قصور ثابت نہ کر پایا۔

"خیر۔۔۔بہت ہو گیا۔۔۔اب بس۔ "اس نے خود کو ضبط کیا اور اپنا آنسوؤں سے تر چہرہ صاف کرتے ہوئے بولی۔

"غلطی میری تھی جو اپنی اوقات بھول گئی تھی میں۔۔"

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

****

ہمیشہ کی طرح لاہور جانے سے پہلے وہ اسے بتایا کرتا تھا۔آج بھی اس نے ایسا ہی کیا۔وہ ٹیکسی میں بیٹھا ریلوے اسٹیشن جانے کے لیئے نکلا۔

"تم نے لاہور کیا کرنے جانا ہے آخر؟؟ "زویا تیکھے لہجے میں بولی۔وہ ہسپتال کے کاریڈور میں ٹہل رہی تھی۔

"یار۔۔۔جاب ہے وہاں میری۔۔اب بھی تم۔۔ "وہ ادھوری بات کرتے کرتے رکا۔

"پتہ ہے مجھے۔۔۔مگر اتنی جلدی کیوں؟؟ "

"زویا۔۔۔زویا۔۔۔زویا۔۔۔زویا۔۔۔بار بار کال آرہی ہے مجھے۔۔۔ "وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا۔

"مگر سرمد تم تو عید کے لیے آئے تھے نا۔۔دو دن بعد عید ہے اور تم ہو کہ۔۔موسم بھی دیکھو ذرا آج کا ۔۔۔صبح سے بارش ہو رہی ہے۔۔ "وہ اسے سمجھاتے ہوئے ذرا فکرمندی سے بولی۔

"اوہو۔۔۔اتنی فکر؟؟ "وہ شرارتی انداز میں بولا۔

"اب تم جو بھی سمجھو۔۔عید پہ بھی بہانے ہیں تمہارے پاس۔۔جانتی ہوں تم اس سے بچ رہے ہو۔ لیکن۔۔ خیر۔۔۔بھاڑ میں جاؤ۔"وہ ناراضگی سے فون رکھتے ہوئے خود آپریشن تھیٹر میں چلی گئی۔ جبکہ وہ فون پہ بولتا ہی رہ گیا۔

" کبھی نہیں سمجھے گی یہ۔۔۔ "وہ خود سے سرگوشی کرتے ہوئے ایک الگ دنیا میں محو ہوا۔

****

باہر کھڑے حسن صاحب یہ سب کچھ سننے کے بعد نادم ہو کر رہ گئے۔ ارمان چاہتے ہوئے بھی اسے روک نہ پایا اور دھڑم سے کرسی پر گر پڑا۔

"بیٹا۔۔ "اسکے باہر نکلتے ہی حسن صاحب اسے روکنے کے لیے آگے بڑھے۔

"اللہ حافظ سر۔۔۔ "اس نے خود کو ضبط کیا اور آگے بڑھی۔"میں نے اپنی ہر ذمہ داری پوری کرنے کی کوشش کی اگر مجھ سے کوئی غلطی ہوئی ہے تو مجھے معاف کیجیئے گا۔۔۔" وہ جاتے جاتے رُکی اور پلٹ کر بولی۔

حسن صاحب آنکھ بھر آئے۔وہ اس قدر شرمندہ تھے کہ انکی زبان سے ایک لفظ بھی ادا نہ ہو سکا۔

اس نے یکبارگی سے سب کی طرف نگاہ ڈالی جو اسے ہی دیکھ رہے تھے۔ پھر انشراح کے پاس آکر رکی جو فائلز کو لے کر جاتے ہوئے، وہاں اسے دیکھ کر ٹھہری تھی۔

"مسکان۔۔۔میں آؤں گی تم سے ملنے بہت جلد۔۔ "وہ اسے سہارا دینے کی کوشش کرتے ہوئے بولی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
Explore, Dream and Read

"اممم۔۔ "وہ ہولے سے بولی اور آگے بڑھی۔

"مسکان۔میری بہن۔ "شکیل دکھ سے بولا جس پہ اس نے نظریں اٹھا کر اسکی طرف دیکھا اور اپنی معصوم نگاہوں کو جھکا کر اسکی نظروں کے سامنے سے اوجھل ہو گئی۔

"ارمان!" انہوں نے آنکھوں میں آئے ہوئے آنسوؤں کو تیزی سے صاف کیا اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئے۔"یہ۔۔۔ "وہ اسکو بے بس دیکھتے ہوئے ہاتھ میں پکڑی تصویروں کو دیکھ کر چونکے۔وہ ان تصاویر کو دیکھ کر ساری کہانی سمجھ گئے تھے۔

"پاپا۔۔۔میں مر جاؤں گا اسکے بغیر۔۔۔پاپا پلیز ڈو سم تھنگ۔۔پاپا پلیز۔۔ "وہ بچوں کی طرح بلکنے لگا مگر پھر ان کے ہاتھ پکڑ کر التجائیہ بولا۔

"ارمان۔۔۔سنبھالو خود کو۔۔۔ "اسکی حالت دیکھ کر ان کا دل بھر آیا۔وہ حیران کن نگاہوں سے اسے دیکھنے لگے تھے۔جبکہ وہ انکے سامنے بیٹھا،بس التجا پہ التجا کیے جا رہا تھا۔

جب سے انکی ماں اس دنیا سے گئی تھی،انہوں نے انہیں کسی چیز کی کمی محسوس نہیں ہونے دی۔جس چیز کی وہ خواہش ظاہر کرتا،وہ چیز ایک ہی سیکنڈ میں ہی پوری کر دی جاتی تھی۔مگر افسوس۔۔ آج وہ چاہ کر بھی ایسا نہیں کر پا رہے تھے۔

انہوں نے کبھی سوچا نہیں تھا کہ وہ محبت میں تڑپے گا اور وہ اسے اسکی محبت دینے میں بے بس ہوں گے۔

شکیل نے چاہا کہ وہ ابھی اور اسی وقت اسکے پاس جائے۔۔لیکن حسن صاحب کی موجودگی میں وہ اس کے پاس جانے کی جسارت نہ کر پایا۔

****

وہ ویران سڑک پر تنہا چلتی جا رہی تھی۔اسکے ذہن میں ساری باتیں گھومنے لگی تھیں۔کبھی ایک محرومی تو

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

کبھی دوسری۔ تو کبھی ان گنت الزامات۔ جس نے اسکا دماغ ماؤف کرر کھا تھا کہ اچانک سامنے سے آتی ہوئی کار سے اسکا ایکسیڈنٹ ہوتے ہوتے بچا۔ اس کے لیے یہ سب برداشت کرنا آسان نہیں تھا۔

وہ بے اختیار بناء سوچے سمجھے، بس چلی جارہی تھی۔ وہ اس قدر دور نکل آئی تھی کہ اسے اندازہ ہی نہ ہوا کہ وہ اس وقت کہاں ہے؟ آسمان پر چھائے گہرے بادل اور بادلوں کی گرج شدت اختیار کر گئی تھی۔

ساتھ ہی ساتھ بادلوں کی گرج چمک کے ساتھ بارش کی رفتار میں بھی اضافہ ہونے لگا تھا۔

"معزز مسافرین ۔۔ موسم کی خرابی کے باعث ٹرین کی روانگی میں ایک گھنٹہ تاخیر ہو گی۔۔ پریشانی کا سامنا ہونے کے باعث معذرت۔۔۔"

"اوہ! نو۔۔ "وہ ٹرین کا انتظار کرتے ہوئے اس پیغام پر پریشان ہوا۔ وہ چھتری نما بنچ کے نیچے آموجود ہوا۔ چھتری پر سے آتی ہوئی بارش کی بوندوں سے اٹکھیلیاں کرتے ہوئے، وہ اپنے ہاتھ میں بارش کی بوندوں کو محسوس کرنے لگا۔ اس وقت اسے مسکان، اسکی باتیں اور اسکی آواز اپنے بہت قریب، قریب تر محسوس ہونے لگی تھیں۔

وہ ایک عجیب سی دنیا میں محو ہو گیا کہ اچانک ارد گرد دیکھتے ہوئے، اس کا دھیان ایک لڑکی پہ پڑا جو بارش میں بھیگی ہوئی، دنیا ومافیہا سے بے خبر ہو کر بس چلی جارہی تھی۔ وہ فوراً سے اپنی جگہ سے اٹھا اور اسے آواز لگانے لگا مگر اس نے ان سنا کر دیا۔

"ایکسکیوز می۔۔ رکیے۔۔۔" وہ تیزی سے آگے بڑھتا ہوا بولتا جارہا تھا۔ مگر وہ اس قدر محو تھی کہ اسے اندازہ ہی نہ ہوا کہ کوئی اس کے پاس آرہا ہے۔

"رکیے۔۔۔۔ رکیے۔۔ "وہ آگے بڑھتا ہو مکرر بولا اور ایک نظر ٹرین کی طرف دیکھنے لگا جو نہایت برق رفتاری سے آرہی تھی۔

وہ پھر سے بولا مگر اس پر نہ اس کی آواز اثر کر رہی تھی اور نہ ہی ٹرین کی آواز۔

وہ یکدم سے اسے دیکھتا ہوا چونکا اور پھر ٹرین کو دیکھ کر پریشان ہوا، جو اس سے چند قدم کے فاصلے پر تھی ۔سب لوگوں کا ہجوم ان کی طرف مسلسل دیکھے جا رہا تھا۔۔کچھ لوگ دعا کر رہے تھے تو کچھ پریشانی سے اپنی جگہ پر سے اٹھ گئے اور باقی ہاتھ اٹھا کر اسے آواز لگانے لگے۔

وہ آواز لگاتے ہوئے تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے پھر سے بولا مگر اسے کوئی اثر نہ ہوا کہ اسی اثناء میں اس نے دوڑ لگا دی اور اسے گلے لگاتے ہوئے ٹرین کی دوسری سائیڈ پہ بحفاظت بچا کر لے گیا۔

ٹرین اپنی پوری رفتار سے وہاں سے گزر گئی۔۔سب لوگ یہ منظر بڑے انہماک سے دیکھ رہے تھے اور اس لڑکی کے بچنے پر اللہ کا شکر ادا کر رہے تھے۔

"پاگل ہو گئی ہیں آپ؟؟ آخر کون ہیں آپ اور اس طرح سے؟؟ "وہ غصے سے اسے کہتے ہوئے بولا۔

جوں ہی اس نے اسے خود سے الگ کیا تو اسکا بھیگا ہوا چہرہ، بکھرے ہوئے بال اور سوجھی ہوئی آنکھیں دیکھ کر وہ یکدم چونک سا گیا۔

"مسکان؟ تم۔۔۔ یہاں۔۔ابھی کچھ ہو جاتا تو؟؟" وہ غصے سے کانپتے ہوئے، اسے جھنجوڑ کر بولا۔

"یہاں کیا کر رہی ہو؟؟"

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

اس نے اسکی طرف ایسے دیکھا، جیسے اسے جانتی ہی نہ ہو۔

"کچھ پوچھ رہا ہوں میں۔۔ "وہ جواب نہ پا کر اشتعال انگیزی سے بولا۔

وہ اپنے ہوش و ہواس میں نہیں تھی مگر اس کے یوں گرجنے پر وہ اپنے خیالوں سے نکلی اور رونے لگی۔

"مسکان۔۔۔! سب ٹھیک تو ہے نا! " وہ پریشان ہوا۔

اسکی چادر اسکے کندھوں تک آ گئی تھی، جسے اس نے فوراً سے اسکے سر پہ اوڑھایا۔دونوں بارش میں بھیگ رہے تھے۔اس سے پہلے وہ اسے سائیڈ پر لے کر جاتا، وہ اسے اپنا ہمدرد جانتے ہوئے، اسکے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

"کیاہوا؟؟مسکان؟؟ایسے کیوں رو رہی ہو؟؟سب ٹھیک تو ہے نا۔۔۔ "وہ خاصا گھبر ا گیا۔

"سب ٹھیک تو ہے نا! کچھ تو بتاؤ۔ "وہ پھر سے بولا جبکہ وہ اونچی اونچی آواز سے روئے جارہی تھی۔

"بارش کے قطرے اسکے آنسوؤں کے قطروں میں شامل ہوتے ہوئے اسکے چہرے پر سے اترنے لگے تھے۔"سرمد بھائی۔۔ "وہ ہولے سے بولی۔"میں اکیلی رہ گئی ہوں۔۔۔ محبتوں کو سمیٹتے ہوئے میں نے ہر ارمان کھو دیا۔۔۔ "وہ سسکتے ہوئے بولی۔

"کیامطلب؟؟ "وہ اسے خود سے الگ کرتے ہوئے اس کے چہرے کو گہرے تاثر سے دیکھنے لگا۔

"میر اارمان ٹوٹ گیا۔۔میرے ارمان نے مجھے توڑ دیا۔۔۔"

اس کی بات سنتے ہی اس کے دل پہ جیسے بجلی سی گری تھی۔وہ بمشکل ہی خود کو سنبھال پایا۔بجلی کی کڑک اور بارش کی تیز برستی بوندوں سے بچنے کے لیئے اس نے اسے بنچ پہ لابٹھایا۔چاہتے ہوئے بھی وہ کچھ نہ پوچھ پایا۔

"دیکھو کتنا بھیگ گئی ہو۔۔ "وہ کچھ توقف کے بعد بولا۔"چلو میں تمھیں گھر ڈراپ کر آؤں۔"

"گھر؟؟کونسا گھر؟؟ میرا کوئی گھر نہیں۔۔ "وہ مری مری سی حالت میں بولی۔"مجھے نہیں جانا۔۔"

"مگر کیوں؟؟؟"

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"مجھے نہیں جانا گھر۔۔ "اسکی حالت غیر ہو رہی تھی۔

"اچھا۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔چپ۔ " وہ اسکی حالت کے پیش نظر بولا۔"دیکھو۔۔سب دیکھ رہے ہیں۔ "

اس نے ارد گرد دیکھتے ہوئے،اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا۔

"آپ؟؟آپ کہاں جارہے ہیں؟؟ "وہ کانپتے ہوئے،اسے دیکھ کر بولی۔

"میں۔۔۔لاہور جارہاہوں۔۔"

"مجھے بھی ساتھ لے چلیے سرمد بھائی۔۔۔ "وہ منمنائی۔

"مگر مسکان۔۔۔ تم۔۔۔ "وہ حیرت سے بولا۔

"آپ مجھے حویلی چھوڑ آیئے گا۔۔۔ میں آپکو ہر گز پریشان نہیں کروں گی۔۔ "وہ معصومانہ انداز میں التجا کرتے ہوئے بولی۔

"مسکان۔۔ میری شہزادی۔۔ "وہ ہولے سے مسکرایا۔"میں نے کب کہا کہ تم مجھے پریشان کرو گی۔۔ لیکن یہ ٹھیک نہیں ہے۔۔ "وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولا۔"گھر والے اس وقت انتظار کر رہے ہوں گے تمھارا۔۔"

"مجھے نہیں پتہ۔۔۔ میرا کوئی گھر نہیں۔۔ اور ویسے بھی، جس گھر میں آپکا اعتبار کرنے والا کوئی نہ ہو۔ وہ گھر آپکا گھر ہوتا ہے؟؟ "اسکے سوال پہ وہ کچھ بول نہ سکا۔

"پلیز۔۔۔ آپکا احسان ہو گا۔۔۔ پلیز۔۔۔ مجھے لاہور لے چلیے۔ پلیز۔۔ "اس نے بارہا ضد کی۔

وہ اسکی حالت دیکھ کر اندر ہی اندر پریشان ہو رہا تھا کہ آخر ایسا کیا ہوا ہے کہ اسکی حالت ایسی ہو گئی ہے۔ وہ کبھی دکھ بھری نگاہوں سے اس کی طرف دیکھتا تو کبھی کچھ اور سوچنے لگتا۔ وہ اپنے اندر جنم لینے والے سوالوں کے ساتھ، خود ہی الجھ رہا تھا۔ لیکن ابھی وہ اسکی حالت اور موقع کی نزاکت کو بھانپتے ہوئے کچھ بھی پوچھنے سے گریز کر رہا تھا۔ وہ اس کے پاس سے اٹھا اور ایک سائیڈ پہ ہو لیا۔ اس نے جیب میں سے فون نکالا اور گہری سوچ میں محو ہوا۔ آخر کچھ سوچتے ہوئے اس نے اسکے گھر کے لینڈ لائن نمبر پہ کال کی۔ دوسری طرف سے فون ریسیو کیا گیا۔ اسکی ان سے مختصر سی بات ہوئی تو اسکے دل کو کچھ سکون ہوا۔ بارش تقریباً تھم چکی تھی مگر اب سردی کی شدت میں اضافہ ہونے لگا تھا۔ اس نے اسے بغور دیکھا، جو بینچ پہ بیٹھے ہوئے، مایوسی سے اپنی انگلیاں مسل رہی تھی۔ اور پھر فون پینٹ کی جیب میں ڈالتے ہوئے اسکے پاس آیا۔

****

"آئی نہیں آپکی لاڈوا بھی تک۔ "گھر میں موجود سناٹے کو محسوس کرتے ہوئے وہ تحقیری انداز میں بولی ۔مگر عابد صاحب نے اسکی بات کو لاپرواہی سے سن کر، کسی خاطر میں نہ لایا۔

"بہو۔۔۔بس کردو۔۔ صبح جو کچھ ہوا۔۔ چھوڑ دو اب اسے۔۔ اب بس مزید اس مسئلے کو ہوا نہ دو۔۔۔ " دادا جان نے اسے بڑے پیار سے سمجھاتے ہوئے حکمتی انداز میں کہا مگر وہ ثریا تھی، اس پہ بھلا کہاں کسی کی بات کا اثر ہونا تھا؟

"بس مجھے ہی غلط سمجھنا۔۔۔ میں جتنی بھی پرواہ کرلوں۔۔ وہ بھی زہر ہی لگے گی آپ سب کو تو۔۔ "وہ حقارت سے بولی۔

"اچھا۔۔بس۔۔۔بس۔ "دادی تنگ آکر بولیں۔

"اگر یہ پرواہ ہے تو اس سے بہتر بے پرواہی بھلی۔۔ "مغرب کی اذان ہوئی تو وہ اسکے پاس سے اٹھ کر وضو کرنے لیئے چلی گئیں۔

"بعد میں مجھے کوئی الزام نہ دے۔۔ سمجھے آپ۔۔ "وہ عابد صاحب کا جھکا ہوا سر دیکھ کر غیر معمولی انداز میں بولی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
Explore. Dream and Read

"کوئی تمھیں الزام نہیں دے گا بہو۔ اور وہ جہاں بھی ہے اجازت لے کر ہی گئی ہے مجھ سے۔۔۔ "آخر انہوں نے صاف صاف بتا ہی دیا۔

"تو اس کا مطلب ہے۔۔ "ثریا حیرت سے بولتے بولتے ٹھہری۔

"آپ جانتے ہیں کہ وہ کہاں ہے؟" عابد صاحب سر اٹھا کر گہرے تاثر سے معنی خیز انداز میں بولے۔

"کہاں ہے وہ؟؟ اور کیوں؟؟ "وہ بے چین ہوئے۔

"ہاں۔۔ "وہ لاپرواہی سے کہتے ہوئے وہاں سے جانے ہی لگے تھے مگر انکی بات پر رک سے گئے۔ "اس کیوں کا جواب تم خود سے پوچھو بیٹا۔ البتہ۔ کہاں ہے وہ؟ یہ میں تمھیں ضرور بتاؤں گا۔۔ "وہ کہتے کہتے

رکے۔

"کہاں؟؟ "وہ بے اختیار شدت سے بولے۔

"وہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں الزام نہیں۔۔جہاں محبت کے دیپ جلتے ہیں۔ بھلے ہی وہاں خاموشی سہی مگر ان پتھروں کی آوازوں سے بہت بہتر ہے جو اسے یہاں سہنے کو ملتے ہیں۔ "وہ سرد آہ بھرتے ہوئے گہرے دکھ سے بولے۔

"ابا جی۔۔۔ مطلب کیا ہے آپ کا؟؟ "ثریا فوراً بولی۔

"تم بہتر سمجھ رہی ہو بہو۔۔۔ "وہ اس سے بولے اور پھر عابد صاحب کی طرف دیکھ کر ان کی جھکی ہوئی نظروں کا تعاقب کرتے ہوئے بولے۔"کم از کم! عابد اپنے خون پر اعتبار ہونا چاہیئے تھا تمھیں۔۔۔ "وہ دکھ سے بولے اور وہاں سے چلے گئے۔۔ان کی ایک ایک بات عابد صاحب کے دل پر بجلی کی کڑک کی طرح جا کر لگی تھی۔ وہ مارے شرمندگی کے وہاں سے چلے گئے جبکہ ثریا تو بس منہ میں بڑبڑاتی ہی رہ گئی۔

"ثبوت سامنے ہے لیکن پھر بھی۔۔ اونہہ۔۔ حد ہے۔ حمایت ہمیشہ غلط کی ہی کریں گے۔۔"

****

فون پہ مسلسل ہونے والی بیل نے اسے بے زار کر دیا تھا۔ اس نے اپنا ہاتھ میز کی جانب بڑھایا اور فون اٹھایا۔

"ارے بھئی؟ اس وقت کون ہے؟؟" وہ نیم نیند کی حالت میں بولی۔

"مس انشراح۔۔ "

اسکی آواز کا سننا ہی تھا کہ اسکی پوری کی پوری آنکھیں کھُل گئیں۔ وہ فوراً سے سیدھی ہو کر بیٹھی۔

"شکیل صاحب۔۔ خیریت۔۔ اس وقت۔۔ "اس نے سامنے دیوار پہ لگی گھڑی کی طرف نگاہ ڈالی جس پہ رات کے دو بج رہے تھے۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
Explore, Dream and Read

"سوری۔۔۔مس انشراح۔۔ "وہ شرمندہ ہوا۔

"نو۔اِٹس اوکے۔۔"وہ آنکھیں مَلتے ہوئے ذرا ٹیک لگا کر بیٹھی۔"جی۔۔۔کہئیے۔۔۔کیا بات ہے؟ "

"مس انشراح۔۔۔کیا مسکان سے کوئی رابطہ ہے آپکا؟؟" وہ بے چینی سے بولا۔

"رابطہ؟؟نہیں۔۔ صبح جاؤں گی۔۔ "وہ اسے بتاتے ہوئے بولی۔"مگر ہوا کیا ہے؟ "وہ حیرت سے بولی۔

"فون پہ فون کر رہا ہوں۔۔ مگر نمبر بند جا رہا ہے اس کا۔اور یہاں ارمان اسکی ایک جھلک کی آس لگائے مر رہا ہے۔۔"

"وہاٹ؟؟ "وہ حیرانگی ذرا سیدھی اٹھ کر بیٹھی۔"سر کہاں ہیں؟؟"

"ہسپتال میں۔۔۔ تیز بخار میں مبتلا ہے۔۔بہت اثر لے لیا ہے اس نے۔۔ "وہ ہمدردی جتاتے ہوئے دکھ سے بولا۔ "اسکی حالت کسی صورت نارمل نہیں ہو پا رہی۔انشراح۔۔اگر ایسے ہی رہا تو۔۔مر جائے گا وہ۔۔"

"ایسا نہ کہیئے۔۔۔" اس نے گھبرا کر کہا۔

"کیا کروں؟اس کی حالت دیکھ کر رہا نہیں جا رہا مجھ سے۔۔۔اذیت میں ہے وہ۔۔۔ آپ پلیز۔۔ صبح ضرور جائیے گا۔۔۔پلیز۔۔وہ صرف مسکان کا نام لیے جا رہا ہے۔ہو سکے تو آپ ہماری ہیلپ کر دیں۔۔۔پلیز۔۔"

"اوکے۔اوکے شکیل صاحب۔۔۔ریلیکس۔۔۔ "وہ تسلی آمیز لہجے میں بولی تو اس نے فون رکھ دیا۔

وہ ایک عجیب سی کشمکش میں مبتلا ہوئی اور فکرمندی سے سب سوچنے لگی۔"یا اللہ! ان دونوں کے حق میں بہتر فیصلہ فرما دے۔۔"

اس نے اسکا نمبر نکالا اور ڈائل کیا مگر فون آپریٹر کی طرف سے "پاور آف" کی ایک لمبی چوڑی تقریر ہی اسے سنائی دی تھی۔

"مسکان۔۔۔یار۔۔۔کہاں ہو تم۔۔۔" وہ زیرِ لب خود سے بولی۔

****

"گڑیا؟؟ "دادا جان اسے چھت پر پرندوں کو باجرہ ڈالتے ہوئے اور ساتھ ساتھ سسکتا ہوا دیکھ کر آگے بڑھے۔"رو کیوں رہی ہو؟"

"دادا جان۔ "انکے پوچھنے پہ وہ زارو قطار رو پڑی۔"آپی کہاں چلی گئیں آخر؟؟میری آپی غلط نہیں ہو سکتی دادا جان۔ "اس نے پانی کا پیالہ پنجرے میں رکھا۔

"جانتا ہوں بیٹا۔۔۔جانتا ہوں۔۔۔حوصلہ کرو۔۔ "انہوں نے اسے گلے لگاتے ہوئے تسلی دی۔

"تو پھر۔۔۔آپ بابا کو کیوں نہیں سمجھاتے۔۔۔آپی کے بغیر کتنے اداس ہیں یہ سب بھی۔۔ "وہ پنجرے میں موجود پرندوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے،خود کو ضبط کرتے ہوئے بمشکل بولی۔" اور یہ دیکھیئے۔۔نیلی چڑیا کو۔۔کتنی اداس ہے یہ بھی۔۔۔"

"کاش!! تمھارا باپ بھی سمجھ جاتا یہ سب۔۔بیوی کے بھڑکانے میں نہ آتا۔۔ "وہ سرد آہ بھر کر آنکھوں میں آئے ہوئے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے بولے اور اس کا ماتھا چومنے لگے۔"تم پریشان نہ ہو بیٹی۔۔ "

"آپی آجائیں گی نا دادا جان۔۔۔" اس نے یقین کی غرض سے پوچھا۔

"ہاں! بہت جلد۔۔۔" انہوں نے تسلی آمیز لہجے میں کہا اور کچھ سوچنے لگے۔

****

اسکے گھر سے واپسی پہ وہ ہسپتال پہنچی۔ریسیپشن پہ اس نے ارمان کا نام بتایا اور اسکا روم نمبر جاننے کے بعد،کاریڈور کی طرف بڑھی۔

وہ کاریڈور میں موجود بنچ نما کرسیوں میں سے ایک کرسی پہ بیٹھا،کافی گم سم لگ رہا تھا۔جوں ہی اسکا

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

دھیان اس پہ پڑا تو وہ اپنی جگہ سے اٹھا۔" ہوا رابطہ اس سے۔۔ "اس نے پہلا سوال ہی اس سے یہی کیا۔

"نہیں۔ رابطہ تو نہیں ہوا۔ البتہ میں گئی تھی اسکی طرف۔۔ ابھی وہیں سے آ رہی ہوں۔۔ وہ گھر نہیں آئی کل سے۔۔ "وہ پریشانی سے اسے سب بتاتے ہوئے دکھ سے بولی۔

"کیا؟؟ "وہ حیرت سے بولا۔ "کیا کہہ رہی ہو؟؟ "اس نے آہستگی سے پوچھا۔

"اسکی امی۔۔۔ بہن۔۔۔ بابا۔۔۔ کسی کو تو پتہ ہو گا؟؟"

"نہیں پتہ کسی کو بھی۔۔ "وہ مایوسی سے بولی تو وہ خاموش ہو کر رہ گیا۔

"شکیل۔۔ "وہ کچھ دیر توقف کے بعد دوبارہ بولی۔ "سر کیسے ہیں اب؟؟؟ "وہ ہمدردی سے بولی۔

"بہتر ہے۔۔ لیکن نیند کا انجکشن ہی اس کے کرب کو ختم کئے ہوئے ہے اب تک۔ "وہ ذرا زور دے کر تلخ مسکراہٹ لئے بولا۔ چاہ کر بھی وہ کچھ بول نہ پائی۔ مگر کچھ دیر توقف کے بعد بولی۔

"شکیل! مجھے لگتا ہے یہ سب اس کے گھر والوں کو۔۔ میرا مطلب ہے کہ۔۔۔ یہ سب ان کو معلوم ہے۔ "وہ ذرا رُک رُک کر بولی۔

"کیا؟؟ کیا کہہ رہی ہو؟؟ "وہ چونک سا گیا۔ ایسے کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔ نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ تمھیں ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔۔ "وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولا۔

"اللہ کرے! لیکن اس کی امی کا رویہ بہت۔۔ بہت ہی عجیب تھا۔ وہ بہت ہی عجیب عجیب باتیں کر رہی تھی۔۔ "وہ تاسف سے بولی۔

"کیسی باتیں۔۔ "وہ گہری نظر سے اس کی طرف دیکھ کر بولا۔

"بہت ہی عجیب۔ "وہ عاجز آ کر بولی۔ "ہماری پیٹھ پیچھے کیا کچھ کرتی پھر رہی ہے؟ ہمیں کیسے پتہ ہو گا؟ ہمیں بتا کر کہاں، کہیں جاتی ہے؟ "اس نے انکی منہ زبانی، انہی کے انداز کی نقالی کرتے ہوئے، اسے چیدہ چیدہ بات بتائی۔

"خیر۔۔۔باقی سب کہاں ہیں؟ میرا مطلب ہے ان کی فیملی۔۔وغیرہ۔۔ "وہ خود کو ریلیکس کرتے ہوئے ارد گرد دیکھ کر موضوع بدلنے لگی۔

"باقی سب ابھی گئے ہیں گھر۔۔۔رات سے سب یہیں تھے۔۔۔ بمشکل گھر بھیجا ہے میں نے۔۔"

"اور حسن سر؟؟ "وہ سوالیہ بولی۔

"وہ کسی کام سے گئے ہیں۔۔ "وہ تھکن کا اظہار کرتے ہوئے بولا اور بیٹھ گیا۔

"سب ٹھیک ہو جائے گا شکیل۔۔"

"ہاں۔۔ ارمان کے لیئے زیادہ دکھ کی بات یہ ہے کہ اسکی وجہ سے مسکان کو دکھ پہنچا۔ ہوش میں آتے ہی صرف اسی کا نام لے رہا ہے۔بار بار یہی کہے جا رہا ہے کہ مجھے معاف کر دو مسکان۔۔"انشراح اسکی باتیں سن کر دل پسیج کر رہ گئی۔

"تم بے فکر رہو۔۔میں کچھ نہ کچھ کرتی ہوں۔۔۔"

اسکی طرف سے حرفِ تسلی سن کر وہ نیم انداز میں مسکرا دیا۔

****

وہ ڈائننگ ہال میں موجود دیوار پر لگے فوٹو فریم اور سینریز کو بغور دیکھ رہی تھی۔اسکی آنکھوں میں تمام آنسو جذب ہو کر رہ گئے تھے۔

"بی بی۔۔۔بی بی۔ "اس کے خاموش رہنے پر انہوں نے اسے بار بار بلایا۔

"آپ مجھے بلا رہے ہیں؟؟ "اس نے پلٹ کر حیرت سے پوچھا۔

"ہاں۔۔۔بیٹی۔۔۔اور تو کوئی ہے نہیں یہاں۔۔ "وہ ہولے سے ہنس دیے۔

"اممم۔لیکن بی بی کیوں؟؟بیٹی کیوں نہیں کہا جمال چاچا۔ "وہ انہیں بغور دیکھتے ہوئے بولی۔

جواباً وہ مسکراتے ہوئے خاموش ہو گئے۔

"چاچا۔۔۔ آپ بی بی تو میری امی کو کہتے تھے نا۔۔۔ میں تو بیٹی ہوں نا۔۔۔ "وہ زخمی انداز میں مسکرا دی۔

"ہاں۔۔ "وہ اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولے۔

"تو بس۔۔۔بی بی نہ کہیئے گا اب۔"

"ٹھیک ہے بیٹی۔۔ "انہوں نے اسکی ہاں میں ہاں ملائی۔"اچھا۔۔کھانا لگا دوں؟؟"

"نہیں۔۔ "وہ سنجیدگی سے بولی اور وہاں سے جانے ہی لگی تھی کہ انہوں نے اسے آواز دی۔

"بیٹی؟ مگر آپ نے رات سے کچھ نہیں کھایا۔۔جب سے آئی ہیں ایک نوالہ تک حلق سے نہیں اتارا آپ نے۔۔۔"وہ فکر مندی سے بولے۔

"دل نہیں چاہ رہا چچا۔۔"

"ایوں ای۔۔دل نہیں چاہ رہا تمھارا۔۔ "وہ ڈائننگ ہال میں داخل ہوتے ہی اسے ڈپٹ کر بولا۔"جائیں چچا۔۔۔کھانا لے کر آئیں۔۔آپ۔۔"

"جی سرمد بابا۔ "انہوں نے احتراماً کہا اور وہاں سے چلے گئے۔

"کیسی ہو؟؟ "

"کیسی ہو سکتی ہوں۔۔۔ "وہ دکھ سے بولی۔

"مسکان۔۔ "اس نے اسے غور دیکھا اور اس کی آنکھوں میں چھپے ہوئے درد کو محسوس کیا، جسے وہ دل پہ پتھر رکھے ضبط کر رہی تھی۔

"بیٹھو یہاں۔ "اس نے اسے ڈائننگ ہال میں موجود کرسی پہ بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"کیوں دے رہی ہو خود کو اذیت؟؟ یہ گھر تو خوشیوں والا ہے نا تمھارے لئے؟ پھر یہاں؟؟ "وہ گھر پر نظر ڈالتے ہوئے اس سے بولا اور ادھورا جملہ بولتے ہوئے رک سا گیا۔

"آپ یہ کیوں بھول جاتے ہیں۔۔۔ کہ یہیں سے تو غم کی ابتداء ہوئی تھی۔۔۔ ہنستے بستے گھر کو کسی کی نظر

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

لگ گئی۔۔۔ "وہ گہرے دکھ سے بولی۔

"مسکان۔ کسی کا ہماری زندگی سے جانا۔۔۔ اللہ کی مرضی سے ہوتا ہے۔۔۔ بھلا یہ سب ہمارے اختیار میں کب ہوتا ہے۔۔ "وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا۔

"جانتی ہوں۔۔۔ مگر میری امی کا اس دنیا سے جانا اللہ کی طرف سے نہیں تھا۔۔۔ "وہ دل کو سنبھالتے ہوئے دکھی انداز سے بولی۔

"کیا مطلب ؟؟ میں سمجھا نہیں۔۔۔ "وہ الجھ سا گیا۔

"میری امی کو مارا گیا تھا۔۔ "وہ بات کرتے کرتے بمشکل بولی اور رو دی۔ جمال چچا کھانے کی ٹرے لے کر آتے ہوئے اس کی بات سن کر پریشان سے ہو گئے۔۔۔ ان کا دل دہل کر رہ گیا تھا کہ اچانک اس کی بات سنتے سنتے سرمد کا دھیان جمال چچا پر پڑا۔

"آیئے چچا۔۔ "اس نے اسے اشارۃً آنسوؤں کو صاف کرنے کا بولا اور چچا کی طرف دیکھ کر مسکرا دیا۔

"بیٹی۔۔۔! کیا بات ہے ؟؟ "وہ ٹرے میز پر رکھتے ہوئے بولے۔

"کچھ نہیں ہوا اسے۔۔ "وہ بات کو بدلتے ہوئے ہولے سے ہنس دیا۔

"اچھا۔۔۔ اور کچھ چاہئے ہو تو بیل بجا دینا۔۔۔ میں حاضر ہو جاؤں گا۔۔۔ "وہ ایک نظر مسکان پر ڈالتے ہوئے، جو خود کو ضبط کر رہی تھی، دیکھنے لگے تو دوسری نظر سرمد پر ڈال کر مسکرا دیئے۔

"چلو۔۔۔ کھاؤ کھانا۔۔۔ "وہ حکمیہ انداز میں بولا۔

"سرمد بھائی۔۔۔ "وہ زچ ہوئی۔

"مسکان۔ جو بھی ہوتا ہے اللہ کے حکم سے ہوتا ہے سمجھی۔۔ خود ساختہ باتیں کیوں سوچ رہی ہو تم ؟؟" وہ چڑ کر بولا مگر وہ چپ ہی رہی۔" پلیز مسکان! اپنے اس وہم کو طویل مت ہونے دو۔ پلیز۔ کیئر اباؤٹ یور سیلف یار۔۔ "وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا اور ساتھ ہی ساتھ چاولوں سے بھرا چمچ اسکے منہ

میں ڈالا، جسے اس نے بمشکل ہی نگلا تھا۔

جمال چاچا پیچھے مڑ کر اس کی بات سنتے ہوئے صحن سے ہوتے ہوئے اپنے کوارٹر میں آ گئے۔

"مجھے بھوک نہیں۔۔۔ "وہ اس کی بات سنتے ہوئے چڑ کر بولی اور اس کا ہاتھ پیچھے کر دیا۔

"مسکان۔۔۔ پلیز۔۔۔ "اس نے اسے گھور کر دیکھا۔

"کیا پلیز۔۔۔ میں کوئی فضول بات نہیں کر رہی ہوں۔۔ "اس سے پہلے وہ وہاں سے اٹھ کر جاتی، اس نے اسکا ہاتھ پکڑا۔

"اچھا رُکو۔۔ بیٹھو۔۔۔ تھوڑا سا کھانا کھا لو۔۔۔ پر امس تمھاری ساری بات سنوں گا۔۔۔ "وہ دوبارہ اس کے منہ میں نوالہ ڈالتے ہوئے بولا۔ اب کی بار وہ اس کے ہاتھ سے کھانا کھانے لگی تھی لیکن ہر نوالہ بمشکل ہی وہ اپنے حلق سے نیچے اتار پا رہی تھی۔

****

"ارمان۔۔ "اسے نیم بے ہوشی کی حالت میں دیکھ کر شکیل اسے پکارنے لگا۔ "ارمان۔۔" وہ آگے بڑھا۔

"مسکان۔۔۔ مسکان۔۔ "وہ آنکھیں موندے بار بار اسی کا نام لیئے جا رہا تھا۔

"ارمان۔۔۔ تم جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ۔۔ پلیز۔۔"

"مسکان۔۔۔ "اس نے سرد آہ بھری۔

"وہ صبح آئے گی ملنے تم سے۔۔۔ عید ہے نا صبح۔۔۔ "آخر اس نے جھوٹ کا سہارا لیا۔

"سچ۔۔ شکیل۔۔ "اس نے اپنی نیم آنکھیں کھول کر پوچھا۔

"ہاں۔۔ "وہ آگے بڑھتے ہوئے اپنی آنکھوں سے گرتے آنسوؤں کو ضبط کرتے ہوئے بولا اور تیزی سے باہر چلا گیا مگر وہاں موجود حیاء اور شاہ میر کو اسکی یہ بات حیران کر گئی تھی۔ دونوں نے ایک

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

دوسرے کو سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔

****

"یہاں سے میں نے۔۔۔وہاں پر رقیہ نانو کو کچھ دفن کرتے ہوئے دیکھا۔۔۔وہ اشارے سے چھت پر کھڑی سرمد کو بتا رہی تھی۔

"کیا؟؟ "وہ سوالیہ انداز میں بولا۔

"کچھ گوشت کے ٹکڑے۔۔۔اور ان کے خون آلودہ ہاتھ۔۔۔دیکھ کر میں بس حیران سی رہ گئی۔۔۔ " وہ ماضی کو ذہن میں لاتے ہوئے بولی۔

"مگر ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ تمھارا وہم ہو۔۔"

"نہیں۔۔۔میں چھوٹی ضرور تھی مگر میں یہ سب بھلے ہی سمجھتی نہ ہی تھی مگر جو دیکھ لوں وہ ذہن پر گہرا نقش چھوڑ جاتا ہے۔ "وہ مستقل مزاجی سے بولی۔

"کیا مطلب۔۔۔ "وہ الجھ سا گیا۔

"سرمد بھائی۔۔۔آپ ہی بتائیے۔۔۔۔مجھے کچن میں خون کے قطروں کا نشان ملنا۔۔۔ چھری کا خون آلودہ ہونا۔۔۔امی کا قبرستان جا کر کسی گوشت کے ٹکڑے کو دفن کرنا۔۔۔یہ سب کیا سمجھیں گے آپ۔۔۔ "وہ اسے پھر سے کشمکش میں ڈالتے ہوئے بولی۔

"مسکان۔۔۔چلو نیچے۔۔۔ٹھنڈ بہت ہے۔۔۔ "اس نے گویا موضوع بدلا۔

"آپ کو میری باتیں مذاق لگ رہی ہیں۔۔ "وہ اسکی سوچ کو بھانپتے ہوئے، ذرا دکھ سے بولی۔

"نہیں۔۔۔نہیں۔۔لیکن مسکان۔۔۔ایسا سب ہو سکتا ہے ہوا ہو۔۔مگر آنٹی جان کا قتل ہوا ہے۔۔یہ کیسے ثابت ہو سکتا ہے بھلا؟؟ "

"میں نے امی کی میت کے پاس بیٹھی ہوئی چند عورتوں کو یہ کہتے سنا تھا کہ۔۔۔ "وہ سرد آہ بھر کر رکی اور پھر بولی۔

"کہ بیچاری پر کالا علم کیا تھا کسی نے۔اسکی خوراک میں اسے نیند کی گولیاں دی گئیں۔۔اور بھی بہت کچھ ۔۔۔اور یہ بھی کہ یہ علم تو برحق ہوتا ہے۔"وہ ماضی کو یاد کرتے ہوئے بولی۔

"لیکن اب یہ سب۔۔ کس کے لیے؟؟ "وہ اس کی بات سن کر حیرت زدہ ہوا۔

"صباء کی ساس کے لیے۔۔"

"اوہ گاڈ! ۔۔۔آنٹی یہ سب آخر کیوں کر رہی ہیں۔۔کیوں؟؟ "وہ بوکھلا سا گیا۔

****

"جواد بیٹا۔۔۔ "حسن صاحب اسے ٹی وی لاؤنج سے گزرتے ہوئے دیکھ کر بولے۔

"جی۔۔۔انکل۔۔۔ "وہ رکا اور پلٹ کر بولا۔

"بیٹا۔۔۔اگر تم برا نہ مانو تو۔۔۔ "وہ ذرا رک رک کر بولے اور خاموش ہو گئے۔

"جی انکل کہیے۔۔۔برا کیوں مانوں گا بھلا۔۔ "وہ پیار سے بولا۔

"وہ۔۔۔آج ارمان ہسپتال سے ڈسچارج ہو کر آ رہا ہے۔۔۔"

"واؤ گڈ۔۔۔یہ تو بہت اچھی بات ہے۔۔۔ "اگرچہ یہ خبر اسکے لیئے اچھی خبر نہ تھی۔

"ہاں۔۔لیکن۔۔۔وہ شاید کچھ دنوں تک سب کام سنبھال نہ پائے۔۔تو اگر میرا مطلب بیٹا۔۔شاہ میر کو تو ابھی سمجھ نہیں ان کاموں کی۔۔تو اگر تم سب سنبھال لو اسکی جگہ پہ تو؟ صرف کچھ روز؟ "اس سے پہلے وہ بات مکمل کرتے وہ ان کی بات کو کاٹتے ہوئے بولا۔

"ارے انکل۔۔۔کیسی باتیں کرتے ہیں۔۔۔بیٹا بھی کہتے ہیں۔۔۔اور پرایا بھی سمجھتے ہیں۔ "وہ خفگی سے بولا۔

"نہیں بیٹا پرایا نہیں سمجھتا۔۔ "وہ شرمندہ ہوئے۔

"چلیں۔۔۔ کوئی بات نہیں۔۔۔ "وہ کھکھلا کر ہنسا۔ "آپ حکم کیجیئے۔۔ انکل۔ "بادل نخواستہ وہ مسکرایا۔

"کچھ دن ہی سہی۔۔۔ مگر ان دنوں میں ایسی کایا پلٹوں گا کہ یاد کروگے تم۔۔۔ "وہ حسد کی آگ میں جلتے ہوئے دل ہی دل میں بولا۔

"کیا سوچنے لگے۔۔"

"کچھ نہیں۔۔۔ "اس نے آنکھیں جھپکائیں اور اپنے خیالوں سے باہر آیا۔

"آؤ! بیٹھو۔۔ "انہوں نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود بھی بیٹھ گئے۔

"جی۔۔ "وہ ہولے سے مسکرا کر بیٹھ گیا۔

"بہت گہرا اثر لے لیا ہے ارمان نے۔۔ سوچتا ہوں۔۔ مسکان کو کہیں سے ڈھونڈ لاؤں۔۔"

"ارے انکل۔۔۔۔ "وہ یکدم چونکا تو حسن صاحب اسکو دیکھتے رہ گئے۔

"میرا مطلب ہے۔۔ "وہ خود کو کنٹرول کرتے ہوئے ہنس دیا۔ "میرا مطلب ہے کہ۔۔ کیا ضرورت ہے بھلا ڈھونڈنے کی۔۔۔ مجھے نہیں لگتا کہ اسے کوئی پیار ویار ہے ارمان سے۔۔ "انہوں نے حیران کن نگاہوں سے اسے دیکھا۔

"دیکھیئے نا۔۔ محبت میں ایسا تھوڑی نا ہوتا ہے۔۔ یہاں ارمان بیمار ہے۔۔ اور وہاں اسے کوئی پرواہی نہیں۔۔ "اس نے انکا بدلا بدلا تاثر دیکھا تو اس نے موضوع بدلنے کو ترجیح دی۔ "خیر چھوڑیئے۔۔ میں آپکے لیئے کافی بنا کر لاتا ہوں۔۔۔ "اس نے اتنا کہا اور انکے پاس سے اٹھ کر کچن میں چلا گیا۔ وہ تو چلا گیا مگر حسن صاحب کافی دیر تک اسکے کہے گئے کے زیرِ اثر رہے۔

✼✼✼✼✼✼✼✼✼✼✼✼

از قلم عظمٰی ضیاء

وہ سب لان میں بیٹھے پر سکون اور لطف اندوز ہو رہے تھے۔ سب عید کی تیاریوں میں مصروف تھے، مگر شاہ میر کے دل میں ایک عجیب سی ہلچل مچلنے لگی تھی۔ اس نے نگاہ اٹھا کر بالکنی کی جانب دیکھا، جہاں وہ بلیک کوٹ پہنے، اپنے دونوں ہاتھ جیب میں ڈالے وہاں ٹہل رہا تھا۔ معلوم ہوتا تھا کہ بڑی شدت سے کسی کے آنے کی آس لگائے ہوئے ہے۔ اس نے جوں ہی اسکے چہرے پہ پھیلی آسودہ سی مسکان دیکھی تو وہ مزید بے زار ہوا۔ گہری سانس بھرتے ہوئے اس نے اپنی آنکھیں بند کیں اور کرسی کی پشت کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔

"اوئے۔۔ ہوئے۔۔۔ خیر ہے شاہ میر؟ کس کے خیال میں گم ہو؟؟" وہ بکروں کو سجاتا ہوا، اسکی طرف دیکھ کر بولا۔

اسکے لہجے میں چھپی شرارت اسے مزید بے زار کر گئی تھی۔ "شکیل بھائی۔۔۔"

"ہاں۔۔ "وہ بکروں کو سجاتا ہوا دومنٹ کے لیے اس پر نظر ڈالتے ہوئے بولا۔

"مجھے کچھ ضروری بات کرنی ہے آپ سے۔۔۔ ذرا یہاں آئیں گے؟؟"

"ہاں۔۔۔ کہو۔۔۔ کیا بات ہے۔۔ "وہ ٹمٹماتی لائٹوں کو دیکھ کر آگے بڑھتے ہوئے بولا۔ "حیاء۔۔ یہاں سے تھوڑا اوپر کر دو نہیں۔۔۔ سیدھا منہ پہ آ کر لگتی ہیں۔۔۔" اس نے لائٹوں کو ذرا پیچھے کیا اور شاہ میر کے پاس آیا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔۔۔ لیکن ابھی کیا ضرورت ہے۔۔ جب کل اس وقت باربی کیو کریں گے، تب کر لیں گے نا۔۔" اس نے جان چھڑوانا چاہی۔

"افففف۔۔۔ ایک تو تم حیاء۔ کام چور ہو قسم سے۔۔ میں خود کر دیتا ہوں۔۔ خیر۔۔ تم کہو؟ شاہ میر؟ کیا بات ہے؟؟" وہ اس سے استفہامیہ انداز میں بولا۔

"یہ آپ کیوں ہر ایک کے ساتھ جھوٹ بول رہے ہیں؟؟ "وہ ذرا تیکھے لہجے میں بولا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"کیسا جھوٹ؟؟ "وہ سنجیدہ ہوا۔

"جب وہ صبح آ ہی نہیں رہیں تو کیوں جھوٹی تسلی دی آپ نے سب کو؟ بتائیے؟ "وہ اسکی گہری چپ کو محسوس کرتا ہوا بولا۔

"شاہ میر۔۔۔ریلیکس۔"

"کیسے ہو جاؤں ریلیکس۔۔۔۔یہ دیکھیے۔۔ "وہ زچ ہو کر بولا اور پھر اسے جیب میں سے کچھ نکال کر دکھاتے ہوئے بولا۔

"جانتے ہیں یہ کیا ہے؟؟ "اس نے سوال کیا۔ وہ چپ رہا تو اس نے خود ہی جواب دیا۔" گجرے ہیں یہ۔۔ اور آپ جانتے ہیں۔۔۔ یہ کس کے لیے منگوائے ہیں بھائی نے۔۔۔۔ "وہ سرد آہ بھرتے ہوئے سلگ کر بولا تو دو آنسو اسکی آنکھوں سے بہہ نکلے۔"شاہ میر۔۔۔شاہ میر۔۔۔بس کر دو۔۔۔ "

"کیسے بس کر دوں؟ دیکھیے ذرا انہیں۔۔" اس نے اسکی توجہ اسکی جانب کی، جو بالکنی میں گم سم اپنی ہی سوچ میں محو ٹہل رہا تھا۔ اب کے وہ سمجھ گیا کہ شاہ میر کیوں اتنا جذباتی ہو رہا ہے؟

دوسری طرف اسکا حال بھی اس جیسا ہی تھا۔ پورا پورا دن وہ اسے ہی سوچتی رہتی۔ اور رات میں اگر کبھی آنکھ لگ ہی جاتی تو اسے اپنے خواب میں دیکھ کر اٹھ بیٹھتی۔ آج کی رات بھی ایسا ہی ہوا تھا۔ وہ اچانک اٹھ بیٹھی۔

"ارمان۔۔ "اس نے کمرے کے چاروں اطراف میں نگاہ دوڑائی اور فوراً سائیڈ ٹیبل پر پڑے ہوئے لیمپ کو آن کیا۔

"یا اللہ۔ "سلگتے تپتے ذہن کے ساتھ وہ خود کو بمشکل ہی سنبھال پائی تھی۔"میں جتنی بھی کوشش کر لوں۔۔ پھر بھی کیوں یہ شخص مجھ سے میرے خیالوں سے میری زندگی سے دور نہیں ہوتا؟؟ میں بھول جانا چاہتی ہوں سب۔۔۔ سب بھول جانا چاہتی ہوں۔۔۔ "اس نے ہاتھوں سے اپنے بکھرے ہوئے

AESTHETICNOVELS.ONLINE
Explore, Dream and Read

بالوں کو سمیٹا اور پھر اپنے ارد گرد نظر دوڑاتے ہوئے اپنا بیگ جو دوسری سائیڈ پر رکھا تھا، وہ اٹھاتے ہی ، تیزی سے اس میں سے کچھ ڈھونڈنے لگی۔ اس نے موبائل نکالا اور اسے آن کیا۔

****

"مسکان۔۔۔ پلیز۔۔ فون آن کرو۔۔۔ پلیز۔ "شاہ میر کی بات سن کر وہ ہلکان ہو کر رہ گیا تھا تبھی وہ اسے بار بار فون کیے جا رہا تھا۔ دو دنوں سے اس کا نمبر مسلسل بند آ رہا تھا۔

رات کے تقریباً بارہ بج رہے تھے۔ ٹمٹماتی لائٹوں کی روشنی تلے شاہ میر اسکے سامنے بیٹھا، اسے موبائل کے ساتھ الجھتا ہوا بغور دیکھ رہا تھا۔

اس کے فون آن کرتے ہی اسکا موبائل بجا۔ بار بار ڈسکنیکٹ کرنے کے بعد اس نے ریسیو کیا۔

"ہیلو۔۔۔ مسکان۔۔ "شکیل جلدی سے بولا۔" دیکھو۔۔۔ فون بند نہ کرنا۔۔"

"جی کہیئے۔۔ "وہ کانپتی، لرزتی آواز کیساتھ بولی۔

"کہاں ہیں آپ؟؟"

"کیوں؟؟ "وہ کڑے سخت لہجے میں بولی۔

"مسکان۔۔۔ پلیز۔۔۔ واپس آ جاؤ۔۔ پلیز۔۔۔ تم جہاں کہیں بھی ہو۔۔۔ پلیز۔۔ "اس نے گویا منت کی۔

"کیوں؟؟ "اس نے لاپرواہی سے پوچھا۔

"کیوں سے کیا مطلب ہے آپکا؟؟ آپکی راہ دیکھ رہا ہے وہ۔۔ اور آپ ہیں کہ۔۔ "وہ اس سے فون پر بات کرتے ہوئے شاہ میر کی طرف دیکھنے لگا، جو لان میں اس کے سامنے کرسی پر بیٹھا تھا۔

"تو میں نے کب کہا تھا انہیں۔۔ کہ میری راہ دیکھیں۔۔ "وہ رک رک کر ایسے بولی جیسے دل پر پتھر رکھا ہو۔" آنے سے پہلے انہیں کہہ آئی تھی کہ اب سب ختم۔۔"

"تم ایسے ہو جاؤ گی۔۔۔ایسے کرو گی۔۔۔یہ سوچا نہیں تھا میں نے۔۔۔ "اسکا دل بھر آیا۔" آخر کیا ہی کیا ہے اس نے ؟؟ اسکی غلطی بس اتنی ہی ہے نا کہ سب کے سامنے اظہار کیا۔۔ تمھیں خود کے سامنے، خود کے بہت پاس کرنے کی کوشش کی۔ لیکن اب تم جو بھی کر رہی ہو نا۔۔وہ بہت غلط ہے۔۔ مر جائے گا وہ۔۔" وہ بھڑک کر بولا۔

"یہ اتنی سی بات ہے آپ کے لئے۔۔"وہ تلخ لہجے میں بولی۔

"سوری۔۔۔ایک عام انسان کے لئے تو ہو سکتی ہے مگر ایک بھائی کا اپنی بہن سے یوں کہنا زیب نہیں دیتا ۔"

اسکے طنز پہ وہ لاجواب ہو کر رہ گیا مگر تھوڑی ہمت باندھتے ہوئے بولا۔" وہ ہوش میں نہیں تھا مسکان۔۔۔ نہیں تو یہ بات تم بھی اچھے سے جانتی ہو کہ اسکے لیئے تمہارا مقام کیا ہے؟؟"

اب کے وہ طنزیہ مسکرائی۔"مقام؟؟" مسکراتے مسکراتے وہ رو دی۔

"کیا یہ مقام ہے انکے دل میں میرا؟ کہ میری اور اپنی غیر معمولی تصاویر انہوں نے میرے گھر بھجوائیں ۔اب بھی کہیے۔یہ بھی عام سی بات ہے؟ "وہ روتے ہوئے بولی۔

"کیا؟؟ تصاویر۔۔۔ نہیں۔۔۔ نہیں۔۔ تمھیں کوئی غلط فہمی ہو رہی ہے۔۔ایسا کیسے ہو سکتا۔۔ "وہ ہکلایا۔

"میرا اعتبار یقین ہی نہیں بلکہ مجھے ہی ختم کر دیا ہے انہوں نے۔۔ آپ پوچھ سکتے ہیں ان سے۔۔۔اگر مجھ پہ یقین نہیں۔۔رہی بات مرنے کی۔۔۔تو کوئی کسی کے لئے نہیں مرتا۔۔۔اگر مر سکتا تو یقین جانیئے سب سے پہلے میں موت کو گلے لگا لیتی۔۔"اس نے انتہائی کرب سے کہا اور فون رکھتے ہوئے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore. Dream and Read

ابھی حد یہیں ختم نہیں ہوئی تھی کہ اسکے فون پہ بیپ ہوئی۔ ایک نامعلوم نمبر سے اسے پارٹی والے دن کی ویڈیو بھیجی گئی۔ جسے دیکھ کر اسکا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔

"اگر اب بھی تمہیں سمجھ نہیں آرہا تو مجھے مجبوراً اس ویڈیو کو وائرل کرنا ہو گا۔۔" ویڈیو کے ساتھ ہی ایک دھمکی آمیز میسج تھا۔

"تو کیا یہ سب ؟؟؟" وہ حواس باختہ ہو کر رہ گئی۔

اس نے آؤ دیکھا نہ تاؤ فوراً سے اسے کال ملائی۔ اسکا نمبر ڈائل کرتے کرتے اسکے ہاتھ کانپ رہے تھے۔

"سرمد بھائی۔۔۔ پلیز آجائیے۔۔۔ پ لیز۔۔" وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔

"ہوا کیا ہے ؟" وہ شاپنگ کر کے اپنے فلیٹ میں ابھی آیا ہی تھا۔

"کہاں ہیں آپ ؟؟ پلیز۔۔" وہ منت کرتے ہوئے بولی۔

"تم ٹھیک تو ہو ؟؟؟ کیا ہوا ہے مسکان ؟؟" اس نے فون کو کان کے ساتھ لگایا اور اپنے روم کا لاک کھولا۔

"بس آپ آجائیں۔۔ پلیز۔۔۔"

"اوکے اوکے۔۔" اس نے تیزی سے فون رکھا اور ہاتھ میں موجود چیزوں کو بیڈ پر پھینکتے ہی تیزی سے باہر آنکلا۔ گاڑی لی اور اسکی حویلی کی طرف نکل گیا۔

****

"کیا ہوا شکیل بھائی ؟؟" اسے حیران دیکھتے ہوئے، وہ حد درجہ تعجب سے بولا۔

"کچھ نہیں شاہ میر۔۔" وہ فون کو جیب میں رکھتے ہوئے فوراً لان میں سے ہوتا ہوا ٹی وی لاؤنج تک پہنچا اور سیڑھیاں چڑھنے لگا۔

"شکیل بھائی۔۔۔ کچھ تو بتائیے۔۔" وہ اس کے پیچھے جانے لگا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore. Dream and Read

"شاہ میر۔ ویٹ اے منٹ۔ تم رُکو یہاں۔۔ میں آتا ہوں۔۔ " وہ سیڑھیاں چڑھتا ہوا بولا اور ارمان کے کمرے تک آیا۔

"آ گئے شاہ میر؟؟ " وہ خوش دلی سے لیپ ٹاپ کی اسکرین پر مسکان کی تصاویر دیکھتے ہوئے، اچانک دروازہ کھلنے پر مسکرایا۔

اسکی مسکراہٹ کے پیشِ نظر اسکا چہرہ غصے سے بھرا ہوا تھا۔

"شکیل؟ یہاں؟ گئے نہیں ابھی؟؟" اس نے گھڑی پہ نگاہ ڈال کر سوالیہ انداز میں کہا مگر اسکی طرف سے اسے، اسکی غصیلی نگاہوں کا سامنا تھا۔ "تم سے جواب لے کر ہی جاؤں گا۔۔۔ "

"کیا مطلب؟ کیسا جواب؟" اس نے اسکی ذو معنی بات کو سمجھنا چاہا۔

وہ لیپ ٹاپ کو سائیڈ پر رکھتے ہوئے صوفے پر سے اٹھ بیٹھا۔ "تمہاری اس سے بات ہوئی ہے؟؟"

جواباً وہ خاموش رہا۔ وہ سمجھ چکا تھا کہ اسکی، اس سے ضرور بات ہوئی ہو گی، تبھی وہ بولا۔ "شکیل؟؟ کب آ رہی ہے وہ؟؟"

"کبھی نہیں۔۔ " وہ تھوک نگلتے ہوئے ذرا نفی میں گردن ہلا کر بولا۔

"کیا مطلب کبھی نہیں؟ تم نے تو کہا تھا کہ؟ وہ؟؟ "اس نے اسے گہرے غور سے دیکھا۔

"ہاں۔۔۔ کہا تھا۔ "اس نے اسکی بات کاٹی۔ "مگر میں یہ نہیں جانتا تھا کہ تم نے۔۔" وہ ادھورے الفاظ کہتے ہوئے نظروں ہی نظروں میں اسے سب واضح کر گیا تھا۔ "میں نے تمہیں کہا بھی تھا کہ وہ میری بہن ہے۔۔ اسکے ساتھ کچھ بھی برا ہوا تو تمہیں مجھے جواب دینا ہو گا۔۔ سچ میں ارمان۔۔ مجھے ابھی بھی یقین نہیں آ رہا کہ تم ایسا کر سکتے ہو۔۔ "

"جھوٹ ہے سب۔۔ غلط ہے سب۔۔ "وہ آنکھوں میں گہری چمک لئے ہوئے بولا اور پھر صوفے پر بے سود ہو کر بیٹھ گیا۔ "میں نہیں جانتا ان تصاویر کو۔۔ نہیں جانتا کہ یہ گھٹیا حرکت کرنے والا آخر کون ہے؟

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

نہیں جانتا میں۔۔" وہ بارہا بولا۔

"ارمان۔۔۔ارمان۔۔ "وہ آگے بڑھتے ہوئے اسکا بازو پکڑ کر بولا۔

"وہ کیوں غلط سمجھتی ہے مجھے۔۔کیوں؟؟ "وہ لیپ ٹاپ پر موجود اسکی تصاویر کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"چھوڑو مجھے۔۔ "وہ اپنا بازو اس سے چھڑواتے ہوئے بولا۔

"تم بھی غلط سمجھتے ہو۔۔تم بھی۔۔ "وہ دکھ سے بولا۔

"ارمان۔۔۔میری بات سنو۔۔ "اسکی طبعیت بگڑنے لگی تو وہ ذرا سہم گیا۔

"میں نے ایسا ویسا کچھ نہیں کیا کہ تمہیں جواب دہ ہوں۔پلیز۔۔جاؤ یہاں سے۔۔جاؤ۔۔"اس نے چڑ کر اسے جانے کا کہا۔

اس نے قدرے دکھ سے اسے دیکھا اور پھر اسکی حالت کے پیشِ نظر وہاں سے آناًفاناً غائب ہو گیا۔

کمرے کے باہر کھڑا شاہ میر ان دونوں میں ہونے والی سرسری سی گفتگو سن کر ساری کہانی سمجھ گیا تھا۔

جوں ہی شکیل کمرے سے باہر آیا تو وہ اداس چہرہ لیئے اسے دیکھنے لگا۔

"شکیل بھائی۔۔معاملہ اتنا گھمبیر تھا۔۔آپ نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا؟ آخر وہ تصاویر لینے والا ہے کون؟ اسکا تو میں پتہ لگا کر ہی رہوں گا۔۔۔"

دونوں سیڑھیوں سے نیچے اترتے ہوئے،لاؤنج میں آکر بیٹھے۔اسکی آواز جوں ہی اسکے کانوں میں پڑی تو اسکے کان کھڑے ہوگئے۔وہ باورچی خانے میں جاتے جاتے رُکا۔

"مت آؤ اب تم میرے راستے۔۔مت آؤ۔۔" وہ اپنے دانت پیستے ہوئے بولا۔

"جواد بھائی؟ آپ؟" کمرے کے دروازے کے باہر کھڑا اسے دیکھ کر شاہ میر نے پوچھا۔

"ہاں۔۔۔وہ اسد کے لیئے دودھ لینے جارہا ہوں فیڈر میں۔۔۔" اس نے اپنے ہاتھ میں موجود فیڈر اسے دکھایا تو وہ خاموش ہو کر رہ گیا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

وہ فوراً سے باورچی خانے میں آیا اور اپنی قمیص کی جیب سے موبائل نکالتے ہوئے کسی کو میسج کرنے کے بعد فون دوبارہ اپنی جیب میں ڈال کر مسکرا دیا۔ اس نے دودھ کی بوتل فریج میں سے نکالی اور مُنے کے لیئے دودھ گرم کرنے کے بعد فیڈر میں ڈالتے ہوئے مسکرایا۔

"جواد کی پلاننگ تم لوگوں سے ایک نمبر آگے کی ہے۔۔ تم لوگوں سے ایک قدم آگے سوچتا ہوں میں۔۔ چاہ کر بھی پتہ نہیں لگا سکو گے اب۔۔۔" اس نے خود کلامی کی اور پر اسرار انداز میں مزید مسکرایا۔

****

کچھ دیر میں ہی وہ اسکے کمرے کے باہر تھا۔ اس نے دستک دی تو اس نے فوراً دروازہ کھولا اور اس سے لپٹ گئی۔

"مسکان؟؟ آر یو اوکے؟؟ کیا ہوا؟؟" وہ تذبذب کا شکار ہوا۔ اس نے اسے خود سے الگ کیا اور اسکے ماتھے تک آئے بکھرے بالوں کو اپنے ہاتھوں سے پیچھے کیا۔ وہ زارو قطار روتے ہوئے برابر کانپ رہی تھی۔

"ہوا کیا ہے؟ کچھ بتاؤ گی؟؟؟" اس نے اسے بیڈ پہ بیٹھایا اور خود کرسی لے کر اسکے سامنے آموجود ہوا۔

"کیا پریشانی ہے آخر؟ کچھ تو بتاؤ؟؟"

"سرمد بھائی۔۔۔ سرمد بھائی۔۔ وہ۔۔۔" وہ کپکپاتے ہونٹوں سے بولی۔

وہ اسکی بات کے مکمل ہونے کے انتظار میں اسکے چہرے کی جانب نگاہ ٹکائے ہوئے بیٹھا تھا۔

"اگر اب بھی تمہیں سمجھ نہیں آرہا تو مجھے مجبوراً اس ویڈیو کو وائرل کرنا ہوگا۔۔" اس سے پہلے وہ کچھ بولتی، اسکا دھمکی آمیز میسج اسکی نظروں کے سامنے آیا۔ وہ خوف سے کانپ کر رہ گئی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"مسکان؟ کیا ہوا ہے؟ اب تم مجھے پریشان کر رہی ہو۔۔" اس نے اسکے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیا اور پریشانی سے بولا۔

"سرمد بھائی۔۔ میں انہیں بھولنا چاہتی ہوں۔۔ میں نہیں چاہتی کہ میں انہیں اپنے خوابوں میں بھی دیکھوں۔۔ لیکن کیا کروں میں؟" وہ بلک بلک کر رو رہی تھی۔

اسکی حالت دیکھ کر وہ ایک لمحے کے لیئے، اس سے پیچھے کو ہٹا۔ اسکی جو حالت تھی، اسکا درد وہ اچھے سے سمجھ سکتا تھا۔ آخر وہ خود بھی تو اسی کیفیت سے گزر رہا تھا۔

****

"کیوں الجھ کر رہ گیا ہوں۔

کیا میرا عشق پہ زور نہیں۔"

کئی راتیں کئی دن اس نے کھوکھلے ذہن اور کھوکھلے پن سے گزار دیں۔۔۔ دن و رات اس نے بس سوچتے، کبھی روتے تو کبھی دعامیں گزار دیئے۔ "وہ کہتی تھی دعا سے سب ملتا ہے۔۔۔ مگر کیا واقعی؟؟"

رات کے ساڑھے تین بج چکے تھے۔ وہ سوچتے سوچتے اپنے گناہ تلاش کرنے لگا۔ "دعا اگر سب کو سب دیتی ہے تو پھر میں مایوس کیوں ہوں؟ "یہ اسکے ضمیر کی آواز تھی۔

کئی راتوں کے بعد اس نے آج کی رات میں امید کی راہ تلاش کی۔۔ ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کہ اسے فجر کی اذان سنائی دی۔

"الصلوۃ خیر من النوم۔" یہ الفاظ اسے سکون دینے لگے تھے۔ اک عرصے کے بعد اس نے نمازِ فجر ادا کی۔ جبکہ اکثر وہ اس وقت دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو کر سو رہا ہوتا تھا۔

دوسری طرف اسکا حال بھی کچھ ایسا ہی تھا۔ پچھلی عید سے اسکی بے پناہ یادیں جڑی تھیں، مگر اس بار اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے عید آئی ہی نہیں۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

****

"کیسی ہو بھئی۔۔ "سر مدلان میں داخل ہوتے ہوئے بولا۔

"ہاں۔۔۔ٹھیک ہوں۔۔ "وہ پھولوں کی کیاریوں کو بغور دیکھتے ہوئے بولی۔

"اممم۔۔ تمھیں واپس نہیں جانا؟؟ "اس نے اسے بغور دیکھا۔

"کہاں۔۔ "اس نے ایسے پوچھا جیسے جانتی ہی نہ ہو۔

"کراچی۔۔ "وہ ہولے سے مسکرایا۔

"نہیں۔۔ "اس نے ہولے سے کہا۔

"کیوں؟؟ "اس نے حد درجہ تعجب سے کہا۔

"جہاں زندگی تنگ ہونے لگے وہاں کا رخ نہ ہی کرنا بہتر ہے۔۔ "وہ تلخ مسکراہٹ لئے بولی۔"اور ویسے بھی ہجرت میں تو برکت ہے نا۔۔"

"جناب۔۔ آپکی اطلاع کے لیئے عرض ہے کہ۔۔ آپکی ہجرت شادی کے بعد ہو گی۔۔ ابھی کونسی ہجرت؟؟؟" وہ دبے دبے انداز میں مسکرایا۔

"ہنس لیں۔۔ کھل کر ہنس لیں۔۔ لیکن میرا ایک ہی فیصلہ ہے۔۔ میں اب کراچی نہیں جاؤں گی۔۔ " اسکی آواز بھرا سی گئی۔

اسکی ہٹ دھرمی دیکھ کر وہ عاجز آچکا تھا۔"لیکن مسکان۔۔ گڑیا روز پوچھتی ہے تمہارا۔۔ روزانہ فون کرتی ہے وہ۔۔"

"جانتی ہوں۔۔ "وہ ہولے سے مسکرائی اور پھر سنجیدہ ہو کر بولی۔"اک وہی ہے جسے میری پرواہے ۔۔۔ مگر میں کیسے جاؤں وہاں؟ "وہ گہرے درد سے بولی۔

"مگر۔۔ "وہ الجھی تو وہ چپ سا ہو گیا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"آپ سب جانتے ہیں۔۔۔پھر کیوں نہیں سمجھتے پلیز۔۔ "اسکی آواز کی لغزش کو بھانپتے ہوئے اس نے چپ رہنا ہی مناسب سمجھا۔

****

"اب سب میرے ہاتھ میں ہو گا۔۔۔بس آج کا دن۔۔۔دس کروڑ میرے بنک اکاؤنٹ میں۔۔"

"واؤ۔" وہ خوش دلی سے قہقہہ لگاتے ہوئے بولا۔ "آج کا دن! سب میرے اکاؤنٹ میں ہو گا۔۔۔ سب کا سب۔۔۔ "وہ کرسی پر بیٹھا اور کرسی کو گھماتے ہوئے فاتحانہ انداز میں مسکرا دیا۔ آج پہلی مرتبہ اسے اپنا آپ آزاد محسوس ہو رہا تھا۔ نہ کسی کے سائن کی پرواہ اور نہ ہی کسی کی اجازت کی پروا۔۔ مگر وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ یہ آزادی محض چند منٹوں کے لیئے ہی ہے۔ اسکے سہانے سپنے اسکی آمد سے کیسے ویران ہونگے، اس کا اسے اندازہ نہیں تھا۔ اور اندازہ ہوتا بھی کیسے؟ انسان جب اپنی ہی بنائی گئی سراب کی دنیا میں جکڑا ہو تو اسے اپنی دنیا ہی جنت محسوس ہوتی ہے۔

****

"کہاں جا رہے ہو؟؟ "ثناء رسا کو کھانا پیک کر کے دے رہی تھی۔ وہ لاونج میں سے گزرا تو اس نے اسے روکا۔

"آفس۔۔ "وہ ہاتھ میں اپنا بیگ پکڑے ہوئے تھا۔

"آفس۔۔ "وہ اسکے بدلے بدلے لہجے پر حیران ہوئی۔

"شاہ میر۔۔۔رسا کو ذرا ٹیوشن چھوڑ آؤ۔"

"جی۔۔ آ گیا۔۔۔ چلو۔۔ "وہ شرٹ ٹھیک کرتے ہوئے آگے بڑھا۔ جوں ہی اسکا دھیان ارمان پہ پڑا تو اس نے ثناء سے سوالیہ نگاہوں سے اشارۃً کچھ پوچھنا چاہا۔ جواباً اس نے کندھے اچکاتے ہوئے نفی میں سر

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

ہلایا کہ "اسے کچھ پتہ نہیں۔۔"

"آپ؟؟؟آپ کہاں؟؟ "

"آفس۔۔۔ "وہ سادہ لہجے میں بولا۔

"رئیلی۔۔۔ "اسکے چہرے پہ خوشی کے آثار نمایاں ہوئے۔

"اوہو۔۔۔ تمھیں اور آپی کو کیا ہو گیا ہے۔۔ "وہ دونوں پر گہری نظر ڈالتے ہوئے بولا۔"آفس پہلی مرتبہ تھوڑی نا جا رہا ہوں؟"

"نہیں کچھ نہیں۔۔ "اس نے شاہ میر کو آنکھیں دکھائیں۔"یہ بس ایسے ہی۔۔ چھوڑو تم۔۔ ہیوا ے نائس ڈے مائی برادر۔۔" وہ اسکے قریب آئی اور اسکے بالوں پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے مسکرا دی۔

"کیا میں ایسے ہی؟ ایک تو یہاں ہر کوئی پارٹی بدل لیتا ہے۔۔ قسم سے۔۔۔ ویسے بھائی۔۔ بال درست کر لیجیئے گا۔۔ آپی نے خراب کر دیئے ہیں۔۔" اس نے اسکے بالوں کی طرف دیکھا، جو ثناء کے ہاتھ پھیرنے سے خراب ہو گئے تھے۔

اس نے اپنے بالوں کو اپنی انگلیوں کی مدد سے درست کیا اور ثناء کی طرف دیکھ کر مسکرا دیا اور وہاں سے چل دیا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"واپسی پہ حیاء کو بھی لیتے آنا۔۔ سامعیہ کی طرف گئی ہے۔۔" اس سے پہلے وہ رسما کو ٹیوشن کے لیئے لے کر نکلتا ثناء کی طرف سے حکم صادر ہوا۔

"جی آپی۔۔۔ کیسے بھول سکتا ہوں اپنی ڈیوٹی؟ لیتا آؤں گا۔۔۔" اس نے برا سا منہ بنا کر کہا۔

" ایک تو تم ہمیشہ آوازار ہی رہتے ہو اس سے۔۔ بُری بات۔۔۔"

"اچھا۔۔۔لے آؤں گا نا۔۔۔" وہ تھک ہار کر بولا اور لان میں آیا۔اس نے رسما کو گاڑی میں بیٹھایا اور خود گاڑی کی دوسری سائیڈ پہ آموجود ہوا۔"مفت میں ملازم جو ملا ہوا ہوں نا میں اسے۔۔۔یا اللہ۔۔کب میری جان چھوٹے گی اس حیاء سے آخر؟؟" وہ منہ میں بڑبڑایا۔

"ماموں جانی؟کیا ہوا؟گاڑی چلائیں گے نہیں تو ہم ٹیوشن کیسے جائیں گے؟؟"

اسے اسٹئیرنگ پہ ہاتھ رکھا دیکھ کر رسما اپنی معصومانہ آواز میں بولتے ہوئے،ذرا مزاحیہ انداز میں مسکرائی۔اس نے اسکی طرف دیکھا اور پھر گاڑی کی چابی گھمائی۔"حیاء کی زیرِ نگرانی رہے گی تو ایسا ہی ہو گا۔۔۔"

****

وہ جوں ہی آفس میں داخل ہوا تو سبھی نے یکے بعد دیگرے اسے سلام کیا۔وہ فوراً سے اپنے آفس میں داخل ہوا۔

اسکے فون کی گھنٹی بجی،جسے اس نے پہلی بیل پہ ہی اٹھایا۔" تھینکس فار یور کنسرن۔۔میں آفس میں ہی ہوں۔۔۔بے فکر رہیے۔آج کوئی اپے منٹ نہیں ہو گی۔۔باقی کا سارا سسٹم میں خود دیکھتا ہوں۔۔"

اس نے انٹرکام پہ اکاؤنٹ آفس میں کال کرتے ہوئے،پچھلے ہفتے کی ہر سرگرمی کی تفصیلی فائل منگوائی۔

شکیل جوں ہی فائل لے کر اسکے آفس میں داخل ہوا تو اسے وہاں پا کر مسکرایا۔" تم۔۔۔یہاں۔۔مجھے لگا کہ انکل آئے ہیں۔۔ "اس نے فائل اسکے سامنے میز پہ رکھی۔

"اممم۔۔۔۔بیٹھو۔۔۔ "وہ ہولے سے مسکرا دیا اور پھر کچھ دیر توقف کے بعد بولا۔

"شکیل۔۔۔آج کوئی اپے منٹ نہیں ہو گی۔ساری اپے منٹ کینسل کر دو۔ "وہ حکمیہ بولتے ہوئے فائلز پر کچھ لکھ رہا تھا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore,Dream and Read

"کچھ ہوا ہے کیا؟؟" اس نے پریشانی سے استفسار کیا۔

"ہاں۔۔۔بنک سے کال آرہی تھی کہ کمپنی کے اکاؤنٹ سے آج کل کچھ زیادہ رقم ہی نکالی جارہی ہے۔۔ لیٹ می چیک اِٹ۔۔۔"

"مگر؟ ایسے کیسے ہو سکتا ہے؟؟ کل ہی تو میں نے سارا بیلنس کیا ہے۔۔ایسی کوئی انٹری تو نہیں ہوئی۔ جو ڈاؤٹ فُل ہو۔۔" وہ کہتے کہتے رُکا۔ "ایک منٹ۔۔۔جواد بھائی نے تین روز پہلے کچھ رقم نکلوائی تھی۔۔ کلوزنگ ٹائم تھا تب۔۔"

"تو؟؟؟ اسکی انٹری؟؟؟" اس نے فائل سے نگاہیں اوپر اٹھا کر دیکھا۔

"اس وقت مس شمع تھیں ڈیوٹی پہ۔۔میں پوچھتا ہوں ان سے۔۔۔" اس نے بناء دیر کیئے ہی وہاں سے جانا مناسب سمجھا۔

"نہیں۔۔رکو۔۔۔" اس نے اسے جانے سے منع کیا اور خود انٹر کام پہ مس شمع کو اپنے آفس میں آنے کا کہا۔

کچھ ہی دیر میں وہ اسکے آفس میں آموجود ہوئی۔ جب اس سے پوچھ گچھ کی گئی تو وہ گھبرا سی گئی۔

"دیکھیں۔۔ آپ گھبرایئے نہیں۔۔۔بھروسہ رکھیئے مجھ پہ۔۔۔یہاں کوئی لاکھوں کے نقصان کی بات ہوتی تو اور بات ہوتی۔۔ یہاں کڑوروں کی بات ہے مس شمع۔۔ پلیز جو سچ ہے وہ بتایئے۔۔۔" اس نے اسے خود پہ اعتماد دلایا تو اس نے آہستہ آہستہ سچ سے پردہ ہٹانا شروع کیا۔

"سر انہوں نے مجھے دھمکی دی تھی کہ میں اس کی انٹری نہ کروں۔۔ دھمکی دی ہوتی تو الگ بات ہوتی ۔۔ مگر انہوں نے مجھے۔۔ میرے شوہر اور بچے کو مارنے کی دھمکی دی تھی۔ وہ مجھے مار دیتا، مجھے پرواہ نہیں تھی۔۔ لیکن میں اپنے شوہر اور بچے سے بہت پیار کرتی ہوں۔۔ انہیں کیسے میں مرتا ہوا دیکھ سکتی تھی؟؟ میں نے بہت بار چاہا کہ میں آپ سے بات کروں۔۔ لیکن میری آپ سے بات نہیں ہو سکی۔۔

بنک مینجر کو بھی میں نے ہی لیٹر لکھا تھا کہ پانچ کروڑ کی رقم کا چیک فالس تھا۔" وہ انتہائی مجبوری اور لاچاری سے بولتی گئی اور وہ دونوں سنتے گئے۔ اسکے منہ سے نکلا ایک ایک سچ سن کر دونوں کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

میرا فون ٹریکنگ پہ ہے۔۔ اس میں ہونے والی ہر چھوٹی سی چھوٹی کال اور میسج ٹریک کیا جاتا ہے۔۔ پلیز آپ ہو سکے تو میرا نام نہ لیجیئے گا۔۔ پلیز۔۔۔ آپکو اللہ کا واسطہ۔۔۔ آپ چاہیں تو مجھے۔۔۔۔" وہ کچھ سوچتے ہوئے مزید بولی۔ "آپ مجھے جاب سے نکال دیں لیکن خدا کے لیئے۔۔ جواد سر کو یہ مت بتایئے گا کہ میں نے یہ سب آپکو بتایا۔۔" اسکی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو آگئے۔

"دیکھیں۔۔ مس شمع، آپ جھوٹ تو نہیں بول رہیں؟؟ ہو سکتا ہے کہ وہ رقم آپ نے۔۔۔" شکیل شکی نگاہوں سے اسے دیکھ کر بولا۔ "یا پھر۔۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس میں سے اس نے آپکو بھی کوئی حصہ دیا ہو؟؟"

اسکی بات پہ ارمان نے قدرے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا۔ اس نے اشارۃً اسے چپ رہنے کا کہا مگر شکیل نے اسے آنکھوں کے اشارے سے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کچھ بھی بولنے سے منع کیا۔

"ن۔ نن۔۔۔ نہیں۔۔ نہیں۔۔۔" وہ ذرا کانپتے ہوئے بولی۔ اس نے فوراً سے اپنا بیگ کھولا اور اسکے ہاتھ سے لکھا دستخط شدہ چیک اس کے سامنے میز پہ رکھا۔ "اگر ابھی بھی آپکو مجھ پہ یقین نہیں ہے تو آپ مجھے فائر کر سکتے ہیں۔۔" وہ پورے اعتماد سے بولی تو دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر ششدر رہ گئے۔

"انہوں نے پہلے تو مجھے کہا کہ آپ نے ہی اس رقم کا کہا ہے۔۔ میں نے جب آپ سے اس بات کی تصدیق کرنے کے لیئے کال کی تو وہ مجھے دھمکی دینے پہ اتر آئے۔"

"اچھا۔۔آپ جائیں۔۔۔" وہ اسے اور نہیں سن سکتا تھا، تبھی اس نے اسے وہاں سے جانے کے لیئے کہا۔

"پتہ لگاؤ۔۔اصل مسئلہ ہے کیا؟؟؟"

اس نے شکیل سے کہا جس پہ اس نے اثبات میں سر ہلا کر سچ پتہ کا لگانے کی ہامی بھری۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

از قلم عظمیٰ ضیاء

لا حاصل کوشش

"یہ پاور آف اٹارنی کا کیا مقصد ہے۔۔۔جان سکتا ہوں میں؟؟ "وہ گہری نظروں سے اسے دیکھنے لگا اور اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ کر استفسار کرنے لگا۔

"اس طرح گھوریں تو مت۔۔ "اس نے بچوں کی طرح رونی صورت بنا کر کہا۔

"ہاں۔۔۔تو اور کیا کروں؟؟ "وہ عاجز آ کر بولا۔"جو تمھارا جی چاہتا ہے۔۔۔تم وہی کرتی ہو۔۔۔ پچھلے ایک مہینے سے ایسا ہی ہے۔۔کسی کی پرواہ نہیں ہے تمھیں۔۔۔ "وہ جھنجھلایا۔

"بس کہ اور کچھ؟؟ "اس نے نم آنکھوں سے کہا۔

"لو۔۔۔اب تمھارا رونا دھونا شروع۔۔۔ "وہ چڑ کر بولا۔

"سرمد بھائی۔۔۔ "اس نے آنکھوں میں گہری چمک لئے کہا۔"آپ اتنا کچھ کہیں گے اور میں رو بھی نہیں سکتی؟؟ "

"نہیں۔۔۔ہرگز نہیں۔۔۔ تمھیں پتہ ہے کہ مجھے کتنی تکلیف ہوتی ہے تمھارے رونے سے اور تم ہو کہ ۔۔ "وہ ڈانٹ کر بولا۔

ایک لمحے کے لئے اس کے لبوں پر آئی مسکراہٹ غم میں بدل گئی مگر پھر وہ دھیما سا مسکرا دی۔

"کیا ہوا؟؟ "وہ اس کو بغور دیکھتے ہوئے بولا۔

"کچھ نہیں۔"

"بتاؤ گی بھی کہ نہیں؟؟"وہ ذرا رعب سے بولا۔

"سرمد بھائی۔ایک کوشش ہے۔محبت کو حاصل کرنے کی۔ "وہ زخمی انداز میں مسکرا دی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"محبت کو حاصل کرنے کی؟؟ "وہ الجھا۔

"ہاں! "اس نے سادہ سا جواب دیا۔

"مجھے وضاحت سے بتاؤ گی کیا؟؟ "وہ پھر سے الجھا۔

"سرمد بھائی۔۔۔میں نے جو کچھ بھی آپ کو بتایا تھا وہ میرا وہم نہیں تھا بلکہ وہ بات سو فیصد سچ تھی۔"

"کیا مطلب؟؟ "وہ سمجھنے کی کوشش کرتے ہوئے بولا۔

"جمال چچا سب جانتے ہیں۔۔۔رقیہ نانو نے کئی دفعہ ان سے مدد مانگی مگر انھوں نے انکار کر دیا تھا۔۔"

"مگر۔۔۔تمھیں یہ سب؟؟؟ کیا انھوں نے بتایا؟؟"

"نہیں جمال چچا اور چچی آپس میں باتیں کر رہے تھے۔۔میں نے انہیں باتیں کرتا ہوا سنا وہ چچی کو کہہ رہے تھے کہ اپنا منہ بند رکھنا۔۔جانتے ہیں۔۔جب اِن ہتھکنڈوں سے کچھ نہ ہوا تو انہوں نے امی کو کھانے میں نیند کی دوا ملا کر دینا شروع کر دی تھی۔۔" کہتے کہتے اسکی آواز کانپ اٹھی تھی۔

سرمد کا منہ کھُلا کا کھُلا رہ گیا۔

"اور یہ کہ۔۔ "وہ سرد آہ بھر کر مزید بولی۔"کہ مجھے پتہ نہ چلے کہ امی نے یہ سب حویلی کو ہتھیانے کے لئے کیا۔۔۔ "

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"اوہ۔۔۔گاڈ۔۔۔ "وہ سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔

"ہاں انہیں لگا کہ مجھ سے بآسانی وہ حویلی حاصل کر لیں گی۔۔مگر ایسا نہ ہو سکا تو انہوں نے حویلی کے کوارٹروں کو کرایہ کے لیئے دے کر معاوضہ وصول کرنا شروع کر دیا۔۔اور نام رکھ دیا میری پڑھائی کا۔۔ کہ میری پڑھائی کے لیئے انہوں نے وہ سب پیسے لگا دیئے۔۔جبکہ ایسا تو تھا ہی نہیں۔۔آپ بھی اچھے سے جانتے ہیں کہ گورنمنٹ اسکول کی فیس ہوتی ہی کتنی ہے؟ اور کالج، یونیورسٹی میں تو اسکالرشپ پہ

پڑھتی رہی ہوں میں۔۔اسکا زیادہ سے زیادہ دس فیصد حصہ ہی مجھ پہ خرچ کیا ہو گا۔۔ "اسکے منہ سے ساری تفصیل سن کر اسے اسکی بے وقوفی پہ ہنسی آئی۔

"ہنس کیوں رہے ہیں آپ؟؟ "وہ حیرانگی سے بولی۔

"وہ تو اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوئیں اور اب تم؟تم یہ حماقت کرنے جا رہی ہو۔۔یہ پاور آف اٹارنی ۔۔بے مقصد ہے یہ سب۔۔"وہ زچ ہو کر بولا۔ "سب ختم ہو جائے گا مسکان۔۔کچھ باقی نہیں رہے گا۔۔"

"کچھ باقی رہا ہی کب ہے؟؟ویسے بھی آپ شاید نہ سمجھ پائیں۔ "وہ تاسف سے بولی۔

"کیا نہیں سمجھوں گا؟؟بتاؤ؟؟ "اس نے سوالیہ انداز میں کہا۔" تمھیں لگتا ہے کہ ایسا کرنے سے۔۔ آنٹی تم سے محبت کریں گی؟؟نہیں بالکل بھی نہیں۔۔ "اس نے اپنے سوال کا اسے خود ہی جواب دیا۔

"اگر پیسوں سے محبت خریدی جا سکتی ہو تو ہر بازار میں ایک بورڈ ضرور لگا ہو" محبت برائے فروخت۔۔" وہ تلخ لہجے میں مسکرایا اور پھر سرد آہ بھر کر بولا۔"سو۔۔تم بے وقوفی مت کرو۔۔۔۔ ابھی بھی وقت ہے۔۔۔"

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

اسکی بات سن کر وہ زخمی انداز میں مسکرا دی تو وہ جھنجھلایا۔ "کچھ کہہ رہا ہوں میں۔۔میں ہی پاگل ہوں کیا؟جو تمہیں فضول میں سمجھاتا ہوں۔۔یہ جانتے ہوئے بھی کہ تم پہ میری کسی بھی بات کا اثر نہیں ہو گا۔۔ "وہ پورے وثوق سے بولا۔

"ہاں۔۔تو پھر بھی آپ سمجھانے سے گریز نہیں کرتے۔۔ "اس نے خود کو نارمل کیا اور کھکھلا کر ہنسی۔

"چائے بنا کر لاتی ہوں۔۔پی کر جائیے گا۔۔اور ہاں۔۔چچی نے سموسے بجھوائے تھے،وہ بھی لاتی ہوں۔۔ "اس نے اتنا کہا اور وہاں سے کچن میں آ گئی۔

"سموسے۔۔بس سموسے ہی کھانا باقی ہیں اب شاید۔۔ "وہ زچ ہو کر خود سے الجھا۔

****

"بہت بہت مبارک ہو شکیل بھائی آپ کو۔۔"حیاءاور شاہ میر اس سے کارڈ وصول کرتے ہوئے مسکرائے۔

"شکریہ بہت بہت۔ مگر آنا ضرور پلیز۔۔"

"اوہ! ہو۔۔۔یہ بھی بھلا کہنے کی بات ہے؟ آپکی شادی ہو اور ہم نہ آئیں۔۔ "دونوں کھلکھلا کر ہنسے۔

"ارے بھئی۔۔۔تم یہاں؟ "ثناء آئس کریم کے باؤل لے کر آتے ہوئے اسے دیکھ کر مسکرا دی۔ " کیسے یاد آئی ہماری؟؟"

"شادی ہے ان کی۔۔۔ "حیاء پرجوش ہو کر بولی۔

"واؤ۔دیٹس گریٹ ۔۔ چلو بھئی اسی خوشی میں منہ میٹھا کرو۔۔ "وہ باری باری سب کو آئس کریم دیتے ہوئے مسکرائی۔

"بتاؤ گے نہیں کہ کون ہے وہ خوش نصیب؟؟"

"خوش نصیب۔۔ "حیا شرارتی انداز میں بولی۔

"لگتا ہے کہ بھابھی جی نے غور سے نہیں دیکھا آپ کو۔۔۔ "شاہ میر ہنسا۔

"بس کرو اب تم دونوں۔۔۔ "ثناء نے ان دونوں کو ڈانٹا اور پھر شکیل کی طرف دیکھتے ہوئے بولی، جس کا چہرہ شرما شرما کر سرخ ہو رہا تھا۔

"کوئی بات نہیں۔ "وہ آئس کریم کا باؤل رکھتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں ذرا ارمان سے مل آؤں۔"

"ہاں۔۔جی۔۔۔جایئے۔۔۔ شکر ہے۔کچھ بہتر ہوا ہے ارمان۔۔ "ثناء مسکرائی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"اممم۔۔۔ہاں۔۔ "وہ ہولے سے مسکرا دیا اور خراماں خراماں سیڑھیاں چڑھتے ہوئے ارمان کے روم کی جانب بڑھا۔

"آپی۔۔۔کچھ بہتر نہیں ہوئے ارمان بھائی۔۔ آفس جانا کام کرنا اور بس یہ ان کے معمولات زندگی ہیں۔۔نہ ہنسی،نہ مسکراہٹ۔۔" حیاء تاسف سے بولی۔

"اور اگر ہنستے بھی ہیں تو ایسے لگتا ہے جیسے کوئی زبردستی ہنسا رہا ہو۔۔یا ہم پہ احسان کر رہے ہوں۔۔ "شاہ میر افسردہ ہوا۔

"تم دونوں دل چھوٹا مت کرو۔۔۔سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ "دونوں کو تسلی دیتے ہوئے اس نے باؤل کو میز پر رکھا اور جگ سے پانی گلاس میں انڈیل کر مسکرائی۔

****

"آپی۔۔۔اور کتنا دور رہیں گی ہم سے ؟؟ "وہ اس سے فون پہ بات کر رہی تھی۔

"گڑیا۔۔۔میں نہیں آسکتی اب۔۔ "وہ ٹیرس پر گھومتے ہوئے چاند ستاروں کے سامنے کھڑی انہیں دیکھ رہی تھی۔

"مگر کیوں؟؟آپی۔۔پلیز؟ "وہ التجائیہ بولی۔

"گڑیا۔۔میرے بس میں نہیں ہے یہ۔۔میں یہیں رہوں تو ہی بہتر ہے سب کے لیئے۔۔"وہ بمشکل بولتے ہوئے مزید بات کرنے سے قاصر رہی تو اس نے فون بند کر دیا۔

"یا اللہ ! میں کیا کروں ؟؟میں کہاں جاؤں ؟؟یہ گھر ! میری جنت ہے۔۔یہاں میری ماں کی خوشبو ہے ۔۔مگر وہاں کیا ہے ؟؟صرف الزام طعنے اور اذیت۔۔ "اسکی آنکھوں میں ڈوبے ہوئے دو موتی روانی کے ساتھ آنکھوں سے بہہ نکلے مگر اس نے مزید خود کو ضبط کرنے کی حتی المقدور کوشش کی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"مگر وہاں تمہارے بابا ہیں۔۔ "آخر اسکے ضمیر نے جیسے اسے یاد دلوایا۔ " ہاں وہ بابا۔۔ جنہیں مجھ پہ اعتبار ہی نہیں۔۔"

کچھ سوچتے سوچتے وہ رکی تھی۔ " نہیں۔۔مسکان۔۔ نہیں۔۔انہیں جو کچھ دکھایا گیا،وہ سب کوئی بھی غیرت مند باپ کہاں برداشت کر سکتا ہے؟ "

اسکے اور اسکے ضمیر کے مابین بات کا سلسلہ دروازے کی دستک سے ٹوٹا۔وہ فوراً ٹیرس سے کمرے میں آئی۔

"بیٹی۔"جمال چچا آگے بڑھتے ہوئے بولے۔

"جی۔۔۔ "اس نے تیزی سے آنکھوں کو رگڑ کر صاف کیا۔"جی کہیئے۔۔ "وہ ہولے سے مسکرادی۔

"وہ نیچے۔۔۔میرا مطلب ہے۔۔صاحب اور سر مد بیٹا آپکا انتظار کر رہے ہیں کب سے۔۔"

"صاحب؟؟"وہ حیران ہوئی۔"اور کون؟؟"

"عابد صاحب۔۔"

"بابا۔۔۔ "وہ ہولے سے بولی۔"بابا۔۔یہاں۔۔ "اس نے زیر لب خود سے سر گوشی کی۔

"وہ کافی دیر سے آپکا انتظار کر رہے ہیں۔"

"جی۔۔۔میں۔۔۔آتی۔۔ہوں۔۔۔ "وہ گہری سوچ میں محو ہوئی۔

****

اس نے ایک لحہ ارد گرد کمرے میں موجود ہر چیز کو دیکھا اور پھر ارمان کو دیکھا جو نماز ادا کر رہا تھا۔وہ یہ سب دیکھ کر یکدم حیران ہو کر رہ گیا۔کچھ لمحے کے لئے وہ ساکت ہو کر رہ گیا۔اسکے اندر کا بدلاؤ دیکھ کر وہ اپنی نظروں کو یقین دلانے لگا۔

"تم؟ آؤ۔ "اس نے سلام پھیرتے ہوئے فوراً اسکی طرف دیکھا اور جائے نماز تہہ لگاتے ہوئے مسکرایا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"کیسے ہو؟ "سر سے ٹوپی اتار کر سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر وہ اسکی جانب متوجہ ہوا۔

"میں ٹھیک ہوں ارمان۔۔اور تم۔۔ "وہ اسکے گلے لگ کر بولا۔

"میں بھی ٹھیک ہوں۔۔۔ "وہ ہولے سے ہنسا۔

"مجھے تو لگا تھا شکیل! شاید تم کبھی یہاں نہیں آؤ گے۔۔ "وہ سرد مزاجی سے بولا تو شکیل کا دل کٹ کر رہ گیا۔

"ایم سوری ارمان۔۔میرے کسی بھی رویے سے تمہیں دکھ پہنچا ہو تو۔۔ "

"نہیں کوئی بات نہیں۔۔ "وہ صاف دلی سے بولا۔

"امم۔۔۔بہت بدل گئے ہو تم۔۔ "اس نے آنکھ اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔

"وہ کیسے؟؟ "وہ صوفے پر بیٹھا تو شکیل بھی اسکے سامنے والے صوفے پہ براجمان ہوا۔

"یہ نماز۔۔۔دعا۔یہ سنجیدگی؟؟اور ہنستے بھی ایسے ہو جیسے کوئی احسان کر رہے ہو ہم پہ۔۔ "وہ اہم بات پہ آیا۔

"الحمدللہ! " اس نے سرد آہ بھری اور زخمی مسکراہٹ لئے اس کی بات کو بدلتے ہوئے بولا۔"خیر۔۔ شادی کر رہے ہو؟؟ "اس نے سوالیہ پوچھا۔

"ہاں۔۔۔مگر تمھیں کیسے پتہ؟ "وہ چونکا۔

"تم کیا سمجھتے ہو؟تم نہیں بتاؤ گے تو پتہ نہیں لگے گا مجھے۔ "وہ پوچھتے ہوئے ہنسا۔

"پھر بھی؟؟"

"انشراح سے پتہ چلا میرے دوست۔۔ یہ انویٹیشن کارڈ اس نے دیا ہے۔۔ "وہ میز پر رکھے کارڈ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مسکرایا۔"بٹ آئی واز سرپرائزڈ ٹو سی دیٹ نیوز۔کہاں گئیں شازیہ نازیہ ٹینا مینا وغیرہ۔۔ "وہ کھکھلا کر ہنسا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"تو آ گئے تم اپنی اوقات پہ ارمان۔۔۔ویسے اب تو یہ سب اپنے شوہروں کے پاس ہونگی۔تو میں نے سوچا کیوں نہ میں بھی اپنی بیوی کے پاس ہوں؟" وہ حسب معمول مذاحیہ انداز سے بولا۔

کافی عرصے کے بعد دونوں کھلکھلا کر ہنسے تھے۔ہنستے ہنستے وہ رکا اور اہم بات پہ آیا۔" شکیل! تم نے کسی کو بتایا تو نہیں جو آج مس شمع نے بتایا؟"

"نہیں۔۔نہیں۔۔مجھے لگتا ہے کہ انکل سے ڈسکس کرو۔۔وہ اس مسئلے کا کوئی نہ کوئی حل ضرور ڈھونڈ لیں گے۔" وہ مشورہ دیتے ہوئے بولا تو وہ اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کچھ سوچنے لگا۔

"خیر۔۔میں دیکھ لوں گا۔تم کہو؟کیسے ہوا یہ سب؟؟تم اور انشراح؟شادی؟؟" اس نے تجسس سے پوچھا کیونکہ انشراح نے تو کبھی اس سے سیدھے منہ سے بات ہی نہیں کی تھی۔

"محبت ہو گئی ہے اس سے۔۔سچے والی۔۔۔" وہ آنکھ مار کر بولا جس پہ ارمان ہنس دیا۔

"اور سب سے اہم بات۔۔میرے اظہار کرنے پہ اس نے میرے لیئے اسٹینڈ لیا۔تو بس اس کے پاپا سے ملاقات ہوئی۔انہیں میں اچھا لگا۔اب تمھیں کیا بتاتا یار؟آج ہی تو تم آفس آئے ہو۔۔اور اوپر سے وہ اکاؤنٹس کا مسئلہ الگ۔۔خیر۔۔" وہ تفصیلاً بولا۔

"اممم۔۔۔خوش نصیب ہو تم۔۔۔چار چار لڑکیوں سے محبت ہونے کے بعد ایک اور محبت۔۔۔واہ۔۔۔اور ایک ہم ہیں کہ۔۔"وہ ہنستے ہنستے رکا اور پھر ہولے سے مسکرا دیا۔

شکیل اسے بغور دیکھتا ہوا مسکرایا مگر اس کے آخری ادھورے الفاظ پر وہ لب بھینچ کر رہ گیا۔

"اس سے رابطہ نہیں ہوا؟؟؟" شکیل نے جیسے اسکی دھکتی رگ پہ ہاتھ رکھا۔اسکے ذکر پہ وہ بمشکل ہی سانس لے پایا تھا۔

"نہیں۔۔۔نمبر بند ہے۔۔۔"

"مگر۔۔۔۔۔" اس سے پہلے شکیل بولتا اس نے اسکی بات کاٹی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"تم یہی کہنا چاہتے ہو نا کہ مجھے اسکے گھر جانا چاہیئے؟؟؟اس کے بابا سے بات کرنی چاہیئے۔۔تو نہیں۔۔۔میں عزت سے اپناؤں گا اسے۔۔ہمارے بزرگ فیصلہ لیں گے۔۔لیکن اس کے لیئے ضروری ہے کہ اس سے ایک دفعہ بات ہو جائے۔۔" وہ بے ضبط بولتا چلا گیا جیسے وہ اپنا دکھ اس سے بانٹنے کے انتظار میں تھا۔

"اور اگر کبھی بات نہ ہوئی تو؟؟" اس نے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔

"ایسا کبھی نہیں ہو گا۔۔۔مجھے اپنے رب سے مانگی گئی ہر دعا پہ یقین ہے۔۔وہ جانتا ہے کہ میں غلط نہیں ہوں۔۔اور وہ یہ بھی جانتا ہے کہ ارمان نے مسکان کو اپنانے کے لیئے چاہا ہے۔۔بے آبرو کرنے کے لیئے نہیں۔۔۔" اس نے اپنے آنسوؤں کو آنکھوں کے کناروں سے فوراً رگڑ کر صاف کیا۔تاکہ وہ اسکے آنسو نہ دیکھ پائے۔

"اور نہ ہی کبھی غلط ارادہ تھا میرا اشکیل۔۔۔پتہ نہیں کیسے اتنا کچھ ہو گیا۔۔۔" وہ الجھ کر رہ گیا۔

"اچھا تم فکر نہیں کرو۔۔۔ میری مہندی پہ زوردار تھپڑ کی جگہ ڈائریکٹ تمہیں مکا رسید کروں گا۔۔ پھر اگلا نمبر شادی کا تمہارا ہی ہو گا۔۔۔" اس نے بات کو بدلا اور ہنس دیا، جس پہ ارمان بھی ہنس پڑا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

****

"مسکان۔۔۔میری بچی۔ "اس کے سامنے آتے ہی انہوں نے اسے پیار سے گلے لگایا اور اسکا ماتھا چومتے ہوئے مسکرا دیئے۔" بھئی سامان پیک کروا بھی کہ ابھی۔۔میں تمھیں لینے آیا ہوں۔۔"

"مگر بابا۔۔ "وہ چاہتے ہوئے بھی بول نہ پائی۔

"اگر مگر کچھ نہیں۔۔۔تم میرا امان ہو میری بچی۔میں جانتا ہوں تم مجھ سے خفا ہو مگر۔۔اتنا بھی خفامت

ہونا کہ میری جان ہی نکل جائے۔ "وہ گہرے جذبات سے بولتے ہوئے رودیئے۔

"ب ابا۔۔ "اس نے فوراً ان کے منہ پر ہاتھ رکھا۔ "ایسے تو مت کہیں پلیز۔۔"

"تواور کیا کہوں بیٹی؟ لاہور میں اگر تمہاری مرحوم ماں کی یادیں ہیں تو کراچی میں تمہارا زندہ باپ ہے ۔۔ جو شاید تمہاری جدائی مزید برداشت نہیں کر سکے گا۔۔ "انکی بات سن کر وہ پھوٹ پھوٹ کر رودی ۔

"نہیں بابا۔۔ میرے پیارے بابا۔۔ آپکی مسکان۔ آپ پہ قربان۔۔ "وہ انکے گلے جا لگی۔

"بس۔۔۔ پھر جلدی سے سامان پیک کرو۔ اور گھر واپس چلو۔۔ "انہوں نے اسکی بہتی ہوئی آنکھوں کو صاف کیا اور اسکا ماتھا چومتے ہوئے مسکرا دیئے۔

سرمد دونوں کو دیکھتے ہوئے خوشی سے مسکرا دیا۔ "اچھا بس کرو رونا دھونا۔۔ بس فلم ایکٹرس شبنم بننے کا موقع چاہیئے اسے۔۔" اس نے اسے چھیڑا تو اس نے اداسی سے منہ بنا کر اسے دیکھا۔

"اچھا بس بس۔۔ سامان پیک کروا پنا۔۔ ویسے انکل! زیادہ سامان نہیں ہے اسکا۔۔" وہ ان سے بولا۔ جبکہ وہ کھڑی اسکا منہ دیکھے جارہی تھی۔ "جاؤ بھی۔۔۔ کیا ہے؟" وہ وہاں سے گئی تو وہ مزید بولا۔ میں تب تک آپکو اپنے ہاتھ کی بنی چائے پلاتا ہوں۔۔۔" اس سے پہلے وہ وہاں سے جاتا، انہوں نے اسے پکارا۔

سرمد۔۔ بیٹے۔۔۔" وہ جاتے جاتے رُکا۔

"میری بیٹی کا مجھ سے بڑھ کر خیال رکھا ہے تم نے۔۔ کاش میں تمہارا احسان چکا پاؤں۔۔۔" وہ بے انتہاء عجز وانکساری سے بولے تو وہ انکے قریب آیا۔

"نہیں انکل۔۔ ایسا نہ کہیں۔۔ اور پلیز بیٹھ جائیں۔۔ میں بس دو منٹ میں آیا۔۔ "

"کیا تم اس سے شادی کر سکتے ہو؟؟" اس سے پہلے وہ کچن کی جانب بڑھتا، انکے پوچھے گئے سوال پہ وہ جاتے جاتے رُکا۔

انکی پیشکش سن کر اسکا منہ کُھلے کا کُھلا رہ گیا۔ مسکان جو اپنا سامان ایک بیگ میں لیئے لاؤنج کی جانب آ ہی رہی تھی کہ ان کی بات سن کر ششدر رہ گئی۔ وہ جہاں تھی، وہیں ساکت حالت میں کھڑی رہی۔

"انکل۔۔۔ یہ۔۔ آپ؟؟؟" اسکا سانس خشک ہو کر رہ گیا۔

"بیٹا۔۔ ایک باپ کو اپنی بیٹی کے لیئے، اسکے باپ سے بھی زیادہ، اس سے پیار کرنے والا مرد چاہیئے ہوتا ہے۔۔ وہ چاہتا ہے کہ اسکا شوہر اسکے باپ سے بھی زیادہ اسے پیار دے۔۔ اتنا پیار دے کہ اسے کبھی اپنے بابل کی یاد ہی نہ آئے۔" کہتے کہتے ان کی آواز بھِرا سی گئی۔ اسکا حال بھی ایسا ہی تھا۔ وہ بھلے ہی ان سے چند قدم فاصلے پہ تھی مگر ان کے اندر کا حال محسوس کر سکتی تھی۔

"انکل۔۔۔ بھلے ہی میں اسکا بہت خیال رکھتا ہوں۔۔ لیکن۔۔ ایک شخص ایسا بھی ہے، جسے آپ اچھے سے جانتے ہیں۔۔ وہ آپکی مسکان کے لیئے ہنستے ہنستے اپنی جان بھی قربان کر دے گا۔۔" وہ معنی خیز انداز میں خود کو ذرا سنبھالتے ہوئے بولا کیونکہ جو وہ کہہ رہا تھا وہ کہنا اسکے لیئے قطعاً آسان نہیں تھا۔

اسکا کہا ایک ایک لفظ انکے دل پہ گہرا نقش چھوڑ گیا تھا۔ وہ چاہ کر بھی کچھ بول نہ پائے۔ مسکان کا بھی ایسا ہی حال تھا۔

اسکے ویڈیو وائرل کرنے کے دھمکی آمیز پیغام سے ہی اسے سب واضح ہو گیا تھا کہ اس سب کے پیچھے آخر ہاتھ کس کا ہے؟ وہ جانتی تھی کہ سرمد کی کہی ایک ایک بات میں صداقت ہے۔ اک وہی اسکا مسیحا تھا، جو اسکے لیئے ہنستے ہنستے اپنا سب کچھ قربان کر سکتا ہے۔ مگر یہ کہاں کا دستور؟ "جو آپکے لیئے جان تک دے دے اور آپ اس سے اسکی جان ہی چھین لیں؟" اس نے دل میں خود سے سرگوشی کی۔

"ارمان۔۔ میرا آپ سے دور رہنا ہی آپکے لیئے بہتر ہے۔۔ شاید ہماری محبت کے مقدر میں ملنا تھا ہی

نہیں۔۔۔اور مقدر سے بھلا کون ٹکر لے سکتا ہے؟" اس نے اپنے آنسو صاف کیئے اور اپنا ہینڈ بیگ لیئے آگے بڑھی۔

"لیجیئے۔۔موصوف کی باتیں ختم نہیں ہو رہیں۔۔۔آپ یہاں ہیں ابھی تک؟ چائے کہاں ہے؟" اس نے میز کی جانب نگاہ دوڑاتے ہوئے ذرا مسکرا کر پوچھا۔

"بس۔۔لا رہا ہوں۔۔انکل آپ بیٹھیے۔۔" اس نے اشارۃً کہا اور آناًفاناً انکے سامنے سے اوجھل ہوا۔

"اور سناؤ؟ کیسی ہے میری بیٹی؟؟" وہ بیٹھے تو وہ انکے ساتھ آ کر بیٹھی اور انکے سینے سے لپٹ گئی۔

"آپ آ گئے ہیں۔۔تو اچھی ہوں۔۔اب خوش ہوں۔۔ "

دونوں کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو کافی دیر تک بہتے رہے، جب تک کہ وہ چائے بنا کر نہ لے آیا۔

****

میرے رات اور دن صرف تمھیں مانگنے میں ہی صرف ہوتے ہیں۔میری چاہت کا معیار شاید بہت کم ہے۔بہت کم۔کہ اپنی محبت کو ایک نظر دیکھنے کے لئے ہی ترس گیا ہوں میں۔۔

میں اب اور ہجر کے صدمے سہہ نہیں سکتا

وہ اب جہاں بھی ملا، میں ہاتھ جوڑ لوں گا۔۔۔

ہوا میں موجود خنکی سے اسے ٹھنڈ کا کافی حد تک احساس ہو رہا تھا۔آج اسے اسکی خوشبو اپنے چاروں اطراف میں محسوس ہو رہی تھی۔اسکے ساتھ بیتائے گئے ایک ایک پل نے اسے جھنجوڑ کر رکھ دیا تھا۔اسے اسکا وجود خود کے بہت قریب، قریب تر محسوس ہونے لگا کہ اچانک اسے وہ سب الزامات ستانے لگے، جن سے اسکی کردار کشی ہوئی تھی۔

"کاش۔۔۔تم کہیں سے میرے سامنے آ جاؤ۔۔کاش۔۔۔کاش۔۔کاش۔۔۔" کافی دیر تک اسکا دل کاش کاش کی تسبیح بناتا رہا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

اسے ہوا میں اسکی خوشبو آخر کیسے محسوس نہ ہوتی؟ آخر وہ سندھ کی سرزمین پہ قدم جو رکھ چکی تھی۔ محلے کی گلی میں قدم رکھتے ہی اس نے ایک گہری سانس لی۔

اس نے جوں ہی دروازے پہ دستک دی تو اندر سے کسی کا کوئی جواب نہ آیا۔ کوئی دوسری، تیسری مرتبہ دستک دی گئی تو گڑیا نے دروازہ کھولا۔

"آپی۔۔ آپ؟ " وہ ذرا سائیڈ پہ ہوئی اور اسے اندر آنے کے لیئے جگہ دی۔ "کس کے ساتھ آئی ہیں؟؟" ابھی اس کے الفاظ مکمل ہوئے ہی نہیں تھے کہ اس نے عابد صاحب کو گھر کے داخلی دروازے سے داخل ہوتے ہوئے دیکھا۔

"بابا۔۔۔ آپ۔ مجھے بتایا کیوں نہیں آپ نے کہ آپ آپی کو لینے۔۔"

"اوہ۔۔۔ ہو۔ " دادی اسے ٹوکتے ہوئے بولیں۔ "اندر تو آلینے دو دونوں کو۔۔۔ دروازے پر ہی سوال جواب۔۔ کیسی ہو میری بچی؟؟ "وہ اسکا ماتھا چوم کر بولیں۔

"جی۔۔۔ ٹھیک ہوں۔۔۔" انکی گیلی، تر آنکھیں اسے انکی اپنے لیئے فکر کا احساس دلا رہی تھیں۔

"آؤ۔۔۔ بیٹھو۔۔ آپی۔۔ "وہ خوش دلی سے بولی۔

اسکی آمد پر سب بے حد خوش تھے مگر ثریا کے سوا۔۔۔ وہ عجیب عجیب نظروں سے منہ بسورتے ہوئے اسے اپنے کمرے کی کھڑکی سے دیکھ رہی تھی۔

دن ڈھلے بھی وہ اپنے کمرے میں ہی رہی۔ اس نے اسکی کمی کو محسوس تو کیا لیکن گڑیا نے اسے اشارۃً خاموش رہنے کا ہی کہا۔ " چھوڑو آپی۔۔۔ امی تو بس ایسے ہی۔۔۔ ہو جائیں گی ٹھیک۔۔" کھانے کے دوران، اس نے اسکے کان میں سرگوشی کی تو وہ خاموش ہو گئی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore. Dream and Read

گڑیا نے پلیٹ میں تھوڑا سا کھانا نکالا اور کمرے میں اپنی ماں کو دے کر آئی، جو منہ بسورے کمرے میں خود کے ساتھ ہی الجھ رہی تھی۔ اس نے میز پہ کھانا رکھا اور اسکے غصے سے بچنے کی غرض سے، اسکے کمرے سے نکلنے کی کی۔

عابد صاحب جوں ہی کمرے میں آئے تو وہ ان پہ برس پڑی۔ "میں بتائے دے رہی ہوں آپکو۔ میری گڑیا کے رشتے میں آپکی لاڈلی کی وجہ سے کوئی مسئلہ پیش آیا تو مجھ سے کوئی برا نہیں ہو گا۔۔ سمجھے آپ۔۔ "وہ پلنگ پر بیٹھتے ہوئے بولی۔

"ثریا۔۔۔ "انہوں نے میز پر سے کتاب اٹھائی اور اسے کھولنے لگے۔ "آج ہی تو وہ آئی ہے خدا کا نام ہے۔۔۔ بس کر دو۔۔ "وہ خاصے اکتائے ہوئے تھے۔

"کیوں بس کر دوں؟؟ بدکردار ہے آپکی بیٹی۔۔ میری مانیئے تو ایک دو ہفتے میں کوئی رشتہ دیکھ کر اس کے ہاتھ پیلے کر دیں۔ "وہ کڑے لہجے سے بولی۔

"ثریا۔۔۔ بس کر دو۔۔ اس کے آگے ایک لفظ بھی مت کہنا۔ سمجھی! "انہوں نے غصے سے کتاب بند کی۔

" مجھے ہی سمجھانا۔۔۔ مگر مشکل لگتا ہے کہ مانے یہ نواب زادی کہیں اور شادی کے لئے۔"

"ثریا۔۔۔ "وہ غرائے۔ "وہ میری بیٹی ہے میری عزت کی بہت پرواہ ہے اسے۔۔ اب مزید میرا دماغ خراب مت کرو۔۔ "وہ تلخ لہجہ میں بولے، کتاب سائیڈ ٹیبل پہ رکھی اور کمبل اوڑھ کر منہ دوسری طرف کر کے لیٹ گئے اور وہ بس انہیں دیکھ کر منہ ہی منہ میں بڑبڑاتی رہ گئی۔

دوسری طرف وہ یہ سب گفتگو سن کر لرز کر رہ گئی تھی۔ ہاتھ میں پکڑا پانی کا گلاس اسکے ہاتھ میں جھولنے لگا تھا۔ وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ ایک بے بنیاد جرم کی سزا میں وہ خود کو کیسے گناہ گار سمجھ کر سزا برداشت

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

کرے؟ مگر ان دونوں میں ہونے والی گفتگو سے وہ اپنے دل میں بہت کچھ ٹھان چکی تھی۔

****

وہ پارک میں موجود بنچ پر بیٹھے حسن صاحب سے اپنا دکھ بانٹ رہے تھے۔"سیٹھ صاحب۔۔میں نہیں جانتا کہ ایسا کیوں کر رہی ہے ثریا؟"

"امم۔ مگر عابد۔ بہتر یہی ہے کہ کوئی اچھا سا رشتہ دیکھ کر مسکان کی شادی کر دو۔ "وہ چرند پرند کی آوازوں کو محسوس کرتے ہوئے بولے۔

"ہاں۔۔۔ایسا ہی سوچ رہا ہوں میں مگر سیٹھ صاحب۔اس لڑکے کی وجہ سے میری بیٹی کہیں کی نہیں رہی ۔۔میں کبھی معاف نہیں کروں گا اسے۔میری پھول جیسی بچی نے تو ہنسنا ہی چھوڑ دیا ہے۔بس گم سم اور کھوئی کھوئی سی رہتی ہے۔۔۔ "وہ آہ بھر کر بولے۔

"ام م م۔۔۔سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔بھروسہ رکھو۔ "وہ کچھ دیر رک کر بولے۔

"تو کیوں نہ اس شخص سے۔۔۔ جسکی وجہ سے سب ہوا۔۔۔اسی سے اگر تم۔۔ "وہ ان کی طرف دیکھ کر بولے مگر ان کے بدلتے ہوئے تاثرات دیکھ کر خاموش ہو گئے۔

"نہیں۔۔۔سیٹھ صاحب۔۔کیسی باتیں کرتے ہیں آپ؟ وہ ابھی اسے عزت نہیں دے سکا۔۔تو بعد میں کیا خاک عزت دے گا؟؟"وہ دکھ سے بولے۔

"ہو سکتا ہے کہ کوئی غلط فہمی ہو۔۔۔" وہ کچھ سوچتے ہوئے بولے۔

"غلط فہمی کیسے ہو سکتی ہے؟؟" انہوں نے سوال کیا تو وہ لاجواب ہو کر رہ گئے۔" میرا غم اک مرض کی طرح بڑھتا جا رہا ہے سیٹھ صاحب۔۔۔میرا دل کٹتا ہے اندر ہی اندر اسے دیکھ کر۔۔ "وہ سلگ کر بولے۔

انہوں نے انکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے انہیں تسلی دی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"بے فکر رہو عابد۔۔۔اگر تم کہو تو میں بھی چلوں آج تمھارے ساتھ۔۔۔اپنی بیٹی سے مل بھی لوں گا ۔۔۔ "انہوں نے کچھ سوچتے ہوئے خود ہی پیش کش کی۔

"ہاں۔۔۔کیوں نہیں۔۔بلکہ وہ تو آپ سے مل کر بہت خوش ہو گی۔۔اک عرصے سے آپکی منتظر ہیں میری دونوں بیٹیاں۔ "وہ بے تابی سے بولے۔

"اممم۔۔۔"وہ انکی بات سن کر کسی گہری سوچ میں مبتلا ہوئے۔"کہیں یہ مسکان۔۔" انہوں نے خود سے سرگوشی کی اور بنچ پر سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

****

"امی۔۔۔۔ "ڈرتے اور سہمتے قدموں کے ساتھ اس نے کچن میں قدم رکھا مگر ثریا اپنے کام میں مصروف ہی رہی۔

"امی۔۔۔لائیں۔۔۔میں کچھ ہیلپ کر دوں۔۔۔"اس نے اسکے ہاتھ سے چھری پکڑنے کے لئے ہاتھ آگے بڑھایا ہی تھا کہ وہ حقارت سے بولی۔"ارے۔۔۔بس۔۔۔بس۔۔۔بس۔۔۔رہنے دو۔۔۔ "

اسکا جارحانہ رویہ دیکھ کر وہ دُبک کر رہ گئی۔

دوسری طرف، گڑیا نے گلی کے باہر کھڑی گاڑی کو دیکھا، جس میں سے عابد صاحب اور ایک انجان آدمی اترتے ہوئے، گلی کی جانب آرہے تھے۔اس نے آنکھیں مَلتے ہوئے بغور دیکھا۔"ارے ہاں۔۔یہ تو بابا ہی ہیں۔۔مگر یہ ساتھ میں؟؟کون ہو گا؟؟" وہ زیرِلب خود سے بولی۔

جوں ہی دروازے پہ دستک ہوئی تو وہ فوراً سے سیڑھیاں اترتے ہوئے نیچے آئی اور دروازہ کھولا۔

"اسلام علیکم بابا۔۔۔اسلام علیکم۔۔۔" اس نے یکے بعد دیگرے دونوں کو سلام کیا۔

"یہ؟ گڑیا ہے؟؟؟" انہوں نے اسے دیکھتے ہی پہچان لیا تھا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"جی۔۔۔" وہ مسکرائے۔

گڑیا ابھی بھی حیرت سے منہ کھولے انہیں دیکھے جارہی تھی۔

"گڑیا؟ ڈرائنگ روم میں بٹھاؤ انہیں۔۔۔" انہوں نے ذرا زور دے کر کہا تو گڑیا نے اپنی آنکھیں جھپکائیں۔

"جی۔۔جی۔۔۔ آیئے۔۔۔" وہ دروازے سے ہٹی اور انہیں نہایت احترام سے ڈرائنگ روم میں بٹھایا۔

"آپ کو دیکھ کر یقین ہی نہیں آرہا کہ آپ یہاں آسکتے ہیں۔۔" وہ خاصی پرجوش تھی۔اسکی بات سن کر وہ مسکرا دیئے۔

"میں آپی کو بلا کر لاتی ہوں۔۔وہ تو سمجھیں آپکو دیکھ کر پاگل ہی ہو جائیں گی۔۔۔" اب کے عابد صاحب بھی مسکرا دیئے۔

وہ آناً فاناً انکی نظروں سے اوجھل ہوئی تو دونوں کھلکھلا کر ہنسے۔" یہ ایسی ہی ہے۔ہمارے گھر کی رونق ۔۔"

"عابد! یہ بیٹیاں ہی تو اصل رونق ہوتی ہیں گھر کی۔۔" دونوں باتیں کرنے میں مصروف ہوئے۔

"آپی۔۔۔آپ۔۔۔یہاں؟؟ "وہ تیزی سے کچن میں آئی۔"آج آپ سے کوئی ملنے آیا ہے " اس نے خاصے پرجوش طریقے سے اطلاع دی۔

"کون؟؟ "اس نے حیرت سے پوچھا۔

"آیئے تو میں بتاتی ہوں۔۔ "وہ اسے کھینچتے ہوئے کچن سے باہر لے آئی جبکہ ثریا بس ان کو دیکھ کر اپنے منہ میں بڑبڑانے لگی۔"اللہ کرے شادی ہو اسکی اور جائے یہ یہاں سے۔۔جان چھوٹے ہماری۔۔۔"

وہ اس سے خاصی بے زار تھی۔

"ہوا کیا ہے گڑیا؟ کون آیا ہے؟؟ "وہ حیرانگی سے سوالیہ بولی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"آپی۔۔۔ آپی۔۔۔ "وہ پر جوش ہوئی جبکہ وہ اسکے جواب کا انتظار کرتے ہوئے اسے گہری نظر سے دیکھ رہی تھی۔

"سیٹھ صاحب آئے ہیں ملنے۔۔ یہ بڑی گاڑی۔ سوٹ بوٹ۔۔۔ واہ کیا پر سنیلٹی ہے انکی تو۔۔ "اس نے اپنے ہاتھوں کی مدد سے سیٹھ صاحب کی شخصیت کا نقشہ کھینچا اور حد درجہ حیرت سے مسکرا دی۔

"کیا؟؟ "اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ واقعی ایسا ہو سکتا ہے۔"تمھیں غلط فہمی ہوئی ہو گی۔۔ وہ یہاں کیوں آئیں گے؟؟ " وہ ہولے سے ہنس دی اور اپنے کمرے کی طرف بڑھنے لگی۔

"آپی۔۔۔ رکو تو۔ "وہ اسکا راستہ روکتے ہوئے بولی۔

"میں خود مل کر آرہی ہوں ان سے۔ آپ جایئے ناڈرائنگ روم میں۔ میں بس چائے لے کر آرہی ہوں۔"اس نے اسے کہا اور کچن میں دوبارہ چلی گئی۔

"سیٹھ صاحب۔۔۔ یہاں بھلا کیوں؟؟ پاگل ہے یہ تو۔۔۔ "وہ خود سے باتیں کرتے ہوئے ڈرائینگ روم کی طرف بڑھی۔

اسکے سامنے کیا طوفان برپا ہونے والا تھا وہ اس سے ناآشنا تھی مگر اس شناسائی سے اسے کیا کچھ حاصل ہونے والا تھا وہ اس سے بھی بے خبر تھی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

****

"ابھی تک میرے اکاؤنٹ میں پیسے ٹرانسفر کیوں نہیں ہوئے؟ کل کا میں نے میسج دیا ہوا ہے؟؟ "وہ فون پر بھڑک کر کسی سے بات کر رہا تھا۔

دوسری طرف سے اسے مَنی ٹرانسفر کے آرڈر رُکنے کی اطلاع دی گئی۔

"کیا۔۔۔ ایسے کیسے ہو سکتا ہے؟ "اسکا دماغ سٹپٹا کر رہ گیا۔"تم کچھ بھی کرو۔۔ یہ رقم بھی پہلے کی طرح ٹرانسفر کرو۔۔۔ مگر پانچ کروڑ میرے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر ہوئے اسے ہر گز پتہ نہیں چلنا چاہئے۔ سمجھے

تم۔۔۔ "وہ بارعب آواز میں بولا۔ "اور تمھیں اسکی منہ مانگی قیمت ملے گی۔۔۔ سمجھے۔ "وہ اسے لالچ دیتے ہوئے فون رکھ کر خود کے ساتھ الجھا۔

"سکون نام کی تو چیز ہے ہی نہیں دونوں باپ بیٹے میں۔۔۔ نہ ہی سکون لیتے ہیں اور نہ ہی سکون لینے دیتے ہیں۔۔۔ "وہ ہاتھ ٹیبل پر مارتے ہوئے غصیلے انداز میں بڑبڑانے لگا۔

****

"آؤ بیٹا۔۔۔ پہچانو انہیں۔۔ تم کئی سالوں سے ان کا انتظار کر رہی تھی نا! " وہ ہنستے ہوئے اسے کمرے میں داخل ہوتا دیکھ کر کھڑے ہوئے۔ وہ انہیں دیکھ کر یکدم چونک سی گئی۔

"حسن سر۔۔۔ "اس نے زیرلب ان کا نام لیا اور وہیں کی وہیں بت بنی کھڑی رہ گئی۔

"ارے کیا ہوا؟ اندر آؤ۔۔۔ "وہ اسکے رکنے پر پریشانی سے ذرا نیم انداز میں مسکرادیے۔

"جی بابا۔ "اسے دیکھ کر شاید حسن صاحب بھی حیران تھے مگر اتنے نہیں جتنا وہ حیران تھی۔

"سیٹھ صاحب۔۔ یہ مسکان۔۔ "وہ ان کی طرف دیکھ کر مسکرائے۔

"کیا ہوا؟ سلام کرو سیٹھ صاحب کو۔۔ "انہوں نے اسے کہا۔ " اصل میں یہ حیران ہے کہ آج آپ آ گئے۔۔ "وہ ہنسے۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"اسلام علیکم۔۔۔ "اسکی زبان سے بمشکل ہی نکلا تھا۔

"وعلیکم السلام۔ "وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے اسکے سر پر ہاتھ پھیرا اور محبت سے اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"آپ۔۔۔ باتیں کریں۔ میں گڑیا کو دیکھتا ہوں۔۔ آئی نہیں ابھی تک چائے لے کر۔۔ "وہ دونوں سے کہتے ہوئے وہاں سے چلے گئے۔

اب دونوں کے درمیان ایک گہری خاموشی تھی اور وہ ان سے نظریں چراتے ہوئے بمشکل ان کے

سامنے کھڑی رہی۔

"کیسی ہو بیٹی ؟؟"

ان کی بات کا جواب دیے بغیر اس نے ان سے اپنے سوال کا جواب مانگنا زیادہ مناسب سمجھا۔ "آپ یہاں ؟؟اور آپ سیٹھ صاحب ؟ "وہ ہکلائی۔

"ہاں! کیوں مجھے یہاں نہیں ہونا چاہیے ؟؟"

اس نے دیوار پر لگے فوٹو فریم کو گہری نظر سے دیکھا جس پہ اسکے بابا کی تصویر تھی اور پھر ان سے بولی۔

"پتہ نہیں۔"

"مجھے آج عابد کی باتوں سے پکا یقین ہو گیا تھا کہ تم ہی میرے ارمان کی مسکان ہو۔ کئی بار مجھے شک ہوا مگر غلط فہمی سمجھ کر میں نے نظر انداز کر دیا۔ "

"غلط فہمی ہی ہے۔۔۔اور سوری میں نہیں جانتی کسی۔۔۔ارمان۔۔۔۔کو۔۔۔ "اس نے بمشکل یہ الفاظ آنکھوں میں گہری چمک لیے اپنی زبان سے ادا کیے اور اسکے بعد، انکے روکنے کے باوجود، وہاں سے تیزی سے نکل گئی۔

وہ باہر کھڑے یہ سب سن کر چونک سے گئے۔ جوں ہی وہ ڈرائنگ روم سے باہر نکلی تو وہ ذرا سائیڈ پہ ہو لیے۔ ان دونوں میں ہونے والی مختصر گفتگو نے عابد صاحب کو ایک عجیب سی کشمکش میں مبتلا کر دیا تھا۔

****

وہ کافی دیر تک آئینے کی طرف نظریں جمائے، خود کو بغور دیکھ رہی تھی۔ لا محدود سوچوں نے اسے اپنے گھیرے میں لے رکھا تھا۔

"آپی۔ کہاں گم ہیں ؟؟ "وہ کمرے میں آئی تو اسے دیکھ کر پریشان ہوئی۔

"کہیں نہیں۔۔ "اس نے آئینے پر سے خود کو دیکھتے ہوئے نظریں ہٹائیں۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
Explore. Dream and Read

"شیشہ ایسے کیوں دیکھ رہی ہو؟؟ "اس نے دراز میں سے نیل کٹر نکالا اور اپنے ناخن تراشنے لگی۔

"ایسے ہی۔۔۔ "وہ بالوں کو جوڑے کی شکل دیتے ہوئے بیڈ پر آموجود ہوئی۔

"آپی۔۔۔کتنے امیر ہیں ناسیٹھ صاحب۔۔۔ مگر ان کے جذبات آج بھی خالص ہیں۔۔کتنا پیار کرتے ہیں نا بیٹیوں سے۔ "

"ہاں!! لیکن کب لوگ بدل جائیں۔۔۔پتہ ہی نہیں چلتا۔۔ "اس نے خشک آنسوؤں کو آنکھوں میں لیے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ تو ہے۔۔ "اس نے منہ پھلا کر کہا۔"اور سناؤ میرے بغیر کیسے گزرے دن۔۔۔"

"دن گزر گئے بس ایسے ہی۔۔ جیسے کوئی ایک لمحہ چھو کر گزرا ہو۔۔۔ جیسے پلک جھپکتے ہی صدیاں بیت گئی ہوں۔۔کسی سے جدا ہونا بھلے ہی تکلیف دیتا ہے مگر انتظار کے کئی پل راحت میسر کرتے ہیں۔۔ "وہ سامنے دیوار پر نظریں ٹکائے ہوئے آہستگی سے بولی اور پھر مسکرا دی۔

"امم۔۔ آپی آپ تو بہت مشکل باتیں کرنے لگ گئی ہیں۔۔۔ "وہ اسکے مرجھائے ہوئے، چہرے پر نظر ڈالتے ہوئے بولی۔"وہ آپکی دوست۔ہاں۔ "وہ ذہن پر زور دے کر بولی۔"انشراح۔۔۔اسکی شادی ہے۔"

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"انشراح کی شادی؟؟ "وہ چونکی۔

"ہاں۔یہ دیکھیئے کارڈ۔۔ "وہ دراز میں سے کارڈ نکالتے ہوئے اسے دینے لگی۔

"اممم۔۔ شکیل بھائی سے۔۔ "وہ کارڈ کو بغور پڑھتے ہوئے حیرت زدہ ہوئی، جس پہ" انشراح ویڈز شکیل" لکھا ہوا تھا۔

اسکے ذہن میں اپنے اور انشراح کے مابین ہونے والی شرارتی گفتگو گھومی تو وہ نیم انداز میں مسکرا دی۔

"آخر سچ ہی ہوگئی وہ بات۔۔ تو انشراح کو شکیل بھائی سے محبت ہو ہی گئی۔۔ واہ۔۔۔ اور اب شادی۔۔۔"

اس نے خود کلامی کی۔

****

حسبِ معمول دونوں پارک میں سیر کے دوران دوبارہ ملے۔"تو ارمان آپکا بیٹا ہے۔۔"عابد صاحب کافی خاموشی کے بعد ان سے بولے۔

"ہاں۔۔"وہ نظریں جھکا کر بولے۔"مگر اس نے ہمیشہ خود کو ایسی باتوں سے دور رکھا ہے مگر مسکان کے ساتھ ؟؟ کیسے وہ؟؟ "انہوں نے وضاحت دینا چاہی۔ بلکہ سچ کہوں تو وہ بنی ہی میرے بیٹے کے لیئے ہے۔۔"

انکی بات سن کر انہوں نے ایک لمحے کے لیئے انہیں دیکھا اور پھر کچھ دیر توقف کے بعد بولے۔"لیکن سیٹھ صاحب میری بیٹی کی جو کردار کشی ہوئی۔۔۔وہ سب؟؟ "وہ خاصے دکھی تھے۔

"میں اور وہ چاہ کر بھی مداوا نہیں کر سکتے مگر۔۔ میرا مطلب ہے کہ اگر تم چاہو تو بہت کچھ ممکن ہو سکتا ہے ۔"انہوں نے رائے دی۔

"کیا؟؟ میں کچھ سمجھا نہیں۔۔۔"انکی بات کا مطلب بھلے ہی واضح تھا، مگر پھر بھی وہ ان کے منہ سے سننا چاہتے تھے کہ آخر وہ چاہتے کیا ہیں؟

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

****

"پاپا۔۔۔پاپا۔۔۔مگر پھر بھی۔۔ایک کروڑ دو کروڑ چلیں ۔ تین کروڑ سہی۔۔۔مگر یہ پانچ کروڑ۔۔ میری سمجھ سے باہر ہے۔۔۔آخر۔ "وہ عاجز آکر میز پر ہاتھ مارتے ہوئے بولا۔

"ریلیکس۔۔۔ "انہوں نے قدرے سکون سے کہا۔"اب یہ سب تو ہونا ہی تھا۔۔کس کس کو الزام دوں اب۔۔۔جواد کی زیر نگرانی سب کام تھے۔۔۔اب داماد ہے۔۔اس سے پوچھ بھی تو نہیں سکتا۔۔ "انکی مجبوری بجا تھی۔

"آپ کہنا کیا چاہتے ہیں؟؟؟میری وجہ سے ایسا ہوا ہے۔۔ "وہ خود سے اخذ کرتے ہوئے بولا۔

"ارمان۔۔تم غلط سمجھ رہے ہو۔۔۔ مگر اب خود سوچو۔۔۔ میں اس سے بھلا کیسے؟؟ "وہ الجھ کر رہ گئے۔

"پاپا۔۔پاپا۔۔پاپا۔۔پانچ روپے نہیں ہیں۔۔پانچ کروڑ ہیں۔۔اینی وے۔میں خود کر تا ہوں بات۔۔ "

وہ اپنا فیصلہ انہیں سناتے ہوئے لیپ ٹاپ اور میز پر رکھی فائلز کا بغور موازنہ کرنے میں مصروف ہوا۔

"رہنے دو چھوڑو۔۔۔کیوں بات کو بڑھانا۔۔"

"پاپا پلیز۔۔۔۔یہ کاروبار میں رشتے داری کا قائل نہیں میں۔۔اور آپ یہ بات اچھے سے جانتے ہیں۔۔۔ "اس نے دوٹوک بات کی تو وہ خاموش ہو کر رہ گئے۔

اس کے ذہن میں شکیل کی بات آئی۔" مجھے لگتا ہے کہ انکل سے ڈسکس کرو۔۔وہ اس مسئلے کا کوئی نہ کوئی حل ضرور ڈھونڈ لیں گے۔۔" اس نے چاہا کہ وہ انہیں مس شمع والی بات بتادے مگر چاہتے ہوئے بھی وہ انہیں کچھ بتا نہ سکا۔"آپی! آپ کی خاطر۔۔یہ حقیقت مجھے خود تک رکھنا ہو گی۔۔۔اللہ کرے، ویسا نہ ہو، جیسا میں سوچ رہا ہوں۔۔" وہ اپنے دل میں آئے بے شمار اندیشوں سے خوف زدہ ہو کر رہ گیا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

****

علی الصبح اس نے کبوتروں کو باجرہ ڈالا اور پانی کا پیالہ ان کے پنجرے میں رکھا اور پریشانی کے عالم میں خود سے سرگوشی کرنے میں محو ہوئی۔"اب تک تو بابا جان چکے ہوں گے سب۔۔۔"

پھر اس نے خود ہی اپنے خیالات کی نفی کی۔"نہیں۔۔۔نہیں۔۔۔میں بھی کیا سوچ رہی ہوں۔۔ "

"لیکن اگر ایسا ہو گیا تو۔۔۔ "سوچ سوچ کر اسکا دماغ بالکل ماؤف ہو چکا تھا۔خیر اس نے سینکڑوں سوچوں سے خود کو آزاد کیا جو اسے گھیرے ہوئے تھیں اور چھت پر سے نیچے آگئی۔

"کیسی ہو مسکان؟؟ "دادا جان شفقت سے بولے۔

"جی۔۔۔ٹھیک۔۔۔ "ابھی اسکے الفاظ منہ میں ہی تھے کہ ثریا آوارد ہوئی اور بناء سوچے سمجھے بولتی چلی گئی۔

"ٹھیک ہی ہو گی۔۔۔ظاہر سی بات ہے لاہور میں موج مستی تو اعلی درجے کی ہوتی ہے نا۔۔۔ "وہ قدرے ناگواری سے منہ بسورتے ہوئے بولی۔

اسکی باتوں میں بھرے زہر سے اس کے دل میں ایک درد اٹھا۔ٹھیک ایسے ہی جیسے کسی اپنے نے لاتعلقی سے اس پر پتھروں کی بارش کر دی ہو۔

"ثریا۔۔ "دادا جان تو اسکی بات سن کر غصہ سے ہاتھ دبا کر رہ گئے مگر دادی جان اپنی لاٹھی پکڑتے ہوئے کمرے سے باہر آکر غصہ سے بولیں۔

"صبح صبح۔۔۔اللہ نہ توبہ۔۔۔وہی والہانہ الفاظ۔۔کچھ تو خدا کا خوف کرو۔۔اس معصوم نے تمہارا کیا بیگاڑا ہے؟؟ "انہوں نے اسکی طرف اشارۃً نگاہ دوڑائی،جس نے اب چپ رہنے کی ٹھان لی تھی۔"آج آلے عابد۔۔۔کرتی ہوں اس سے دوٹوک بات۔۔۔کوئی اچھا سارشتہ دیکھے اور ہاتھ پیلے کردے اسکے۔۔ورنہ تم تو طعنے دے دے کر ہی مارڈالو گی اسے۔۔ "دادی لاٹھی کا سہارا لیتے ہوئے بمشکل ہی چارپائی پہ بیٹھیں۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

مسکان نے انکی بات سنی تو وہاں سے جانے لگی۔

"ہاتھ پیلے؟ "وہ تحقیری انداز میں بولیں۔"شکل نہیں دیکھی آپ نے اس کی۔میں سوتیلی سہی مگر ماں تو ہوں نا! ابھی تک اسی کے خیالوں میں کھوئی رہتی ہے۔کیا خاک شادی کرے گی یہ کسی اور سے؟اماں ۔۔۔اسی دن کے لیے ہی تو میں بولتی تھی سمجھاتی تھی۔۔۔مگر آپ لوگ ہیں کہ۔۔۔ "وہ غصہ سے غرائی۔

وہ کمرے میں جاتے جاتے ان ساری باتوں سے سلگ کر رہ گئی تھی۔اس سے ثریا کا زہر خند لہجہ اور حقیر باتیں برداشت نہیں ہو پا رہی تھیں مگر پھر بھی اسکے پاس ضبط کرنے کے سوا اور کوئی چارہ نہیں تھا۔

"یہ باہر کیا ہوا؟؟ "گڑیا بیگ میں کتابیں ترتیب سے رکھتے ہوئے کمرے میں داخل ہوتے ہی بولی۔

"کچھ نہیں۔۔ "وہ بمشکل خود کو پر سکون کرتے ہوئے بولی۔

"اممم۔۔۔آپی۔۔۔آج فری ہو جائیں گے ہم۔۔"وہ بیگ کو ایک سائیڈ پر رکھتے ہوئے بالوں کی چٹیا کرتے ہوئے بولی۔

"بہت ہلہ گلہ کریں گے آج۔۔ "وہ خوش ہوئی۔

"گڈ۔۔۔مگر پھر یہ کتابیں کیوں؟؟ "وہ بیگ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی۔

"آپی فارمیلٹی ہے ناں! سمجھا کریں۔۔ "وہ اسے آنکھ مار کر ذرا شرارتی انداز میں ہنس دی۔

"اچھا۔۔۔اچھا۔ "اسے خوش دیکھ کر وہ بھی کھلکھلائی۔

"یہ رکھو۔۔۔ "مسکان نے بیگ کے اندر سے پانچ سو روپے کا نوٹ نکال کر،اس کے ہاتھ میں تھمایا۔

"یہ۔۔۔نہیں آپی۔۔۔رہنے دیں۔۔ "اس نے تکلف سے کہا لیکن مسکان نے نوٹ بمشکل ہی اس کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے کہا۔"رکھو۔۔۔خوب انجوائے کرنا۔۔۔"تو وہ مسکرا دی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

****

"بہت بری ہو تم مسکان۔بہت بری۔صرف ایک ہفتہ ہے میری شادی میں اور تم ہو کہ کوئی پرواہ ہے ہی نہیں میری۔۔ "انشراح نے تقریباً جذباتی طور پر رونے کا ڈرامہ کیا اور وہ اس میں کامیاب بھی رہی۔ بھلے ہی وہ اس سے فون پہ بات کر رہی تھی لیکن معلوم ہوتا تھا کہ دونوں ایک دوسرے کے مقابل زیرِ نشست ہیں۔

"انشراح۔۔۔میری جان۔۔۔تم حکم تو کرو۔۔۔ "اس نے محبت سے کہا۔

"ہاں تو بس۔۔۔کل سنڈے ہے۔۔۔میں آ جاؤں گی۔مجھے ابھی برائیڈل ڈریس لینا ہے اور جیولری۔ پارلر میں بھی ابھی بکنگ کروانا باقی ہے۔۔ "وہ تیز تیز بولنے لگی اور ساتھ ساتھ آفس میں موجود کمپیوٹر پر کام کرنے لگی۔

"اوکے بابا اوکے۔۔۔ چلیں گے۔۔۔ہو جائے گا سب۔۔۔ "اس نے قدرے سکون سے اسے تسلی دی۔

"آج بہت کام ہے۔بس اب کے بعد نوکری بالکل بند۔اس لیے اپنا کام ختم کر رہی ہوں۔"

"نوکری بند کیوں؟؟ "اس نے سادہ لہجہ میں پوچھا۔

"شکیل کا حکم ہے یہ۔ "اس نے ہولے سے ذرا الجائی سے کہا۔

"او۔۔۔آئی سی۔واہ۔یہ شکیل بھائی اور تم دونوں میں اچانک اتنی انڈرسٹینڈنگ کہاں سے ہو گئی؟؟ " اس نے تعجب سے پوچھا۔اور پوچھتی بھی کیوں نا؟ آخر دونوں کا ٹام اینڈ جیری والا رشتہ جو تھا۔

"بس۔کیسے ہو گیا یہ سب۔۔کچھ اندازہ ہی نہ ہوا۔۔ "اس نے ایک لمبی گہری سانس لی اور بے پناہ خوشی سے مسکرا دی۔

وہ نہ چاہتے ہوئے بھی ارمان کے بارے میں دریافت کرنا چاہتی تھی مگر اسکی زبان اسکا ساتھ نہیں دے رہی تھی۔ تبھی اس نے بات کا رخ بدل کر اس سے پوچھا۔"اممم۔اور سناؤ کیسے ہیں سب؟"

"سب ٹھیک ہیں۔۔۔آفس میں بھی سب ٹھیک ہیں سوائے۔۔ "انشراح بات کرتے کرتے رک سی گئی۔

"سوائے۔ "اس نے بے چینی سے پوچھا۔

"کچھ نہیں۔اچھا۔۔۔فری ہو کر کال کرتی ہوں۔ "اس نے بات کو بدلتے ہوئے مصروف ہونے کا بہانہ بڑی صفائی سے گڑھا جس پہ وہ پریشان ہو کر رہ گئی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
Explore, Dream and Read

دوسری طرف سے وہ تو فون رکھ چکی تھی مگر اسکا موبائل ابھی بھی اسکے کان کے ساتھ لگا ہوا تھا۔ "سب ٹھیک ہیں سوائے؟ سب ٹھیک ہیں سوائے؟؟" وہ کافی دیر تک سوچتی رہی۔

"جانتی ہوں۔۔ تم کیا پوچھنا چاہتی تھی۔۔ لیکن۔۔ میں کیوں بتاؤں بھلا؟ خود پوچھو ان سے۔۔" اس نے اس کو تصور میں لاتے ہوئے خود کلامی کی اور نیم انداز میں مسکرا دی۔

****

"گڑیا۔۔۔ وعدہ کرو تم کبھی میرا ساتھ نہیں چھوڑو گی پلیز۔۔۔" یہ کاشف تھا جو کیفے میں بیٹھے گڑیا کا ہاتھ تھامے بول رہا تھا۔

"ہاں! کاشف۔۔۔ پکا وعدہ۔۔۔ بھلا کوئی اپنی جان کا ساتھ چھوڑ سکتا ہے؟" گڑیا نے محبت بڑی نگاہوں سے اسے دیکھا۔

"اممم۔۔۔ بس کچھ مہینے اور۔۔۔ بس کچھ مہینے پھر تم اور میں ایک ہوں گے۔۔۔" وہ حسین پلوں کو محسوس کرتے ہوئے بولا۔

"ہاں۔۔۔ ان شاء اللہ۔۔۔" گڑیا نے میز پر رکھے شربت کے گلاس کو منہ لگایا اور اسے بغور دیکھتے ہوئے مسکرا دی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"اور بتاؤ؟ گھر میں سب کیسے ہیں؟" اس نے بے حد اپنائیت سے پوچھا۔

"سب ٹھیک ہیں۔۔ لیکن امی کو نجانے کیا ہو گیا ہے آج کل؟ مسکان آپی کو تو اپنی نظروں کے سامنے ایک لمحے کے لیئے بھی وہ برداشت نہیں کر سکتیں۔۔ سمجھ نہیں آتا کہ کیا ہو رہا ہے؟" وہ اداس لہجے میں بولی تو اس نے اسکے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر اسے تسلی دی۔

"سب ٹھیک ہو جائے گا گڑیا۔۔ کیا کوئی ایسی صورت نہیں نکل سکتی کہ ارمان سر سے بات کی جا سکے؟ وہ رشتہ بجھوا دیں؟؟ آخر محبت کرتے ہیں وہ آپی سے۔۔۔" اس نے مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

"انکے رشتہ بجھوانے سے کیا ہوتا ہے کاشف؟ آپی تو انکا ذکر تک برداشت نہیں کرتیں۔۔۔ان سے شادی خاک کریں گی؟" وہ سر پکڑے رہ گئی۔

"اف ہو۔۔یہی تو سوچ ہے تم لوگوں کی۔۔۔ضروری نہیں کہ ہمیں جن کا ذکر تک سننا برداشت نہ ہو ،ان سے ہمیں نفرت ہی ہو؟ ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ ہم دنیا والوں سے خوف زدہ ہوں؟ اور تم دیکھ لینا، جب آپی کی ان سے شادی ہو جائے گی۔۔پھر دیکھنا۔۔چوبیس گھنٹے۔۔ارمان! ارمان! ارمان! ہی ہو گا ان کی زبان پہ۔۔۔" وہ ذرا اڈرامائی انداز میں بولا تو وہ نیم انداز میں مسکرا دی۔

****

عشاء کی نماز کے بعد اس نے گھر کی چار دیواری کو دیکھا اور کچھ پڑھ کر پورے گھر پر پھونکنے لگی۔ صحن میں بکھرے ہوئے پتوں کو، جو درخت سے گر گئے تھے، انہیں بغور دیکھنے لگی۔ سر پہ اوڑھا سفید دوپٹہ اس نے کندھوں تک پھیلایا اور پھر خراماں خراماں قدم بڑھاتے ہوئے صحن سے کچن کی طرف بڑھی۔

"کیا کر رہی ہو؟؟" اسے پیاز کاٹتے ہوئے دیکھ کر وہ بولی۔

"آپی۔۔۔پیاز کاٹ رہی ہوں۔" اس نے بھیگی آنکھوں کو اٹھاتے ہوئے کہا جیسے اسے کہہ رہی ہو کہ ظاہر سی بات ہے پیاز ہاتھ میں ہیں تو اسے ہی کاٹوں گی نا۔

"لاؤ۔میں کاٹ دوں۔۔۔" اس نے چھری اس کے ہاتھ سے پکڑی۔

"آپی۔کیا ہے؟؟ آپ جائیے ناں۔۔" اس نے رونی صورت بنا کر کہا۔

"کیوں بھئی؟؟ کیوں جاؤں؟؟ دیکھو ذرا آنکھوں کا حال۔جاؤ جا کے منہ دھو کر آؤ۔۔" اس نے ترس کھا کر کہا اور پھر حکمیہ انداز میں بولی۔

"اچھا۔۔" وہ نہ چاہتے ہوئے بھی وہاں سے چلی گئی۔

صحن میں لگے بیسن کا نل کھول کر اس نے اپنی آنکھوں پہ پانی کی چھینٹے مارے۔کچھ بہتر محسوس ہوا تو وہ دوبارہ کچن میں آئی۔

"تم پھر آ گئیں ؟سب تیار ہے۔۔سلاد بھی بنالیا ہے میں نے۔۔" اس نے کاٹی ہوئی پیاز کو اچھے سے دھویا اور سلاد کی پلیٹ میں نکالا۔

"آپی! آپ تو بڑی سگھڑ نہیں ہوتی جارہیں دن بہ دن۔۔۔" وہ کھسیانی ہنسی ہنس دی۔

اسکی بات پہ وہ نیم انداز میں مسکرائی اور کچن سے باہر آئی۔

"کھانا تیار ہے گڑیا؟؟" اس نے اسکی بجائے، گڑیا سے پوچھا، جو اسکے پیچھے پیچھے کچن سے باہر آرہی تھی۔

"جی امی۔۔سب تیار ہے۔۔سلاد آپی نے بنالیا ہے۔۔" اس نے اسکی طرف اسکی توجہ دلانا چاہی مگر اسے تو جیسے اس سے اللہ واسطے کا بیر تھا۔

اس نے زہر آلود نگاہوں سے اسے گھورا تو وہ اپنے کمرے میں آ گئی۔

وہ بھی اسکے پیچھے پیچھے کمرے میں آئی۔"آپی۔۔" وہ اسکے قریب آکر بیٹھی، جہاں بیڈ پہ وہ منہ پھلائے اداسی سے بیٹھی تھی۔"آپی۔۔آپ کیوں اداس ہیں؟کچھ ہوا ہے؟" وہ اسکے چہرے کی بیقراری اور بے چینی دیکھ کر تناؤ کا شکار ہوئی۔

اسکی بات سن کر وہ تلخ لہجے میں مسکرائی۔" ابھی کچھ اور ہونا بھی باقی ہے گڑیا؟؟" اسکی آنکھوں کے کنارے بھیگ چکے تھے۔

اسی اثناء میں انہیں انکی آواز سنائی دی۔"مسکان۔۔۔ "وہ کمرے کے باہر کھڑے تھے۔

"جی۔۔ "وہ گڑیا کے ساتھ باتوں میں مصروف تھی مگر ان کے پکارنے پر فوراً باہر آکر بولی۔"جی بابا جان۔۔ "وہ سہم کر بولی کیونکہ اسکے دل میں کئی خدشات جنم لے رہے تھے۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

دوسری طرف گڑیا کو اس بات پہ خاصی تشویش ہوئی کہ بابا نے اسے باہر کیوں بلوایا ہے؟ وہ اس سے کمرے کے اندر آ کر بات بھی تو کر سکتے تھے۔

"ادھر آؤ۔۔۔مجھے ذرا تم سے کچھ بات کرنی ہے۔۔ "انہوں نے گہرے تاثر سے کہا جیسے واقعی ہی بات بہت خاص ہو اور خاص تھی بھی، تبھی تو مسکان کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا تھا۔

"جی بابا جان۔۔ "وہ گردن کو ذرا خم دے کر نظریں جھکائے، ان کے کمرے میں انکے ساتھ آئی۔ ثریا وہاں موجود نہ تھی۔ انہوں نے سنجیدگی سے اس سے کہا۔ "بیٹھو۔۔ "

"نہیں بابا۔۔۔ٹھیک ہوں۔۔ کہیئے کیا بات ہے۔۔ "اسکا گلا خشک اور سانس تقریباً بند ہونے کو تھا۔

"مسکان۔۔ "انہوں نے اسے گہری نظر سے دیکھا اور پھر اسے اپنے اور حسن صاحب کے دوران ہونے والی گفتگو سے آگاہ کیا۔

وہ کمرے کی جانب آ رہی تھی، تبھی ان دونوں کی باتیں سن کر اسکا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا، مگر وہ پھر بھی کان لگائے سب سن رہی تھی۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ اسکے ہاتھ میں موجود چائے ٹھنڈی ہو رہی ہے۔

"اب تم کیا چاہتی ہو؟؟ "انہوں نے جیسے حتمی فیصلے کا اختیار اسکے ہاتھ میں ہی دے دیا تھا۔

"بابا۔۔۔ "وہ کانپتے ہونٹوں سے بولی۔ "بابا جان۔۔۔ "وہ اسکے جواب کے انتظار میں تھے۔

"کیا واقعی آپ میری رائے کو اہمیت دیں گے؟؟"

"ہاں میری بیٹی۔۔ تمہاری زندگی کا اتنا اہم فیصلہ۔۔ تم پہ میں تھوپ کیسے سکتا ہوں؟ حکم الٰہی بھی ہوتا، تب بھی میں تم سے پوچھتا کہ مسکان کیا ارمان کے باپ کو ہاں کر دوں؟ جیسے پیغمبر ﷺ نے کیا تھا۔۔"

"بابا۔۔ جو شخص ابھی سے میری عزت رکھ نہیں پایا۔ مجھے اذیت دی۔ مجھے استعمال کرنا چاہا۔ وہ کیسے عمر بھر کے لیے میرا ہو پائے گا؟" بات کرتے کرتے اس کی زبان کی لرزش کے ساتھ ساتھ اسکا پورا جسم بھی کانپ اٹھا تھا مگر آنکھوں میں سوائے خشک آنسوؤں کے اور کچھ بھی نہ تھا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

وہ اسے حد درجہ غور سے دیکھتے ہوئے سانس بھر کر بولے۔ "مگر اب وہ مداوا کرنا چاہتے ہیں۔"

"بابا۔۔۔ آپ کیا چاہتے ہیں؟؟ "اس نے سکون سے پوچھا اور پھر پھٹ پڑی کیونکہ وہ اس سے نظریں چرانے لگے تھے۔

"بابا۔۔۔ ان کے بیٹے کی ہی وجہ سے آپ نے مجھ پر شک کیا۔ امی نے الزامات لگائے۔ دادا دادی کی نظروں میں میری اہمیت اب پہلے جیسی نہیں رہی۔ کیسا مداوا؟؟ بتایئے بابا۔۔۔۔؟ کیا سب ٹھیک ہو سکتا ہے؟؟ نہیں نا! تو پھر آپ کیوں نہیں سمجھ جاتے۔۔۔ "وہ پہلی دفعہ عابد صاحب کے سامنے ایسے بولی تھی اور وہ خاموش نظروں سے بس اسے دیکھے جا رہے تھے۔

"بیٹی۔۔ میں تمہاری اجازت لیئے بناء کوئی فیصلہ نہیں کروں گا۔۔ "انہوں نے اسے پر اعتمادی کا احساس دلایا تو وہ کچھ سوچتے ہوئے بولی۔

"بابا۔۔۔ میں جانتی ہوں۔ میں اب کھٹکنے لگی ہوں آپ سب کی نگاہوں میں لیکن پلیز۔ خدا کے لیے۔۔۔ "وہ التجائیہ بولی اور رو دی۔ "آپ جس سے کہیں گے۔۔۔۔ میں شادی کر لوں گی مگر پلیز ۔۔۔۔ آپ حسن سر سے معذرت کر لیجیے۔۔۔ مجھے کوئی دلچسپی نہیں ان کے بیٹے میں۔۔۔ "اس نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنی آنکھوں سے زار و قطار بہنے والے آنسوؤں کو صاف کیا اور پھر آناً فاناً وہاں سے غائب ہو گئی۔ وہ اتنی تیزی سے گئی کہ اسے اندازہ ہی نہ ہوا کہ کمرے کے باہر کوئی کھڑا ہے۔ اسکی کہی ایک ایک بات نے انہیں سوچنے پہ مجبور کر دیا تھا۔ ورنہ وہ تو سمجھے تھے کہ اب سب ٹھیک ہو جائے گا۔

"بھلا اب اس میں کیا اعتراض ہے اسکو؟؟ "وہ چائے کی ٹرے سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے ان سے بولی۔

"ثریا۔۔۔ میں بہت پریشان ہوں۔۔۔ مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آ رہی کہ کیا کروں۔ "وہ ٹوٹ کر بے حد دکھ سے بولے۔

"آپ چائے لیں۔۔۔سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔ "وہ چائے کا کپ ان کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے مسکرا دیں۔کیونکہ وہ ان کے چہرے کے تاثرات اچھی طرح سمجھ چکی تھی، تبھی اس نے خاموش رہنا ہی مناسب سمجھا۔

****

"مداوا۔۔۔کیسا مداوا آخر؟ "وہ غصہ سے خود سے الجھ رہی تھی۔"پاگل تھی میں ہی۔۔۔یہ امیر لوگ ہوتے ہی ایسے ہیں۔۔۔ "وہ پانی کا گھونٹ بمشکل ہی حلق سے اتار پائی تھی۔

"آپی۔۔کیا ہوا؟؟ "وہ کمرے میں داخل ہوئی۔"کیا کہا بابا نے؟؟"

"کچھ نہیں۔۔۔ "اس نے لاپرواہی سے جواب دیا اور بیڈ پر ٹانگیں پھیلاتے ہوئے کمبل اوڑھ کر لیٹ گئی۔

"آپی۔۔کھانا کھائے بناء ہی سو رہی ہیں؟؟"

"نہیں کھانا مجھے کچھ۔۔۔" اس نے کڑے سخت لہجے میں کہا۔

"آپی! ہوا کیا ہے؟؟ آپی بتاؤ نا!!" وہ اصرار کرنے لگی۔

"کہانا۔۔۔کچھ نہیں۔ایک تو تم بحث بہت کرتی ہو۔ "وہ چڑ کر اٹھ بیٹھی تو گڑیا نے رونی صورت بنا کر اسے دیکھا۔

"کھانا کھالو آپ سب۔۔اور پلیز جاتے ہوئے کمرے کی لائٹ آف کر دینا۔۔مجھے بہت نیند آئی ہے۔۔۔ سونے دو۔۔" اس نے ملتجی نگاہوں سے اسے دیکھا تو چار و ناچار اسے وہاں سے جانا ہی پڑا۔اس نے ایک نظر اسے پیچھے مڑ کر دیکھا، جو اداس چہرہ لیے اپنی انگلیاں مسل رہی تھی اور پھر کمرے کی لائٹ آف کر کے باہر صحن میں آگئی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

جوں ہی کمرے کی لائٹ آف ہوئی تو وہ اپنا سر تکیے پہ رکھے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ سینکڑوں آنسوؤں سے اسکا تکیہ تر ہونے لگا تھا جو اس نے کافی دیر سے ضبط کیے ہوئے تھے۔

****

"مجھے تو گڑبڑ ہی لگتی ہے شکیل۔۔۔ "ارمان پریشانی سے بولا۔

"ارمان۔۔۔بے فکر رہو۔اب دیکھو کاروبار یہاں وہاں پھیلا ہوا ہے۔۔جواد بھائی بھلا جھوٹ کیوں بولیں گے ؟ اب حساب کتاب۔۔۔ان سے۔ی ار! رشتہ داری بھی تو ہے ان سے۔۔۔ "وہ اسکے چہرے کے بدلے تاثرات کو دیکھتے ہوئے رک رک کر بولا۔

"تم بہتر جانتے ہو مجھے۔۔۔۔میں کاروبار میں رشتہ داری کا قائل نہیں۔۔ خیر۔۔میں پتہ لگا ہی لوں گا ۔۔۔۔ "وہ لان میں موجود میز پر پڑے اخبار کو بغور دیکھتے ہوئے اس سے بولا۔اس نے ایک اخبار اٹھایا اور اسے دیکھتے ہوئے بولا۔"کیا تمہاری بات ہوئی اس سے ؟"

"ہاں۔۔۔ہوئی ہے بات۔۔مجھے تو یہ مس شمع کی بات فضول ہی لگتی ہے۔۔مذاق تھوڑی نا ہے یہ۔۔ پوچھا ہے میں نے جواد سے۔۔۔اسکا یہی کہنا ہے کہ جس بوتیک کے بزنس کی رائے مسکان نے دی تھی ،اس نے اسی کو اسٹارٹ کیا ہے۔۔" مسکان کے ذکر پہ وہ ذرا اہل کر رہ گیا۔ مگر پھر بھی خود کو نارمل کرتے ہوئے اسکی طرف دیکھنے لگا۔

وہ مزید بولا۔"میں نے سب چیک کیا ہے۔۔سب نارمل ہے۔۔کوئی ایسا ویسا مسئلہ مجھے تو نظر نہیں آیا۔۔۔"

اسکی بات نے اسے گہری پریشانی میں مبتلا کر دیا تھا۔اس نے اخبار کو ایک سائیڈ پہ رکھا اور کچھ سوچتے ہوئے بولا۔"شکیل! تم نے دیکھا نہیں تھا۔۔ مس شمع کے ہاتھ میں،اسکا سائن کردہ چیک بھی تھا۔۔اب بھی تم کہو گے کہ سب نارمل ہے؟"

بلاشبہ یہ بات اسکے لیئے بھی قابلِ تفکر تھی۔

"ہو سکتا ہے کہ مس شمع کے کہنے پہ ہی جواد بھائی نے انہیں چیک دیا ہو؟ اور ہاں ایک بات اور۔۔ مس شمع حیدر آباد شفٹ ہو رہی ہیں۔۔ میں نے وجہ پوچھی تو کہنے لگیں کہ سسرال والوں سے صلح ہو گئی ہے ۔۔ "

شمع کا کہا ایک ایک عذر وہ اچھے سے سمجھ رہا تھا۔ " خیر شکیل! جانتے ہو؟ اپنی جان سے عزیز رشتوں کے لیئے انسان کو کبھی کبھی اپنے بنائے گئے اصولوں کو اگنور کرنا پڑتا ہے۔۔ میں بھی ایسا ہی کر رہا ہوں۔۔ میں صرف آپی کی وجہ سے چپ ہوں۔۔ " شکیل نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا اور پھر موبائل ہاتھ میں لیا جس پہ بار بار میسج بیپ سنائی دے رہی تھی۔ انشراح کی طرف سے اسے ایک تفصیلی میسج بھیجا گیا۔ اس نے اسے موبائل پہ مصروف دیکھا تو بات ختم کی۔

"اینی ہاؤ۔ صبح دیکھتا ہوں بوتیک کا سارا سیٹ اپ۔۔ " اس نے چائے کا کپ اٹھایا، جسے ابھی ملازمہ نے لا کر اسکے سامنے میز پہ رکھا تھا۔ " اور تم سناؤ۔۔۔ شاپنگ کیسی جا رہی ہے؟؟ شادی کی تیاری وغیرہ میں کسی چیز کی ضرورت ہو تو بلا جھجک کہنا۔"

"ہاں۔۔۔ تو چلو۔۔۔ ابھی چلو۔۔۔ "اس نے موبائل پینٹ کی جیب میں ڈالا اور موقع کی مناسبت سے فائدہ اٹھانے کی غرض سے، ذرا تیزی سے بولا۔

"ابھی۔۔ "اس نے تعجب سے پوچھا۔

"ہاں۔۔۔ ابھی۔۔۔ چلو۔ "وہ ذرا زور دے کر بولا۔

"اوہ! ہو۔۔۔ صبر کرو۔ میں شرٹ بدل آؤں۔۔ "وہ کرسی پر سے اٹھا۔

"رہنے دوناں۔ بلیک کلر میں اچھے لگوگے تم اسے۔۔۔ "وہ اسکی شرٹ کو قدرے گھور کر دیکھ کر بولا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"اسے؟؟کسے؟؟ "وہ اسکی بات سمجھ نہ پایا۔"دیکھو ذرا اسکا حال؟" اس نے اپنی سلوٹ شدہ شرٹ،جو اس نے زیبِ تن کی تھی،ہاتھ لگا کر کہا۔

"کھانا ٹھیک ہے۔۔۔چلو اب۔۔۔" اس نے اسکے ہاتھ میں موجود چائے کو میز پہ رکھا اور اسکا ہاتھ پکڑے،اسے اپنے ساتھ لے جانے لگا۔

"اف ہو۔۔کیا ہو گیا ہے تمہیں؟؟" وہ اسکا جذباتی پن دیکھ کر ذرا پریشانی سے مسکرا دیا۔

"کچھ نہیں۔چلو۔ "وہ کھلکھلا کر ہنسا۔

وہ گاڑی کی فرنٹ سیٹ پہ اسٹئیرنگ پکڑے بیٹھا تو وہ اسکے مقابل آ بیٹھا۔اس نے فوراً ہی انشراح کو فون نکال کر میسج ٹائپ کر دیا کہ "ہم آ رہے ہیں تم بھی مسکان کو لے کر جلدی پہنچو۔دونوں کی صلح کروانے کا یہ موقع اچھا ہے۔"

"شکیل؟کیا ہو گیا ہے تمہیں؟کوئی بات ہے جو تم مجھ سے چھپا رہے ہو؟ " اس نے شکی نظروں سے اسے پوچھا۔

"کچھ دیر صبر کر جاؤ۔۔سب پتہ لگ جائے گا۔۔ "اس نے موبائل پینٹ کی جیب میں ڈالا اور اسے دیکھ کر بے فکری سے بولا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

****

"پاپا۔۔۔کیا جواب دیا انکل عابد نے پھر؟؟ "ثناء نے گہری دلچسپی سے سوال کیا۔

وہ ابھی ابھی سیر سے واپس گھر کو لوٹے تھے۔"بیٹا۔۔۔ "انہوں نے گہری سانس لی اور اسکے ہاتھ سے پانی کا گلاس پکڑا اور گلاس کو منہ سے لگاتے ہوئے پانی کا ایک گھونٹ بھرا۔

"پاپا۔۔۔کیا ہوا؟؟ "وہ حیرت سے ان کا چہرہ دیکھنے لگی،جس پہ مایوسی کے گہرے بادل چھائے ہوئے تھے۔

"انکار کر دیا مسکان نے۔۔ "انہوں نے ٹوٹے ہوئے دل سے کہا۔

"کیا؟؟انکار؟؟ مگر کیوں؟؟پاپا۔۔۔ہم تو اسے اسکی کھوئی ہوئی عزت دینا چاہتے ہیں مگر اس نے یہ سب ۔۔۔ "وہ الجھ کر رہ گئی۔

حیاء سیڑھیوں سے اترتے ہوئے ان کی بات سن کر افسردہ ہو گئی۔" تایا جان؟ یہ تو کوئی بات نہ ہوئی؟ ہمارے بھائی میں آخر کمی کس چیز کی ہے؟"

"ہماری نظر میں وہ پرفیکٹ ہو گا۔۔لیکن اسکی نظر میں، جو کچھ اسکے ساتھ ہوا ہے، وہ چاہ کر بھی اسکے لیئے مکمل انسان نہیں بن سکتا۔۔"

جواد جو ابھی کمرے سے باہر آرہا تھا، ان کی بات سن کر دل ہی دل میں خوب ہنسا اور خود کی جیت پر خود کو داد دیتے ہوئے مسکرا دیا۔

"میں جانتا تھا۔۔۔جانتا تھا کہ وہ یہی کرے گی۔۔ "وہ تاسف سے بولے۔

"پاپا۔ مگر ارمان! ابھی بہت ہی مشکل سے سنبھلا ہے وہ۔۔۔یہ سب جاننے کے بعد۔۔۔ "

"تایا جان۔۔۔اگر آپ کہیں تو ہم ان سے بات کریں؟؟ "حیاء نے اپنی خدمات پیش کرنا چاہیئں۔

"حیاء بیٹی۔۔"وہ کچھ سوچنے لگے۔

"پاپا۔ہاں یہ ٹھیک ہے۔۔۔ "اس نے تائیدی انداز میں کہا تو حیاء اسکی طرف دیکھ کر مسکرا دی۔

"آپ لے جایئے گا ہمیں کل وہاں۔۔۔پلیز۔۔۔ "وہ دونوں ضد پہ اڑ گئیں۔

"ثناء بیٹی۔۔۔تم دونوں کیا بات کرو گی اس سے؟ اور اگر وہ پھر بھی نہ مانی تو؟؟"

"او۔۔ہو۔۔تایا جان۔۔یہ ہم پہ چھوڑ دیں۔۔بس آپ مجھے اور آپی کو وہاں لے چلیں۔۔۔پلیز۔۔۔"

اس نے ان کی منت کی تو مجبوراً انہیں حامی بھرنا ہی پڑی۔

****

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"بتاؤ یار کیا کروں مسکان؟؟ مجھے تو سارے لہنگے ہی کمال کے لگ رہے ہیں۔۔ "اس نے ایک کے بعد دوسرا لہنگا دیکھا۔

"اب سارے تو لے نہیں سکتی تم۔۔۔لینا تو ایک ہی ہے نا! " وہ ہولے سے ہنس دی۔

"ہاں!! یہ بھی ہے۔۔۔ "دیکھتے دیکھتے انشراح کی میرون لہنگے پر آکر نظر ٹھہری۔ "یہ ٹھیک ہے۔ ہیں نا! "

"ہاں۔۔۔!! بہت خوبصورت۔۔۔"اس نے دل کھول کر تعریف کی۔

ابھی وہ دونوں ڈریس پسند کر ہی رہی تھیں کہ انشراح کے موبائل فون کی گھنٹی بجی۔ اس نے 'ہاں' 'اچھا اور 'ٹھیک ہے' جیسے الفاظ ہی فون پر کسی سے بات کرتے ہوئے کہے اور ساتھ ساتھ مسکان کی طرف دیکھنے لگی، جو کپڑوں کو بغور دیکھ رہی تھی۔

"مسکان۔۔۔ چلو کچھ کھا پی لیتے ہیں۔ "اس نے سوالیہ انداز میں کہا۔

"نہیں۔۔۔مجھے بھوک نہیں۔۔۔ تم یہ پیک کرواؤ۔۔ ابھی باقی چیزیں بھی لینی ہیں۔"اس نے اسکو سمجھایا مگر وہ بھلا کب ماننے والی تھی؟ ضد پہ اڑی رہی آخر اسے اسکے ساتھ جانا ہی پڑا۔

تھرڈ فلور پہ موجود پیزا ہٹ میں دونوں آئیں۔ انشراح نے مینو کارڈ کو بغور دیکھا اور پھر کچھ آرڈر کرتے ہوئے اسکے پاس سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"مسکان۔۔۔میں آتی ہوں۔۔۔ "اس نے بمشکل ہی وہاں سے جانے کا بہانہ گڑھا اور کرسی پر سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"انشراح۔۔۔ کہاں جا رہی ہو؟؟ "اس نے پریشانی سے پوچھا۔

"یار۔۔۔وہ شکیل آئے ہیں۔۔۔انہیں پتہ نہیں لگ رہا کہ ہم کہاں ہیں۔۔ میں لے کر آئی انہیں۔ "وہ ادب سے بولتے ہوئے مسکرائی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"ارے واہ! انہیں۔۔بڑا ادب کیا جارہا ہے۔۔ " وہ شرارتی انداز میں بولی، تو وہ ہنس دی۔ "چلو۔ میں بھی چلتی ہوں تمہارے ساتھ۔۔ "وہ ریسٹورنٹ میں بیٹھے خود کو بہت عجیب محسوس کر رہی تھی۔

"نہیں۔۔۔نن۔ نہیں۔ "وہ بوکھلائی۔

"آرڈر دیا ہے۔۔۔ویٹر آتا ہی ہو گا۔۔۔اچھا تھوڑی نہ لگتا ہے۔۔۔ "اس نے نظریں چراتے ہوئے جھوٹ انتہائی مہارت سے گڑھا اور اسکو باتوں میں لگائے ہوئے خود تیزی سے وہاں سے غائب ہو گئی۔ مگر اس کا یہ رویہ اسے کافی حد تک پریشان ضرور کر گیا تھا۔

وہ لفٹ کی مدد سے نیچے آئی، جہاں کھڑے وہ دونوں اسکا انتظار کر رہے تھے۔ "جایئے سر۔۔۔! منا لیجیئے اسے۔۔۔ "انشراح نے سامنے جاتے ہی، بناء کچھ اور کہے جلدی سے اتنا ہی کہا۔

"کسے؟؟ "اس نے ایک نظر شکیل پر ڈالی اور پھر اس سے سوالیہ انداز میں بولا۔

"مسکان۔ "اس نے آہستگی سے کہا جس پر وہ چونکا۔ "تھرڈ فلور پر پیزا ہٹ کے ٹیبل نمبر چار۔ " اس سے پہلے وہ بات مکمل کرتی، وہ دیوانہ وار ان دونوں کے پاس سے ہوتا ہوا تیزی سے لفٹ میں داخل ہوا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

منتظر کب سے تھا؟
نجانے کب تک رہوں گا؟
اک بار روبرو آملو مجھے۔۔
مرتے دم تک تمہارا رہوں گا۔۔

روبرو ہوئے آج، خدا خیر کرے!

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

اس کا انتظار کرتے کرتے مسکان کو تقریباً دس منٹ ہو گئے تھے۔ اس نے کلائی پر بندھی گھڑی کو ایک لمحے کے لیئے دیکھا اور پھر اِدھر اُدھر دیکھنے لگی۔ ارد گرد بیٹھے کئی جوڑوں کو دیکھتے ہوئے اس نے اگنور کیا اور پریشانی سے اپنے سر پر لیا دوپٹہ ٹھیک کرتے ہوئے گہری سانس لی۔

"مسکان۔۔۔" وہ ارد گرد دیکھ ہی رہی تھی کہ اسے اپنے سامنے بیٹھا ہوا ایک شخص معلوم ہوا جس نے محبت سے اس کا نام بھی لیا تھا۔

یکدم نگاہیں، اسکی جانب اٹھی تھیں۔ اس نے اسکی جانب دیکھا اور پھر چاروں اطراف میں دیکھنے لگی، اس نے معصومیت سے بے اختیار نظریں اٹھا کر اسکی جانب دوسری دفعہ دیکھا جیسے یقین کرنا چاہتی ہو کہ

ارمان ہی اسکے سامنے ہے۔ من ہی من میں اس کے دل میں خوشی کی ایک لہر دوڑی مگر دوسرے ہی لمحے اسکے ذہن پر وہ ساری باتیں حاوی ہونے لگی تھیں جو ایک مہینے پہلے اس پر ارمان کی وجہ سے بیتا تھا۔ اس نے وہاں سے جانے میں ذرا دیر نہ لگائی۔

"مسکان۔۔۔رکو۔۔ "اس نے اُسے ہولے سے آواز دی۔

"میں کوئی سین کریئٹ نہیں کرنا چاہتی سو۔۔پلیز۔۔ "اس نے آہستگی سے پلٹ کر کہا اور اس سے منہ پلٹ کر کھڑی ہو گئی۔

"مسکان۔۔۔پلیز۔۔۔پلیز۔ میں نے بہت مشکل سے خود کو سنبھالا ہے اس امید پر کہ آپ مجھے معاف کر دیں گی۔ پلیز۔۔۔اس جرم کی سزا دیں جو میں نے کیا ہے۔۔ مگر اس جرم کی سزا کیوں؟ جو میں نے کیا ہی نہیں؟ "اس نے انتہائی بے بسی سے کہا۔

اس نے قدرے تحمل سے اسکی بات سنی اور پھر آنکھیں موند کر دو موتی گرا کر وہاں سے چلی آئی جبکہ وہ اسے پکارتا ہی رہ گیا۔

"مسکان۔۔۔مسکان۔۔۔۔رکو۔۔۔ "اُسے عجلت میں اپنے پاس سے گزرتا دیکھ، اس نے اسے پکارا۔ لیکن وہ تیزی سے ان دونوں کے پاس سے گزرتے ہوئے ایک لمحے کے لیے ہی بس رکی اور شکیل کو شکایتی انداز میں دیکھ کر تیزی سے گاڑی کے اندر جا کر بیٹھی۔

"میں دیکھتی ہوں اسے۔۔۔ "وہ شکیل سے کہتے ہوئے خود بھی گاڑی میں آبیٹھی۔

"انکل۔۔۔چلیئے۔۔ "وہ رونی صورت بنا کر ڈرائیور سے بولی جبکہ انشراح اسے دیکھتی ہی رہ گئی۔

"مسکان۔۔۔ آخر مسئلہ کیا ہے تمھارے ساتھ؟؟ "انشراح بھڑک اٹھی تھی مگر اس نے لاپرواہی سے اسے دیکھا اور گاڑی کے باہر کے مناظر کو دیکھنے لگی۔

"میں تم سے پوچھ رہی ہوں مسکان؟؟ "وہ عاجز آکر بولی اور غرائی۔

"انشراح پلیز۔۔۔۔تم مجھے باتوں میں لگا کر ایسا کرو گی۔۔ اندازہ نہیں تھا مجھے۔۔۔ "اس نے کافی حد تک خود کو ضبط کیا۔

"مسکان۔۔ "وہ زچ ہوئی۔" آخر تمھاری زندگی کی کتاب میں محبت کے لیے معافی کی گنجائش کیوں نہیں؟؟محبت میں کہاں کی ضد اور کہاں کی انا؟؟ "اس نے اسکو گھور کر دیکھا جیسے اسکے اندر کچھ ڈھونڈ رہی ہو۔۔

"محبت؟؟کون سی محبت؟؟ہاں! کون سی محبت؟؟؟ "اس نے بار بار دہرایا اور ضبط کرنے کے باوجود رو دی۔ "میری زندگی کی کتاب میں محبت لفظ ہے ہی کہاں؟؟"

"محبت کا لفظ نہ سہی۔۔ مگر ارمان نام تو ہے؟اور محبت کا پوچھ رہی ہو نا تو یہ۔ وہی محبت ہے۔۔جو تمھاری آنکھوں سے جھلک رہی ہے۔۔۔ آنسوؤں کی صورت بہہ رہی ہے۔۔۔ "انشراح نے ہمدردی سے کہا۔

"نہیں ہے مجھے ان سے محبت۔۔۔ نہیں ہے محبت۔۔ "اس نے چلا چلا کر کہا اور گاڑی کے رکتے ہی فوراً سے اتری اور گلی میں ہوتے ہوئے گھر تک آ گئی۔ انشراح اسکی حالت دیکھ کر کافی حد تک حیرت زدہ ہو کر رہ گئی تھی۔

اس نے موبائل کو فوراًبیگ میں سے نکالا، جو مسلسل بج رہا تھا۔"جی شکیل؟کہیں؟" اس نے فون کو ریسیو کیا اور کان کے ساتھ لگایا۔

"ٹھیک تو ہے ناوہ؟؟" اس نے پریشانی سے پوچھا۔

"ہاں۔۔۔گھر ڈراپ کیا ہے میں نے اسے۔۔تم ارمان سر کو دیکھو۔۔۔"

"ہاں۔۔۔" اس نے فون بند کیا۔لفٹ تھرڈ فلور پہ آ کر رُکی تو وہ فوراً سے پیز اہٹ میں داخل ہوا۔

ادھر ارمان تھک ہار کر بیٹھا ہوا تھا۔ایک بار پھر سے وہ اسی مرحلے میں جا پہنچا تھا جہاں وہ ایک ماہ پہلے تھا۔ شکیل اسکی حالت دیکھ کر بے چینی سے اسکی طرف دیکھنے لگا۔

"شکیل۔۔۔کیا کروں میں؟؟ "وہ بے بس ہوا۔

"شکیل۔۔۔وہ میری کوئی بات سننے کو تیار ہی نہیں۔تو میں کیسے۔۔؟کیسے میں اسے یقین دلاؤں؟؟ان تصاویر کا؟؟ "وہ آہ بھر کر بولا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE

"ارمان۔۔۔میں کچھ کرتا ہوں۔ "وہ ہمدردانہ لہجے میں بولا۔" پلیز۔ریلیکس۔۔ وہ تو کوئی بات سننے کو تیار ہی نہیں۔۔ کم از کم تم پلیز خود کو نارمل رکھو۔۔ پلیز۔۔"

"کیسے رکھوں نارمل۔۔۔" اس نے اپنی آنکھوں کو صاف کیا اور اسکے ساتھ پیز اہٹ سے باہر آیا۔

"جانتے ہو تم! مجھے دیکھ کر وہ بہت خوش ہوئی۔۔ پھر نجانے اسے کیا ہوا؟" وہ شاپنگ مال سے باہر آتے ہوئے قدرے دکھ سے اسے بتارہا تھا اور وہ اذیت ناک لہجے میں اسکا چہرہ دیکھتے ہوئے اندر ہی اندر کٹ کر رہ گیا۔

****

"چاند کو گرہن لگنے میں دیر ہی کب لگتی ہے؟ دادی کو کہتے سنا تھا مگر واقعی میں میرے چاند کو بھی گرہن لگنے میں دیر ہی نہیں لگی۔"

وہ کھڑکی کھولے ٹھنڈی ہوا کو محسوس کرتے ہوئے چاند کو بغور دیکھے جارہی تھی۔ دیکھتے دیکھتے اسکی آنکھوں کی چمک سے اسکی آنکھیں تر سے تر ہوتی گئیں اور پورا چہرہ آنسوؤں سے تر ہونے لگا۔

"تمھیں رشتے سے انکار کرنا ہو گا سمجھی! کل آئیں گی وہ تمھیں راضی کرنے۔۔ مگر خبر دار جو تم نے۔۔ " وہ ادھوری بات کرتے ہوئے طنزیہ مسکرایا اور دھمکی آمیز لہجہ میں بولا۔

"میری زندگی کی ڈور تو میرے ہاتھ میں ہی نہیں۔۔ "اسکی طرف سے ملنے والی دھمکی کو سوچتے ہوئے وہ رو پڑی۔" محبت تو مضبوط بناتی ہے مگر میں کمزور کیوں ہوں؟ گڑیا۔ کتنی خوش قسمت ہے اور بہادر بھی ۔"وہ چاند پر سے نظریں ہٹاتے ہوئے گڑیا کی طرف دیکھنے لگی جو کمبل اوڑھے دنیا و مافیہا سے بے خبر سو رہی تھی۔

"بہادر اس لیے کہ اپنی محبت کے لیے سب سے لڑ لیتی ہے۔ سب کا سامنا کرنا آتا ہے اسے۔ اور خوش قسمت۔ "وہ خود سے باتیں کرتے کرتے مسکرائی۔"خوش قسمت اس لیے کہ محبت سہارا ہے ڈھال ہے اس کے لیے۔۔ مگر میری محبت! " وہ بات کرتے کرتے رکی اور طنزیہ خود پر خود ہی ہنس دی اور آنسوؤں کو صاف کرنے لگی۔" زحمت۔۔ "اس نے زیرِ لب خود سے کہا۔

از قلم عظمیٰ ضیاء

جوں ہی اسے کمرے میں بڑھتی ہوئی ٹھنڈ کا احساس ہوا تو اسکی آنکھ کھُلی۔ حسبِ معمول وہ کھڑکی کے سامنے کھڑی چاند ستاروں کے سامنے موجود اپنے دُکھ بانٹ رہی تھی۔

"آپی! " وہ اٹھ بیٹھی۔ " ٹھنڈ پہلے ہی بہت ہے۔۔اور آپ کھڑکی کھولے کھڑی ہیں۔۔"

مسکان نے فوراً سے کھڑکی کو بند کیا اور اسکی جانب آئی۔ تبھی اس نے بغور اس کے چہرے کی جانب نگاہ ڈالی۔ "کوئی پریشانی ہے؟؟"

"نہیں۔۔ نہیں تو۔۔۔" اس نے نفی میں گردن ہلاتے ہوئے کہا اور اسکے قریب آکر بیٹھ گئی۔

"آپی۔۔۔بہن ہوں میں آپکی۔۔۔ آپکی شکل پہ بارہ بجے ہیں یا چھ۔۔ بآسانی بتا سکتی ہوں۔۔" اس نے جیسے اسے باور کروایا تو وہ نیم انداز میں مسکرائی۔

"بس نیند نہیں آرہی تھی۔۔۔" اس نے اسکا اوڑھا ہوا کمبل، خود بھی اوڑھا اور لیٹ گئی۔

"اور نیند نہ آنے کی وجہ؟؟" اس نے اسکے چہرے پہ موجود بے بسی کو ٹٹولنا چاہا، مگر وہ مسکان تھی، جو اپنا ہر غم چھپانا اچھے سے جانتی تھی۔

"سو جاؤ گڑیا۔۔۔" اس نے ذرا لاپرواہی سے کہا اور ٹیبل لیمپ کو آف کرنے کے بعد، کروٹ بدل کر لیٹ گئی۔ "کاش کے محبت نے مجھے بھی مضبوط بنایا ہوتا ! کاش۔۔۔! "اس نے سونے کی کوشش کی مگر نیند اس سے پھر بھی کوسوں دور تھی۔

"آپی! جب محبت کر ہی بیٹھی ہیں تو مضبوط بھی بنائیں خود کو۔۔۔ دنیا والوں سے لڑ جانے کا ہنر پیدا کریں نا کہ اس سے لڑنے کی مہارت سیکھ لیں، جس سے آپ محبت کرتی ہیں۔۔"

اسکی طرف سے کی جانے والی نصیحت "چھوٹا منہ بڑی بات" کی طرح تھی۔ اس نے اتنا کہا اور خود بھی کروٹ بدل کر لیٹ گئی۔

وہ رات گئے تک اسکے کہے گئے لفظوں کو سوچتی رہی۔ "آپی! جب محبت کر ہی بیٹھی ہیں تو مضبوط بھی بنائیں خود کو۔۔۔ دنیا والوں سے لڑ جانے کا ہنر پیدا کریں نا کہ اس سے لڑنے کی مہارت سیکھ لیں، جس سے آپ محبت کرتی ہیں۔۔"

❊❊❊❊❊❊❊❊❊❊❊❊❊❊❊❊

"آخر سمجھتی کیا ہیں وہ خود کو؟ "ارمان غصے سے بولا۔

"ارمان۔۔کیا ہو گیا ہے تمہیں؟؟" ثناء نے اسے ٹھنڈا کرنے کی بھرپور کوشش کی۔"تمہیں کس نے بتایا یہ سب؟ایسا کچھ بھی نہیں ہے تم ریلیکس رہو پلیز۔۔۔"

"مجھے حیاء نے سب بتا دیا ہے۔۔اب آپکو کچھ بھی چھپانے کی ضرورت نہیں۔۔" اس نے صاف صاف انداز میں کہا۔

دوسری طرف وہ سر پکڑ کر رہ گئی۔اس نے حیاء کو شکایتی نظروں سے دیکھا جو اسکے سامنے موجود ٹی وی دیکھ رہی تھی۔"حیا۔۔مجھے تم سے اس بیوقوفی کی امید نہیں تھی۔۔" اس نے ذرا آہستگی سے کہا۔

حیاء نے اسکی طرف دیکھا،جو فون پہ اسکو سمجھانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔اور ساتھ ہی ٹی وی کو ریموٹ کی مدد سے بند کیا۔

"کیا ہوا؟؟ "شکیل جوں ہی اسکے آفس میں داخل ہوا تو اسے،اسکے سرخ لال منہ کا سامنا تھا۔وہ فون پر کسی سے بات کرتے ہوئے آگ بگولہ ہو رہا تھا۔

"آپی! مجھ سے تو پوچھ لیا ہوتا۔آخر کیوں گئیں آپ وہاں۔"وہ زچ ہوا۔

"ارمان ریلیکس۔انکار تو نہیں کیا ناں۔۔بس اسے غصہ ہے تم پر۔۔

"غصہ۔وہ سب ٹھیک ہے مگر۔۔"

"اگر مگر۔کچھ نہیں۔ریلیکس رہو۔گھر آؤ پھر بات ہو گی۔۔۔ "اس نے اسے تسلی دی اور فون رکھ دیا۔

"آپی! میں نے تو بھائی کو صرف اس لیئے بتایا کہ وہ خود ان سے بات کرنے کی کوئی صورت نکالیں۔۔مجھے کیا پتہ تھا کہ بھائی اتنا غصہ کریں گے۔۔" وہ مایوس کن لہجے میں بولی۔

اب وہ اسے کیا کہتی؟اس نے اسکے مایوس کن چہرے پہ نگاہ ڈالی اور خاموش ہو گئی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Discover-

"آپی! آئی۔ایم۔سوری۔۔" وہ افسردگی سے بولی تو اس نے اسکے گال کو تھپتھپاتے ہوئے، اسے ذرا تسلی دی۔

"اچھا پریشان نہ ہو۔۔۔سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔"

دوسری طرف شکیل کی سمجھ میں کچھ کچھ آ رہا تھا۔"کیا ہوا ارمان؟؟ بہت غصے میں ہو تم؟؟؟"

"ہونا کیا ہے شکیل؟ آپی اور حیاء دونوں ان کی طرف گئے تھے۔"

"تو؟؟ "اس نے تعجب سے پوچھا۔

"اکڑ دیکھو۔کہتی ہیں کہ عزت نفس کے پامال کرنے کو محبت نہیں کہتے۔آپ اپنے بھائی سے تو پوچھیۓ۔۔ محبت انکی ضرورت ہے یا خواہش۔۔"

"تو؟؟؟وہ تمہاری خواہش ہی تو ہے۔۔۔اور تمہیں اسکی ضرورت بھی ہے۔۔" اس نے تائیدی انداز میں کہا تو وہ مزید بولا۔

"میں نے ابھی تمہیں بات سینسر کر کے بتائی ہے۔شکیل۔۔"

"اور بھی کچھ کہا؟؟" اسکے ماتھے پہ پریشانی کی شکنیں واضح ہوئیں۔

اس نے اثبات میں سر کو ہلایا۔ہاں۔۔اس نے کہا ہے کہ اگر ضرورت کی بات ہے تو کچھ دن میں ہی ضرورت کسی اور سے پوری ہو سکتی ہے۔۔اور اگر خواہش ہے تو؟ انکے پاس اتنا پیسہ تو ہے ہی کہ وہ اپنی اس خواہش کو ہر روز پورا کرا سکتے ہیں۔۔"اس نے حیاء کی زبانی ساری بات جوں کی توں اسے بتائی۔

"کیا؟ ایسا کہا اس نے؟ "وہ حیران ہوا۔اسے اپنے کانوں پہ یقین نہیں آ رہا تھا۔

"ہاں تو اور۔۔حیاء نے بتایا مجھے۔۔اور ابھی آپی سے بھی بات ہوئی ہے۔۔وہ تو مجھ سے یہ سب چھپانا چاہتی تھیں لیکن حیاء نے مجھے سب بتا دیا۔۔۔"

"نہیں۔میں نہیں مانتا۔۔۔ "وہ کندھوں کو اچکا کر بولا۔

"تو کیا حیاء جھوٹ کہہ رہی ہے یا آپی؟؟ "اس نے اس کی نظروں میں دیکھ کر پوچھا۔

"نہیں ایسا کب کہا میں نے؟ لیکن۔۔ "وہ خاموش ہو کر رہ گیا۔

"کیا لیکن ؟؟ہاں! " وہ غصہ سے بولا۔ " تم تو لگتا ہے اسکی وکالت کرنے کے لیئے ہی ہو۔۔"

"ریلیکس ارمان۔۔ ریلیکس۔۔۔ اگر اس نے کہا بھی ہے تو کوئی نہ کوئی وجہ ضرور ہو گی۔ میں نہیں مانتا کہ اس نے سب دل سے کہا ہو۔"

"بس رہنے دو تم۔۔ آخر اس کے پیچھے کیا وجہ ہو سکتی ہے؟؟؟ "غصہ سے اسکا منہ لال ہو چکا تھا لیکن پھر بھی وہ خود کو ضبط کیے ہوئے تھا۔

"کیا دل لگی کرتی رہی ہیں وہ میرے ساتھ ؟ کیا میں اتنا برا ہوں کہ انہیں میرا ساتھ قبول ہی نہیں ؟؟"

"ارمان! ارمان! ارمان! بس کر دو پلیز۔۔۔ کیوں تم خود کو ہلکان کر رہے ہو؟ اس سے خود بات کرو نا؟؟ "

اسکے اس مشورے پہ وہ اس پہ صدقے واری گیا۔ "کیسے بات کروں؟ بتاؤ؟ اسکے گھر چلا جاؤں؟ تا کہ وہ ساری عمر میری شکل ہی نہ دیکھے۔۔" وہ سخت برہم ہوا۔

اسکے غصے کے پیشِ نظر شکیل نے اپنا منہ بند رکھنے میں ہی اپنی عافیت جانی۔

****

"تم نے اچھا نہیں کیا مسکان۔ "زویا نے اسے خوب جھاڑ پلائی۔

"کیا اچھا نہیں کیا؟؟ "اس نے ایسے پوچھا جیسے جانتی ہی نہ ہو۔

"لگتا ہے تمھارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ "وہ اس پر چیخی مگر اسے کوئی اثر نہ ہوا۔ آخر وہ تھک ہار کر پاس پڑی کرسی پر بیٹھ گئی۔ " گڑیا۔۔۔ پانی پلاؤ مجھے۔ "گڑیا کو آتا دیکھ کر اس نے روکھے لہجے میں اس سے کہا جیسے اسکا غصہ گڑیا پر اتار رہی ہو۔

"جی۔۔ "وہ سنجیدگی سے بولی اور دونوں کو دیکھ کر وہاں سے چلی گئی۔

"مسکان۔۔۔۔ کچھ بتاؤ گی مجھے ؟؟ "وہ پھر سے چلائی۔

AESTHETIC NOVELS ONLINE
-Explore-

از قلم عظمیٰ ضیاء

"زویا۔۔ کم از کم میرے ایسے کہنے سے اب کوئی نہیں آئے گا دوبارہ یہاں۔ "وہ سکون سے بولی اور اٹھ کر میز پر پڑی کتابوں کو ترتیب دیتے ہوئے، ان میں سے ایک کتاب نکال کر بولی۔

"تو اس کی وجہ کیا ہے آخر؟؟"

"کوئی وجہ نہیں۔۔۔۔بس مجھے انٹرسٹ نہیں رہا اس انسان میں۔۔جب وہ میرے دل میں ہی نہیں تو انہیں زندگی میں لا کر کیا حاصل ہو گا؟ "وہ کتاب کو کھول کر ذرا نظریں چرا کر بولی۔ اسکے کانپتے ہونٹ صاف بتا رہے تھے کہ وہ کس قدر اذیت سے یہ سب کہہ رہی ہے۔

"مسکان۔۔ "اس نے دکھ سے اس کا نام لیا۔" وہ تو شکر ہے اللہ کا لاکھ لاکھ۔۔۔میں بر وقت آ گئی۔۔ ورنہ پتہ نہیں تم اور کیا کیا کہہ دیتیں۔۔کم از کم اتھیکس کا ہی خیال رکھ لیتی تم۔۔ "وہ سر پکڑ کر رہ گئی۔

"پلیز زویا۔ تم خوا مخواہ الجھ رہی ہو مجھ سے۔۔ "اس نے بددل ہو کر کہا۔

"یہ لیجیئے آپی پانی۔۔۔ "گڑیا نے داخل ہوتے ہی کہا اور اس کے سامنے گلاس پیش کیا۔

"نہیں پینا مجھے۔۔۔۔اسے پلاؤ۔۔۔۔مجھ سے زیادہ اسے غصہ ٹھنڈا کرنے کے لیے اس پانی کی ضرورت ہے۔۔۔ "وہ منہ بسورتے ہوئے غصے سے بولی اور اپنا وائٹ کوٹ اٹھا کر ضروری چیزیں، جو میز پر رکھی تھیں، اٹھا کر چلدی۔

وہ کتاب کے اندر منہ دیئے ہوئے اسے کن آکھیوں سے دیکھ رہی تھی، مگر پھر بھی اسے جانے سے روک نہ پائی۔

"آپی۔۔آپی۔۔زویا آپی۔۔۔۔ "گڑیا اسے پکارتی رہ گئی مگر وہ جا چکی تھی۔

"آپی کیا ہوا؟؟ کوئی بات ہوئی ہے کیا؟؟ "گڑیا تجسس سے بولی۔

"نہیں۔۔چھوڑو اسے۔۔۔ "وہ کتاب پر سے نظریں ہٹا کر بولی۔" مجھے چائے تو پلا دو اچھی سی۔ "اس نے التجائیہ کہا اور دھیما سا مسکرا دی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"وہ سب تو ٹھیک ہے۔۔ لیکن آپی۔۔ زویا آپی اس قدر آگ بگولہ کیوں ہو رہی تھیں؟؟ ارمان بھائی کی بہنیں بھی کافی چپ چپ سی لگ رہی تھیں۔۔ سب ٹھیک تو ہے؟ ان سے کیا بات ہوئی؟ "اسکے نہ ختم ہونے والے سوالات سے، اسکے چہرے پہ پریشانی کی شکنیں واضح ہونے لگی تھیں۔

"تمہاری تفتیش ختم ہو گئی ہو تو چائے لا دو۔۔ "اس نے ناگواری سے اسے دیکھا تو وہ سمجھ گئی کہ وہ اسکے کسی سوال کا جواب نہیں دینا چاہتی۔

"جی۔۔۔ ابھی لائی۔ "اس نے ترس کھا کر اسکی طرف دیکھا، لیکن وہ تھی کہ اسے پوری طرح سے اگنور کیے ہوئے تھی۔

وہ وہاں سے گئی تو اس نے کتاب کو بند کر کے ایک سائیڈ پہ رکھا اور بے اختیار رو دی۔ دل کا غبار آخر وہ آنسوؤں کی صورت ہی نکال سکتی تھی۔ اس میں حوصلہ نہیں تھا کہ وہ اپنے کسی بھی راز کو کسی پہ بھی عیاں کر پائے۔ اگر اپنی تکلیف کسی کو بھی بتانے کے بارے میں سوچتی بھی تو وہ خود کے بدنام ہو جانے کے خوف سے کانپ کر رہ جاتی۔

****

"میں کوشش کروں گا کہ بھول جاؤں انہیں۔۔ مگر آپ کو وہ یوں بے عزت کرے، یہ مجھے کسی صورت گوارا نہیں۔۔۔ "اس نے فکریہ انداز میں کہا اور صوفے پر بیٹھ گیا۔

"ارمان۔۔۔! ارمان۔۔ یہی تو وہ چاہتی ہے۔۔ کہ ہم آج کے بعد کبھی وہاں نہ جائیں۔ "وہ تفہیمی انداز میں بولی۔

"کیا مطلب؟؟ "وہ تعجب سے بولا۔

"مطلب یہ کہ۔۔۔ اس نے جو کچھ کہا اس کی زبان اور آنکھیں اسکا ساتھ نہیں دے رہی تھیں۔۔ پتہ نہیں مجھے ایسا کیوں لگتا ہے کہ وہ جان بوجھ کر تمھیں اگنور کر رہی ہے۔۔ "ثناء نے تفصیل سے کہا اور پھر اسد کو تھپکی دیتے ہوئے سلانے لگی۔" تم زیادہ سوچو مت۔ "

وہ فکری انداز میں اسے تسلی دیتے ہوئے اپنے روم کی طرف بڑھ گئی۔

جواد جو روم سے باہر ہی آ رہا تھا دونوں کے مابین ہونے والی گفتگو سے وہ کافی حد تک تو خوش تو ہوا مگر ثناء کی کہی آخری بات پر اسکا خون کھولنے لگا۔"پتہ نہیں مجھے ایسا کیوں لگتا ہے کہ وہ جان بوجھ کر تمھیں اگنور کر رہی ہے۔"

اس پہ دھیان پڑتے ہی اس نے سوال کیا۔"آپ یہاں؟؟ "

اسکے سوال پہ اس نے اپنی آنکھیں جھپکا کر اسے دیکھا۔" ہاں۔۔۔سوچا کافی بنا لوں۔ "اس نے بہانہ گڑھا۔

"ارے۔۔۔مجھے بول دیا ہوتا۔اچھا۔۔۔آپ اسے پکڑیئے۔میں ابھی لائی۔۔ "اس نے اسد کو اسکی گود میں دیا اور کافی بنانے چلی گئی۔

****

"آپی یہ کیا ہے؟؟ "گڑیا اس کے ہاتھ میں پکڑی فائل کو دیکھ کر بولی۔

"یہ۔۔۔یہ پاور آف اٹارنی ہے۔۔" اس نے قدرے سکون سے سنجیدہ لہجہ میں جواب دیا۔

"پاور آف اٹارنی۔۔ "گڑیا نے زیر لب کہا اور گہری سوچ میں محو ہوئی۔" مگر آپی۔۔۔یہ کس لیے؟؟ "وہ کچھ دیر توقف کے بعد دوبارہ بولی۔

"جاؤ۔۔۔امی کو دے آؤ۔۔وہ سمجھ جائیں گی۔۔۔"

"مگر آپی۔۔ "اس نے مزید پوچھنا چاہا مگر اس نے منع کر دیا۔

"گڑیا۔۔۔جاؤ نا۔ایک تو تم ہر بات پہ بحث بہت کرنے لگی ہو۔ "اس نے اپنا بیگ کھولا۔" اور ہاں۔۔۔یہ پیسے بھی لے لو۔۔ "اس نے نوٹوں کی گٹھی بیگ میں سے نکالتے ہوئے اسکے ہاتھ میں تھمائی۔

"آپی اتنے پیسے؟؟ "اسکی آنکھیں پھیل سی گئیں۔

"ہاں۔۔۔حویلی کے فرسٹ اور سیکنڈ فلور کے لیے پے ان گیسٹ کا بولا تھا سرمد بھائی کو۔آج ہی ایڈوانس بھیجا ہے انہوں نے۔ "اس نے سنجیدگی سے بولا تو وہ اسے بس دیکھتی ہی رہ گئی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore. Dream. Read.

از قلم عظمیٰ ضیاء

اس نے پاور آف اٹارنی کی فائل اسکے سامنے کی تو اس نے گہری نگاہ اُس پہ ڈال کر خوب دیکھا جیسے پوچھ رہی ہو۔" آپی ایسا کیوں کر رہی ہو؟ "

"ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟ خلائی مخلوق نہیں ہوں میں۔۔ "وہ تمسخریہ انداز میں مسکرائی۔

"ہاں جانتی ہوں۔۔ خلائی مخلوق کم از کم جھوٹ موٹ کا ہنستی نہیں ہو نگی۔۔ "وہ ذو معنی انداز میں بولی اور اسکے ہاتھ میں موجود پاور آف اٹارنی کی فائل اور پیسوں کو پکڑتے ہوئے خاموشی سے کمرے سے باہر آ گئی۔

****

"رہنے دو ثناء۔۔ تمھیں کیا ضرورت ہے بھلا؟ چھوٹے لوگوں کی چھوٹی سوچ۔۔ "اس نے تحقیری انداز میں کہا۔

"مگر جواد۔۔۔ ایسی بات نہیں ہے۔ بہت اچھی لڑکی ہے مسکان۔۔۔ "اس نے دل کھول کر اسکی تعریف کی تو وہ ہڑبڑایا۔

"ہو گی اچھی۔۔۔ لیکن تم پلیز۔ اس مسئلے سے خود کو دور ہی رکھو۔۔۔ خود سر ہے وہ۔۔ کبھی نہیں مانے گی تو بھلا کیا فائدہ۔۔ ذلیل ہونے سے بہتر ہے اپنے کام سے کام رکھو۔ "وہ بناء سوچے سمجھے اسکے سامنے بے ضبط بولتا چلا گیا، جس پہ اس نے عجیب نگاہوں سے اسے دیکھا۔

ثناء کا ردِ عمل دیکھ کر اس نے فوراً سے خود کی نفرت کو چھپایا۔" نہیں۔۔ مجھے کوئی مسئلہ نہیں۔۔ جیسے تم لوگ بہتر سمجھو۔۔ میں تو صرف اس لیئے کہہ رہا ہوں کہ۔۔ ابھی جو اس طرح سے کر رہی ہے۔ کل کو کیا کرے گی۔۔ "

"کچھ نہیں کرے گی۔۔ جانتے ہیں جواد اس سے مل کر نجانے کیوں مجھے ایسا لگتا ہے کہ صرف وہی میرے بھائی کے لیئے بنی ہے۔۔"

اس نے اپنے دل کی کیفیت سے اسے آگاہ کیا تو وہ جل بھُن کر رہ گیا۔

"آپ پریشان نہ ہوں جواد۔۔سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔"

اسکی بات پہ اب کے وہ مسکرایا۔ "پریشان ہونے کی باری تو اب تمہارے گھر والوں کی ہے۔۔۔" اس نے خود سے سرگوشی کی۔

"کیا سوچنے لگے ؟؟"

"نہیں۔۔۔کچھ نہیں۔۔۔"وہ اپنا سر جھٹک کر مسکرایا۔

******

وہ پچھلے دو گھنٹے سے اسے کال پہ کال کیے جارہی تھی مگر اسکی طرف سے نہ تو کال منقطع کی جارہی تھی اور نہ ہی ریسیو کی جارہی تھی۔ اسکے سامنے موجود لڑکیوں کا ہجوم ڈھولک بجانے اور گانا گانے میں مصروف تھا۔ اور اسے انتظار تھا تو صرف اپنی بیسٹ فرینڈ کا جو اس سے گزشتہ روز ناراض ہو چکی تھی۔

آخر اس کی طرف سے فون ریسیو کیا گیا تو اس نے اپنی طرف سے گلے شکوں کا آغاز کیا۔

"مسکان۔۔۔بہت بری ہو تم۔ کب سے تمہارا انتظار کر رہی ہوں۔۔ کیا ابھی تک ناراض ہو تم مجھ سے ؟؟ "

"نہیں۔ "اس نے اجنبیت سے کہا۔

"اگر نہیں؟ تو ڈھولک پہ کیوں نہیں آئی تم ؟؟ "اس نے گلہ کیا۔

"طبعیت کچھ ٹھیک نہیں تھی۔ "اس نے جان چھڑواتے ہوئے مختصراً جواب دیا۔

"کیا ہوا طبعیت کو؟ "

"کچھ نہیں۔۔بس ایسے ہی۔ تم کہو کیسی جارہی ہیں تیاریاں ؟ "آخر اس نے دوستانہ انداز میں بات کا آغاز کیا۔

"تیاری کیا ہو گی ؟؟ جب میری دوست ہی میرے ساتھ نہیں۔۔ قسم سے۔۔لگ ہی نہیں رہا کہ میری شادی ہے۔۔"

"کیوں؟ ایسا کیوں ؟؟ "وہ جھٹ سے بولی۔

"تم جو نہیں ہو۔۔ شکیل تو اپنے دوستوں میں خوب ہلا گلا کر رہے ہیں۔۔ اور یہاں میں۔۔ ان کزنز کے بیچ میں۔۔ ڈھولک پہ وہی۔۔ پرانے گانے سن رہی ہوں۔۔ میں نے پائل جو چھنکائی۔۔ آجاب تو ہر جائی ۔۔ افف۔۔ "اسکی آواز میں نمی تھی۔ " پائل جس کے لیئے چھنکانی تھی، چھنکالی۔۔ اب لگتا ہے لاؤڈ اسپیکر پہ معذرت کا اعلان کرنا پڑے گا۔۔ تب جا کر تم آؤ گی۔۔ "اس نے اپنا موڈ خوشگوار کیا اور مذاحیہ انداز میں بولی۔

اسکی بات پہ اسے بھی ہنسی آگئی تھی۔ "اچھا۔۔ معافی کی ضرورت نہیں۔۔ ٹھیک ہے کل آجاؤں گی۔"

* * * *

"آپی! شاہ میر نے اور میں نے مل کر ایک آئیڈیا سوچا ہے۔۔۔ "حیاء خوشی سے کچن میں آئی اور اسے بتانے لگی۔

"کیسا آئیڈیا؟ "ثناء نے حیرانگی سے پوچھا۔

"آپی۔۔۔ جب تک ارمان بھائی اور مسکان بھابھی مل نہ لیں۔۔ تب تک ان دونوں کی غلط فہمی دور نہیں ہو سکتی۔۔ "اس نے پاس پڑے فرائی پین میں تیل ڈالا اور چولہا آن کر کے فرائی پین اس پر رکھ دیا۔

"ہاں۔۔ ٹھیک کہتی ہو۔۔ "ثناء نے کچھ سوچا اور پھر مسکراتے ہوئے دودھ کو فیڈر میں ڈالنے لگی۔

"تم نے تو ابھی سے بھابھی کہنا شروع کر دیا۔ "ثناء شرارتی انداز میں مسکرا دی۔

وہ بھی کھکھلا کر ہنس دی۔ "ہاں۔۔ کیوں نہ کہوں۔۔ بلکہ اب تو یہ طے ہے۔۔ ارمان بھائی کی شادی ہو گی تو صرف مسکان بھابھی سے۔۔ ورنہ بھائی کی کہیں شادی میں ہونے نہیں دوں گی۔ "وہ ذرا دبنگ انداز میں بولی تو ثناء کو ہنسی آگئی۔

"وہ خود بھی کہیں اور نہیں کرے گا۔۔"

"اچھا آئیڈیا کیا ہے؟" اس نے ذرا فکر مندی سے پوچھا تو اسے ہنسی آگئی۔

"یقین رکھیئے ہم دونوں پہ۔۔۔ اس دفعہ کی ملاقات ذرا فلمی انداز میں ہو گی۔۔ اور اسکی اینڈنگ "ہیپی" ہی ہو گی۔۔ " اس نے پُر زور لہجے میں کہا تو وہ پر امیدی سے مسکرائی۔

"انشاءاللہ۔۔۔"

"اچھا! آپی۔۔ آپ اسد کو دودھ دیجیئے۔۔میں چائے لاتی ہوں۔۔ "اس نے نگٹس فرائی کرنا شروع کیے اور ساتھ ہی ساتھ قھوے کے لیئے پانی رکھا۔

"الائچی ضرور ڈال لینا حیاء۔ "اس نے فیڈر کو کور کیا اور وہاں سے مسکراتی ہوئی چلی گئی۔

"ہاں الائچی تو ضروری ہے۔۔۔"

****

"نہیں۔۔۔نہیں۔۔نہیں۔۔شکیل۔۔۔میں ایسا نہیں کر سکتی۔۔ "وہ ڈھولک کے شور سے ایک سائیڈ پر اس سے فون پر بات کرتے ہوئے بولی۔

"انشراح۔ سمجھنے کی کوشش کرو یار۔۔کیا پتہ اب کی بار۔سب کلیئر ہو جائے۔۔ "وہ پر امید ہوا۔

"کیا گارنٹی ہے۔۔کیا پتہ پہلے کی طرح۔۔ "اس نے خدشہ ظاہر کیا اور خاموش ہو گئی۔

"نہیں ہو گا۔۔کچھ بھی۔۔پلیز۔۔وہ اس بار اسے منا کر ہی دم لے گا۔۔اور اس کے لیئے دونوں کا ملنا بہت ضروری ہے۔۔ "وہ پورے وثوق سے بولا۔

"شکیل۔۔آج ہی راضی ہوئی ہے وہ مجھ سے۔۔وہ ہمیشہ کے لیئے ناراض ہو جائے گی یار۔۔ "اس نے اس سے تکرار کی تو وہ تلملایا۔

"تمھیں اپنی فکر ہے۔۔نہیں ہو گی وہ تم سے ناراض۔۔میں کہہ رہا ہوں نا۔۔"

"شکیل۔۔ " وہ رونے والے انداز میں بولی۔ " ڈانٹ کیوں رہے ہیں آپ؟؟ "

"تو کیا کروں یار؟؟ ہم دونوں، جن کا دور دور تک شادی کا کوئی ارادہ تھا ہی نہیں۔۔ایک ہو رہے ہیں۔۔ لیکن وہ دونوں تو۔۔ "اس سے پہلے وہ کچھ اور کہتا اس نے اسکی بات کاٹی۔

"جانتی ہوں شکیل۔۔جانتی ہوں سب۔۔اور پتہ ہے آپکو۔۔وہ بہت محبت کرتی ہے ارمان سر سے۔ لیکن۔۔کچھ تو ہے۔۔کچھ تو ہے۔۔ جس کی وجہ سے وہ یہ سب کر رہی ہے۔۔اب کیا ہو سکتا ہے؟ کاش میں جان پاتی۔۔ " سوچتے سوچتے اچانک اسکے دماغ میں جواد کا چہرہ گھومنے لگا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE

"انشراح! میں بس اتنا چاہتا ہوں کہ ہمارے ایک ہونے سے پہلے، یہ دونوں ایک ہو جائیں۔۔ "اس نے تائیدی انداز میں کہا تو وہ کچھ سوچنے میں محو ہوئی۔

اگلی شام، تمام کاموں سے فارغ ہونے کے بعد اس نے ڈرائیور کو بلوایا اور اسکے گھر کی طرف روانہ ہوئی۔ اسے پرواہ تھی تو شکیل کے کہے ہوئے کی۔ اور اسکا کہا وہ کسی صورت بھی ٹال نہیں سکتی تھی۔

"دیکھ لو۔۔۔ میں خود آئی ہوں اب تمھیں کہنے۔۔ اب بھی اگر تم نہ آئیں نا! " وہ منمنائی۔" تو سمجھو میں تم سے پکا پکا۔۔ ناراض۔۔ "وہ افسردہ ہوئی۔

"اچھا۔۔۔ آؤں گی۔۔۔ "وہ ہولے سے ہنس دی۔

"ہاں۔۔۔ آپی۔۔۔ ضرور آؤں گی میں تو۔۔ "گڑیا اس کے لیے جوس لے کر آئی۔

"ہاں۔۔ موسٹ ویلکم۔۔ "اس نے جوس کا گلاس پکڑا اور مسکرا دی۔

"مسکان نے ایک دفعہ بتایا تھا کہ تم مہندی بہت اچھی لگاتی ہو۔۔ "

"جی بالکل۔۔ "وہ فخریہ انداز سے بولی۔

"تو بس۔۔۔ پھر کل مہندی تم سے ہی لگواؤں گی۔۔ پکا۔"

"جی آپی۔۔ کیوں نہیں۔۔۔"وہ مسکرائی۔

اس نے مسکان کی طرف بغور دیکھا، جو اس سے کسی بھی قسم کی بھی بات کرنے سے بھی گریزاں تھی۔

"گڑیا سنا ہے تم چائے بھی اچھی بناتی ہو۔۔۔ بھئی جوس کے بعد تو میں چائے پی کر ہی جاؤں گی۔۔ "

"ہاں ضرور۔۔ ضرور۔۔ "وہ اسکے پاس سے اٹھی اور چائے بنانے کے لیئے چلی گئی۔

اب کمرے میں ان دونوں کے علاوہ اور کوئی موجود نہ تھا۔ " تم ابھی تک خفا ہو مجھ سے؟؟ "وہ کچھ سوچتے ہوئے بولی۔

"نہیں خفا بھلا کیوں؟ "اس نے سرد مہری سے جواب دیا۔

"مسکان! تم ایسی تو نہ تھی۔۔ تم تو ان کے لیئے اپنی جان بھی قربان کر سکتی تھی۔۔ تو اب کیوں انکی جان لے رہی ہو؟ "اسکے ذکر پہ اسکی روح تڑپ اٹھی تھی۔

"انشراح۔۔میں وہ سب ایک خواب سمجھ کر بھول چکی ہوں۔۔کیا تم مجھے پھر سے وہ سب یاد کروانے آئی ہو؟ "اسکی آنکھیں بھر آئیں۔

"واقعی بھول چکی ہو؟؟ "اس نے اسکی گہری آنکھوں میں دیکھا، جس میں آنسوؤں کا سیلاب امڈ کے آرہا تھا۔

اس نے ایک نظر اسکی طرف اٹھا کر دیکھا تو وہ نظریں چراتے ہوئے، اسکے پاس سے اٹھ کر کھڑکی کے پاس آکھڑی ہوئی۔

"کیا بات ہے؟ کوئی مسئلہ ہے؟ " اس نے استفسار کیا مگر وہ خاموش رہی۔ " اس خبیث نے تو کچھ نہیں کہا؟؟ " وہ پھر چپ رہی۔ " اگر تو تمہیں اس نے کوئی دھمکی دی ہے تو تمہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ " اس نے حیرانگی سے اسکی طرف دیکھا۔

انشراح سمجھ چکی تھی کہ وہ صرف اور صرف جواد سے ہی ڈر رہی ہے۔

"میں نے تمہیں پہلے بھی کہا تھا۔۔اور اب بھی کہہ رہی ہوں کہ۔۔تمہارے پاس ایک مضبوط انسان کی محبت اور اس محبت کا سہارا ہے۔۔"

"انشراح! تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں خود پہ لگے ہر الزام کو سچا ثابت ہونے دوں؟ "اسکی آنکھ سے آنسوؤں کا بے ضبط سلسلہ شروع ہوا، جس سے اسکے گال تر ہونے لگے تھے۔

"مسکان؟ آخر دنیا کی پرواہ کیوں؟؟ اور جن الزاموں کی تم بات کر رہی ہو، انکے سچے ہونے سے لوگوں کو کیا فرق پڑے گا؟ "اس نے جواب مانگتی نظروں سے اسے دیکھا۔ " ہاں! البتہ۔۔تم ان الزاموں کی پرواکرتی رہو گی تو ایک اور الزام تمہارا منتظر ہو گا۔۔بلکہ الزام نہیں، جرم۔جرم۔۔ارمان سر کی محبت میں منکر ہونے کا جرم "!اس سے پہلے وہ کچھ اور کہتی گڑیا چائے لے کر کمرے میں آئی تو وہ خاموش ہو گئی۔

"لیجیئے۔۔گرما گرم چائے۔۔اور یہ پیٹیز۔۔میں نے خود بنائے۔۔ "اس نے ٹرے میز پہ رکھی۔اور پرچ میں کپ رکھ کر انشراح کو پکڑاتے ہوئے، مسکان کی طرف پریشان کن نگاہوں سے دیکھنے لگی۔

اس نے سوالیہ نگاہوں سے انشراح کو دیکھا اور پھر مسکان کو، جو کھڑکی کے پاس، بت نما حالت میں کھڑی ، کسی گہری سوچ میں محو تھی۔ وہ ابھی تک انشراح کی کہی گئی ایک ایک بات کے زیرِ اثر تھی۔

"محبت میں منکر ہونے کا جرم " !محبت میں منکر ہونے کا جرم" !

اس نے گڑیا کو نفی میں سر ہلاتے ہوئے اسکے پاس جانے سے منع کیا۔

"اسے کچھ وقت دو۔ "اس نے ذرا آہستگی سے کہا تو اسے، اسکی ساری کی ساری بات سمجھ آ گئی۔

******

"تیز پرفیوم لگا کر جایئے گا بھائی۔۔ "شاہ میر شرارت بھری نگاہوں سے مزاحیہ انداز میں بولا۔

"ہاں۔۔۔اور ہیر اسٹائل تو اعلیٰ درجے کا ہونا چاہیے۔۔ کہ دیکھتے ہی بس۔ صدقے واری جائیں وہ۔۔ "

حیاء کہاں پیچھے رہنے والی تھی اس نے بھی شاہ میر کا بھرپور ساتھ دیا جس پر وہ نظریں جھکا کر مسکرانے لگا ۔

"بس کرو بس۔۔۔نہ تنگ کرو میرے بھائی کو۔۔ "وہ اسے ٹائی باندھتے ہوئے دیکھ کر بولی۔

"اور ہاں! ایک وقت آئے گا۔ بھابھی ہی یہ ٹائی باندھیں گی آپکو۔۔ "شاہ میر نے آنکھ مارتے ہوئے حیاء کہ ہاتھ کے اوپر ہاتھ مارا اور پھر دونوں کھکھلا کر ہنسے لگے۔

ان دونوں کی شرارتوں سے وہ بھی محظوظ ہو رہا تھا۔

"حیا۔۔۔شاہ میر۔۔۔ "ثناء باری باری دونوں کا نام لے کر انہیں ڈانٹ کر بولی اور پھر خود بھی مسکرا دی۔

"آپی۔۔۔کیا آپ بھی نا!"

"مذاق بند کرو۔ بلکہ دعا کرو اس کے لیے۔۔ "وہ ہنسنے لگی۔

"اوہ! ہو۔۔۔ہم تو بھول ہی گئے تھے کہ بھائی محاذ پر جا رہے ہیں۔۔ "دونوں استہزائیہ انداز میں ذرا کھکھلا کر ہنسے جبکہ ارمان نے نظریں اٹھا کر دونوں کو گھورا اور پھر ہنس دیا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE

"بلکہ جنگ پہ۔۔ محبت کی جنگ۔۔ جس میں جیت اس بار ہماری ہی ہو گی۔۔ جا بیٹا۔۔ شاہ میر کی دعا ہے تیرے ساتھ۔۔ خوش رہ۔۔ "وہ فاتحانہ مگر فلمی انداز سے بولا تو وہ پر امیدی سے مسکرا دیا۔

اسے اب انتظار تھا تو اس وقت کا جب، اسکی زندگی، اسکے سامنے ہو گی اور وہ اس سے روبرو ہو کر اپنے دل کا حال کہے گا۔

*****

"آپی۔۔۔! کیا یہ ڈریس پہننا ہے آپ نے؟؟ "وہ اسکے پاس پڑا بلیک ڈریس دیکھ کر حیرت سے سوالیہ بولی۔

"ہاں۔۔ "اس نے انتہائی سکون سے کہا۔

"آپی۔۔ "اس نے اسے بغور دیکھا اور پھر بولی۔ "آپ یہ نہیں پہنیں گی۔۔۔ اوکے۔۔ "اس کی بات پہ اس نے اسے کوئی خاطر خواہ جواب نہ دیا۔ وہ کپڑوں کو اسپرے کرتے ہوئے سیٹ کر رہی تھی اور ساتھ ہی ساتھ انہیں استری کیے جا رہی تھی۔

"آپی۔۔۔ کیوں دے رہی ہو خود کو سزا؟؟ کیوں؟؟ کیوں زندگی کو بلیک اینڈ وائٹ بنا لیا ہے آپ نے۔۔ اپنے خوابوں کو لٹا کر آپ خوشی ڈھونڈنا چاہتی ہیں کیا؟؟ "وہ ٹکٹکی باندھے اسکے چہرے کی طرف دیکھنے لگی۔

وہ اسکی بات سنتے ہوئے گہرے انداز میں، تلخ مسکراہٹ لیے ہنس دی۔

"آپی۔۔ امی کو خوشی دینا چاہتی ہیں؟ جبکہ وہ آپکے لیے ہمیشہ برا سوچتی ہیں؟ "وہ سوالیہ انداز میں بولی۔

"نہیں گڑیا۔۔۔ ایسی بات نہیں ہے۔ "وہ زبردستی مسکرا کر بولی اور استری شدہ کپڑوں کو ہینگر پر لٹکانے لگی۔

"تو پھر؟؟ اپنی خوشی کو قربان کرتے کرتے آپ نے تو اپنی زندگی ہی بلیک اینڈ وائٹ بنا لی۔ "گڑیا پاس پڑے بلیک دوپٹے کو ہاتھ میں لیے بولی۔

"گڑیا۔۔ "اسکی بات سن کر وہ زخمی انداز میں مسکرائی اور پھر کچھ دیر توقف کے بعد دوبارہ بولی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE

"زندگی رنگوں کے بغیر پھیکی ضرور ہے لیکن بلیک اینڈ وائٹ پہلوؤں کو جینے کا مزہ ہی الگ ہے۔۔ جیسے ۔۔۔کعبہ میں کالے برقعوں اور سفید احرام سے اللہ کی حمد و ثناء کرنا۔ "وہ مسکرانے لگی اور عقیدت بھری نگاہوں سے دیوار پر لگی کعبہ کی تصویر کو دیکھنے لگی۔" کالا اور سفید کبھی بد بختی کی علامت نہیں ہوتے۔ "وہ سامنے دیوار پر نظر ٹکائے بولی جبکہ گڑیا بغور اسکی طرف دیکھے جا رہی تھی۔

اس نے اسکے ہاتھ سے اپنا کالا دوپٹہ پکڑا اور پھر مزید بولی۔ "لیکن ذہنوں کا کالا پن۔۔ اور آنکھوں کا سفید ہو جانا۔۔۔زندگی کے مقصد کو محدود کر دیتا ہے۔۔۔اور جانتی ہوں۔۔ ایسے حالات میں انسان۔ صرف خواہشات کا غلام ہو کر رہ جاتا ہے۔۔۔ "وہ قدرے سنجیدگی سے کھوئے ہوئے انداز میں بولی۔

"اور جانتی ہو گڑیا۔۔۔امی کا اس میں کوئی قصور نہیں۔۔ قصور صرف اتنا ہے کہ وہ خود کو کنٹرول نہیں کر پاتیں۔شاید میرے ساتھ ایسا کرنے سے انہیں سکون ملتا ہے۔ "وہ دوپٹہ استری کرنے لگی کہ اچانک استری اس کے دائیں ہاتھ پر لگ گئی۔

"آپی۔۔۔دھیان سے۔۔ "وہ چونکی۔" لاؤ دکھاؤ مجھے۔۔۔ "وہ پریشان ہوئی۔

"ارے نہیں۔ ٹھیک ہے۔۔ "وہ درد چھپاتے ہوئے مسکرا دی۔

اسکا دھیان دیوار پہ لگی کعبہ کی تصویر پہ تھا، جسے وہ بناء آنکھوں کو جھپکائے دیکھ رہی تھی۔

"اللہ کے گھر جانے کا ارمان ہے نا آپکو؟ "

اسکی بات پہ وہ ذرا محبت سے مسکرائی۔ مگر ارمان کا لفظ سننے پہ اسکے مسکراتے لبوں پہ جیسے مسکراہٹ پھیلی تھی، ویسے ہی یکدم غائب ہو گئی۔

"انشاءاللہ! بہت جلد آپ جائیں گی۔۔ جو دکھ آپ یہاں کہتی ہیں۔۔ وہ کعبہ کے سامنے بھی کہیئے گا۔۔ "اسکی بات پہ وہ خوش ہوئی۔

"اللہ تو ہر جگہ سنتا ہے گڑیا۔۔ لیکن وہاں تو اسے اپنا حال دل کہنے میں ایک الگ ہی سکون ہو گا۔۔ اک وہی تو ہے جو ہم سے اکتائے بناء ہماری ہر بات سنتا ہے۔۔ میں تو بس یہ چاہتی ہوں کہ میں کہتی جاؤں۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE

اور وہ سنتا جائے۔۔ " گڑیا بڑے انہماک سے اسکی بات سنتے ہوئے، اسکا چہرہ دیکھنے لگی، جس پہ پر امیدی کے آثار واضح تھے۔

"بالکل ایسا ہی ہو گا۔۔ " اس نے پر امیدی سے کہا۔ " اچھا اب برائے کرم یہ کالے کے علاوہ کوئی اور سوٹ استری کیجیئے۔۔میں تب تک کاشفہ سے تیار ہو کر آئی۔"اس نے اپنے کپڑے اٹھائے اور انہیں تبدیل کرنے کے بعد اپنی دوست کاشفہ کی طرف تیار ہونے کے لیئے چلی گئی۔

کوئی آدھے گھنٹے میں ہی وہ اسکے گھر سے تیار ہو کر آچکی تھی۔ وہ پیلا سوٹ پہنے، آنکھوں میں کاجل لگائے غضب ڈھا رہی تھی۔ اس نے بارہا اسے آواز دی۔ "آپی آجاؤ۔ دیر ہو رہی ہے۔۔میک اپ کر دوں آپکا۔۔ " اس نے کمرے کے باہر سے آواز لگائی۔

آخر وہ کمرے سے باہر آئی تو وہ اس پر چیخی۔" آپی۔۔۔یہ کیا؟؟ "

"کیا ہوا؟؟ "وہ گھبراتے ہوئے بولی۔

"یہ بلیک کپڑے؟؟میں نے کہا بھی تھا یہ نہیں پہنیں گی آپ۔۔۔ "وہ چلائی۔

"گڑیا۔۔۔ٹھیک ہی تو ہے۔۔۔ "

"کوئی ٹھیک نہیں۔۔۔ہم وہاں مہندی پر جا رہے ہیں۔۔ خوشی ہے۔۔۔کوئی سوگ نہیں جو آپ کالا سوٹ پہن آئی ہیں۔۔ "وہ غصے سے بولی اور منہ پھلا کر بیڈ پر بیٹھ گئی۔ "میں نے منع بھی کیا تھا۔"

"اچھا۔۔۔کرتی ہوں چینج۔۔۔"نہ چاہتے ہوئے بھی وہ اس کی بات مان ہی گئی جس پر گڑیا نے فاتحانہ مسکراہٹ پیش کی۔" یہ ہوئی نا بات۔ "وہ اسکے جانے کے بعد پیچھے سے آواز لگاتے ہوئے بولی۔ " جلدی آنا۔۔"

*****

"کیا ہو رہا ہے؟؟ "شکیل ذرا رومانٹک انداز میں بولا تو وہ شرما سی گئی۔

"کیا ہو سکتا ہے بھلا؟ تھک گئی ہوں میں۔۔ "وہ بیڈ پر بیٹھی، مہندی کا جوڑا پہنے ہلکے پھلکے میک اپ کے ساتھ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

AESTHETIC NOVELS ONLINE

"تھک کیوں گئی ہو؟؟ "وہ مسکرایا۔

"آپ دلہن ہوتے ناتو سمجھ لگ جاتی آپکو۔ "اس نے منہ بسورتے ہوئے، فون کو دائیں کان کے ساتھ لگایا۔

"ہا۔ہا۔ہا۔ "وہ قہقہہ لگا کر ہنسا۔" تم بھی نا۔۔ "

"ہاں تو اور۔۔۔اب آ بھی جائیں آپ لوگ۔۔اس سے پہلے کہ میں تھک کر سو جاؤں۔۔"

"نہیں۔۔نہیں۔۔آ رہے ہیں بس۔۔تم بتاؤ۔۔وہ آئی ہے؟ "

"نہیں۔۔کہہ کر تو آئی تھی۔۔اور سمجھا کر بھی۔۔ " وہ افسردگی سے بولی۔ " شکیل! اگر وہ نہ آئی تو؟؟ "اس نے گمان ظاہر کیا تو وہ پریشان ہوا۔

"ایسا تو نہ کہو۔۔وہ آئے گی۔۔ضرور آئے گی۔۔"

اسی اثناء میں، دونوں دروازے سے داخل ہوئیں تو اس نے فوراً سے فون رکھا۔"دیر کر دی تم لوگوں نے آنے میں یار۔۔۔ "اس نے سائیڈ ٹیبل پہ موجود چوڑیاں اٹھا کر پہنیں۔

"بس۔۔۔کیا بتاؤں۔۔ "گڑیا معصومانہ انداز میں بولی۔" آپی کی وجہ سے دیر ہوئی۔۔۔ورنہ میں تو بالکل تیار تھی۔۔ "وہ شرارتی انداز میں مسکرائی۔

"افففف۔۔۔گڑیا۔۔۔ "اس نے گھور کر اسے دیکھا۔

"تم اور تمھاری آپی۔۔ "اس نے مسکرا کر گڑیا کی طرف دیکھا اور اسے اشارۃً باہر جانے کا کہا، جسے وہ بخوبی سمجھ کر باہر چلی گئی۔

"تم کہاں جا رہی ہو؟؟ "وہ بولی۔

"میں۔۔۔وہ۔۔باہر آپی۔ڈھولک پہ۔۔ "

"جانے دونا۔۔ "انشراح نے مسکرا کر کہا۔

"بیٹھو تم۔ "اس نے اپنا دوپٹہ ٹھیک کرتے ہوئے، اسے اپنے پاس بیٹھنے کے لیئے جگہ دے دی۔" کیسی لگ رہی ہوں میں؟؟ "اس نے اپنے ماتھے پہ لگی بندیا کو ٹھیک کیا۔

AESTHETICNOVELSONLINE

"بہت پیاری۔۔ "وہ مسکرائی۔

"وہ۔۔۔مجھے گجرے تو پکڑانا۔۔وہاں سائیڈ ٹیبل پر رکھے ہیں۔۔۔ "اس نے بیڈ کی دوسری سائیڈ ٹیبل پر رکھے گجروں کی طرف اشارہ کیا۔"شکیل نے بھجوائے ہیں میرے لیے۔۔ "وہ اس کو گہری نظر سے دیکھتے ہوئے بولی۔

وہ اٹھی اور خاموشی سے گجرے اٹھاتے ہوئے،ایک عجیب سی کفیت میں مبتلا ہوئی۔اسے وہ سب یاد آنے لگا تھا جو یادیں اسکی اس چیز سے جڑی تھیں اور انشراح یہی سب تو چاہتی تھی۔وہ اسکے چہرے کے بدلتے ہوئے تاثرات کو بخوبی سمجھ رہی تھی۔"لے بھی آؤ۔۔ "اسے گم سم دیکھ کر وہ ذرا اونچی آواز سے بولی اور دھیما سا مسکرا دی۔

"ہاں۔۔ "اس نے سر کو جھٹکا اور اپنے خیالات سے باہر آئی۔" یہ لو۔ "وہ اپنا سانس بحال کرتے ہوئے، بمشکل ہی بول پائی تھی۔

"کتنے اچھے لگتے ہیں نا یہ گجرے۔ہیں نا۔ "وہ جان بوجھ کر اسے تڑپا رہی تھی۔

"ہاں۔۔ہاں۔۔ "وہ بمشکل ہی بول پائی تھی۔

"بجو۔آ بھی جائیں اب کہ۔ "تین چار کزنیں اسے لینے کے لیے بھاگی چلی آئیں۔

"آرہی ہوں۔ "وہ مزید خود کو سیٹ کرنے کے لیے بیڈ سے اٹھی اور آئینہ میں خود کو دیکھنے لگی۔

"بس! کر دیں۔اب۔باہر شکیل بھائی انتظار کر رہے ہیں،ان کے دیکھنے کے لیے یہ چہرہ رہنے دیں اب۔ نظر نہ لگا دینا خود کو۔۔ "گڑیا شرارتی انداز میں بولی۔

"نہیں لگتی نظر۔۔ "اس نے ٹشو پیپر سے ہونٹوں پر لگی لپ اسٹک کو ہلکا کیا۔" چلو۔ "

اس نے ارد گرد بکھری ہوئی چیزوں کو دیکھا، جسے انشراح نے جان بوجھ کر بکھیرا ہوا تھا۔"اوہ!دیکھو ذرا کمرے کی حالت۔۔۔ "اس نے ارد گرد کمرے کو دیکھا اور پھر انشراح سے بولی۔" آپی انشراح تیار ہوئیں ہیں کہ جنگ کی ہے یہاں۔۔۔ "

"گڑیا۔۔۔ "اس نے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

"ٹھیک ہی تو کہہ رہی ہوں۔ بالفرض۔ ان کے سسرال سے۔ میرا مطلب ہے کہ۔ شکیل بھائی کی بہن وغیرہ میں سے کوئی آگیا تو کتنا برا امپریشن پڑے گاناں! " اس نے بھرپور انداز میں اداکاری کی، جس پر انشراح ہنسی کنٹرول کرتے ہوئے گڑیا کو اشارۃً داد دینے لگی۔

"میں ٹھیک کر کے آتی ہوں۔۔ جائیں آپ سب۔۔۔ "وہ جلدی سے آگے بڑھ کر بولی کیونکہ وہ خود بھی شور شرابے سے دور رہنا چاہتی تھی۔

"ہاں۔۔۔ یہ ٹھیک رہے گا۔۔ "انشراح نے فاتحانہ مسکراہٹ پیش کی جس پر اس نے اسے معنی خیز انداز میں دیکھا۔

وہ ہنستے ہنستے رکی۔ اس نے قدرے سنجیدگی سے اپنا دوپٹہ ٹھیک کرتے ہوئے آگے قدم بڑھایا۔

"جلدی آجانا آپی۔۔ "گڑیا نے شرارتی انداز میں کہا۔

"اچھا۔۔ "وہ اسکی دبی ہوئی مسکراہٹ کو دیکھ کر پریشان ضرور ہوئی۔ اسے کچھ کھٹکا ضرور تھا لیکن اس نے اپنا وہم جانتے ہوئے، دونوں کو اگنور ہی کیا۔

سہیلیاں اور تمام کزنیں اسکا پیلا فراک احتیاط سے پکڑتے ہوئے اسے باہر لا رہی تھیں۔ اسکی جوں ہی ہال میں انٹری ہوئی تو سب کی طرف بجائی گئی تالیوں کی گونج سے اسکا چہرہ مزید پر رونق ہو گیا۔ اسے پھولوں سے سجے جھولے پہ لا کر بٹھایا گیا۔ "ویل ڈن گڑیا! کیا خوب اداکاری کی تم نے۔۔ "اس نے دل کھول کر اسے داد دی۔

"تھینک یو۔۔۔ تھینک یو۔۔ "وہ داد وصول کرتے ہوئے عاجزانہ انداز میں مسکرائی۔

"بس۔۔۔ آپی۔۔۔ جیسا آپ نے کہا۔ میں نے ویسا ہی کیا۔۔ لیکن آپی۔۔ کچھ برا تو نہیں ہو گا ناں۔۔ " اسکے دل میں کئی خدشات جنم لے رہے تھے۔

"ارے نہیں۔۔ "وہ گردن ہلا کر بولی۔ " دیکھ لینا سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔ انشاءاللہ۔۔ "وہ اسے تسلی دیتے ہوئے اسکا ہاتھ پکڑ کر پر امیدی سے بولی۔

"انشاءاللہ۔۔" وہ مسکرائی۔"آجاؤ بھئی۔۔ "سب لڑکیوں کو پکارتے ہوئے اس نے زوردار نعرہ لگایا اور زمین پہ موجود ڈھولک بجانے لگی۔ تمام نوخیز لڑکیاں اسکے ارد گرد حلقہ جمائے اکٹھی ہوگئیں۔ "میرے ہاتھوں میں نو نو چوڑیاں ہیں۔۔ تھوڑا ٹھہرو۔۔ "

"مجبوری نہیں آنے دیں گے ہم۔۔ "اس سے پہلے وہ آگے کچھ بولتی شاہ میر نے بیچ میں مداخلت کی۔

وہ ڈھولک بجاتے بجاتے رکی۔ اس نے سخت ناگواری سے اسکے چہرے کی طرف نگاہ ڈالی۔

لڑکیاں تالیاں بجاتی بجاتی رُکیں۔

"ایکسکیوزمی! ہمارے سامنے اتنی اکڑ اچھی نہیں۔۔ آخر کو آپ لڑکی والے ہیں۔۔ "اس نے استہزائیہ انداز میں کہا تو حیاء فوراً سے آگے بڑھی۔

"ذرا تمیز سے۔ ہر ایک کے ساتھ شروع مت ہوجایا کرو۔ "اس نے اسے خوب جھاڑ پلائی۔

"اونہہ۔۔ " گڑیا نے منہ بنا کر اسے دیکھا اور پھر دوبارہ سے ڈھولک بجانے میں مصروف ہوئی۔

"کیا ہے حیاء؟ کتنی پیاری ہے نا۔۔ کیا اب میں اس سے بات بھی نہیں کرسکتا؟؟ "وہ الجھا۔

"بات کرو۔۔ بکواس نہیں۔۔ اور پلیز۔۔ بات بننے سے پہلے بیگاڑ مت دینا۔۔ "اس نے ذرا آہستگی سے کہا تو وہ چونکا۔

"کیا مطلب؟ کون سی بات؟؟ "

"مسکان بھابھی کی بہن ہے۔۔ "اس نے اسے جیسے آگاہ کیا۔

"اوہ! واؤ۔۔ " اسکے چہرے پہ مسکراہٹ پھیل سی گئی۔ " اگر یہ حسن کا شاہکار ہے تو مسکان بھابھی تو حسن جہاں ہوں گی۔۔ "

اسکے ماتھے پہ آئے بالوں پہ وہ اپنا دل ہار بیٹھا تھا۔

ان سب میں ہونے والی بحث و تکرار کو دیکھ کر انشراح کھکھلا کر ہنسنے لگی۔ وہ دل ہی دل میں پر سکون تھی کہ سب ٹھیک ہوجائے گا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore Dream and Read-

"اس کی کسی بات کو دل پہ مت لیجیئے گا۔۔اصل میں اسکا ایک سکریو ڈھیلا ہے۔۔ "حیاء نے ہولے سے اسکے کان میں کہا تو گڑیا نے شاہ میر کی طرف مزید گھور کر دیکھا۔

"دیکھ مگر پیار سے۔۔ "وہ ہولے سے بولا، لیکن اسکی آواز اس تک صاف پہنچ رہی تھی۔

"ہے کون یہ؟؟ "اس نے حیاء سے استفسار کیا۔

"آپکے ہونے والے جیجو کا بھائی۔۔ "

اسکی بات سن کر اس نے اپنا موڈ ذرا خوشگوار کیا۔

"بے فکر رہو۔۔ارمان بھائی۔۔ٹوٹلی اپوزِٹ ہیں اس سے۔۔ "اس نے اسے بے فکری کا احساس دلایا۔

"موٹا کہیں کا۔۔۔" اس کی بات سن کر وہ تمسخریہ انداز میں ہنستے ہوئے ڈھولک کے ساتھ ساتھ گانا گانے میں مصروف ہوئی۔

******

"ہر چیز ادھر اُدھر پھیلا کر رکھی ہے اس نے تو۔۔۔ٹھیک ہی کہتی ہے گڑیا۔۔تیار ہوئی ہے کہ جنگ کی ہے۔۔۔ "وہ ادھر اُدھر پھیلائی ہوئی ساری چیزوں کو سمیٹنے لگی۔

اسے کسی کے قدموں کی چاپ محسوس ہوئی تو وہ ہاتھ میں پکڑی چادر کو تہہ کرتے رکی۔اس نے کن آکھیوں سے پیچھے دیکھا مگر اپنا وہم جانتے ہوئے اس نے چادر دوبارہ تہہ کرنا شروع کی۔

"لو۔۔۔یہ پلیٹ۔۔ "اس نے بیڈ پر پڑی مہندی کی پلیٹ کو ہاتھ میں لیا اور واپس مڑ کر اسے ڈریسنگ پر رکھنے ہی والی تھی کہ اسے اپنے پاس کوئی محسوس ہوا۔اس نے بے اختیار نظریں اٹھا کر سامنے دیکھا ۔اسے یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ وہ جسے دیکھنا چاہتی تھی، وہ انسان اس کے سامنے آئینے میں موجود ہے۔

اس کو دیکھتے ہی اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔وہ ہاتھ میں مہندی کی پلیٹ لیے کھلے بالوں اور پیلے جوڑے کے ساتھ غضب ڈھارہی تھی۔ارمان نے ایک لمحے کے لیے اس پر نظر ڈالی جیسے وہ اس پل کو قید کر لینا چاہتا ہو۔۔اور دوسرے ہی لمحے وقت ضائع کیے بغیر آگے بڑھا اور اس کو سہما ہوا دیکھ کر مسکرا دیا۔

☆☆☆☆☆

جاری ہے۔

Share your feedback on writer official page Instagram || @uzmaziaofficial1

https://www.instagram.com/uzmaziaofficial1/

To Buy complete Ebook Dm to writer insta

@uzmaziaofficial1

AESTHETICNOVELS.ONLINE

-Explore, Dream and Read